فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ

سید غوث محی الدین رضی الحق حسینی قادری

ابن

مولوی سید علی حسینی قادری علی علیہ الرحمۃ

Marfat.com

58737

Marfat.com

ولیس ہوای نازعا عن ثناءہ لعلی بہ فی جنت الخلد اخلد
مع المصطفی ارجو بذاک جوارہ و فی نیل ذاک الیوم اسعی و اجھد
(حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ)

میں جو آپ کی مدح وثناء کر رہا ہوں اس میں میرا نفس کسی طرح معارض نہیں۔
مجھے امید ہے کہ میں لقی اس مدح وثناء کی وجہ سے جنت الخلد میں ہمیشہ ہمیشہ رہوں گا۔
میں لقی اس مدح وثناء کی وجہ سے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں ان کے ساتھ رہنے کی توقع رکھتا ہوں۔
اور یہی موقع حاصل کرنے کے لیے میں ساری سعی و کوشش اور جد و جہد کرتا ہوں۔

فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ

سید غوث محی الدین نصر الحق حسینی القادری
ابن
مولوی سید علی حسینی قادری علی علیہ الرحمہ

بہ اہتمام
ڈاکٹر سید قمر الدین

Marfat.com

فہرست مضامین

فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مضمون — صفحہ نمبر
حمد ومناجات ۱
نعت سیدنا حسان بن ثابتؓ ۲
اپنے بچوں کو تین خصلتیں سکھاؤ (ح) ۳
شفاعت صرف یقین کرنے والوں کے ہے (ح) ۴
نعت شریف (۱) ۵
------(۲) ۱۰
------(۳) ۱۳
آپؐ شافع محشر ہیں ۱۴
آپ کا شفاعت اختیار فرمالینا (ح) ۱۴
پہلے شافع و مشفع مگر فخر نہیں (ح) ۱۴
اہل کبائر کی شفاعت (ح) ۱۴
ہر ایک نبی کے لئے ایک مقبول دعا (ح) ۱۵
آپؐ خدا کی رحمت ہیں ۱۵
میں تو فقط رحمت ہی رحمت بھیجا گیا ہوں (ح) ۱۵
آپ سارے جہاں کے لئے رحمت (ق) ۱۶
جب تک کہ آپؐ ان میں ہے (ق) ۱۶
اللہ کی مہربانی (ق) ۱۶
رحمت سے ناامید مت ہو (ق) ۱۷
کنز مخفی (ح) ۱۷
وصف رؤفی ورحیمی (ق) ۱۷
عبدہ ورسولہ ۱۸
بندہ پیغمبر یا بادشاہ پیغمبر (ح) ۱۸
مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک مصاحبت (ق) ۱۸
آپ کی خوشنودی خدا کو منظور (ح) ۱۹
سمت سجدہ کا تعین آپؐ کی مرضی سے (ق) ۱۹
تم میں اللہ کے رسول ہیں (ق) ۱۹
آپ کا ذکر سب سے ارفع ذکر بلند فرمانا (ق) ۱۹
افضل واعلیٰ کی چیز ذکر کے ساتھ ذکر ۲۰
درود شریف رفع ذکر ۲۰
دس درجہ بلند فرمانا (ح) ۲۱
حق تعالیٰ کی طرف سے دس مرتبہ رحمتیں (ح) ۲۱
اطاعت کے ساتھ اطاعت (ق) ۲۱
انبیاءؑ کی میلاد کا ذکر ۲۲
پیر کے دن روزہ اور اس کا سبب (ح) ۲۲
جشن میلاد النبیؐ ۲۲
ابو لہب جیسے کافر کا حبط عمل سے بچنا (ح) ۲۳
آپ مومنوں کی ذات سے اولیٰ ہیں (ق) ۲۵
جو قرض چھوڑے میرے پاس آئے (ح) ۲۵
اطاعت واجب ۲۵
نبیؐ اللہ کے نائب ۲۶
ایمان آفتاب نبوت کی شعاع ۲۶
ایمان والوں کی تخصیص کیوں ۲۷
خواہش نفس کا دین کے تابع ہونا (ح) ۲۷
جب تک آپ سب سے زیادہ عزیز نہ ہو جائیں (ح) ۲۷
ہاں اب اے عمرؓ (ح) ۲۷
برادری اور سوداگری سے زیادہ عزیز رکھنا (ق) ۲۸
آپؐ اللہ کے رسول ہیں ۲۸
آپؐ تمام لوگوں کے لئے اللہ کی رحمت ہیں (ق) ۲۸
پانچ خاص چیزیں آپ کو عطا ہوئیں (ح) ۲۹
بارگاہ قدس میں مجلس پاک درود (ق) ۳۰
اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ساتھ شامل ۔ ۳۰
درود شریف ۔ فضائل ۔ حدیث ۳۱
درود پڑھ کر جو کچھ چاہے دعا کرے (ح) ۳۱
درود بھیجنے والا زیادہ قریب (ح) ۳۱

Marfat.com

سارا وقت درود کے لئے (ح) ۳۱
فضیلت درود پر طویل سجدہ شکر (ح) ۳۲
اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس بار رحمتیں (ح) ۳۲
کون سخت بخیل (ح) ۳۲
آپ کا تصور ۳۲
علما نووی کا جمع کردہ درود شریف ۳۳
آپ کی شناخت پر سوال کا اختتام (ح) ۳۴
سلام مکمل سلام (درود ناریہ) ۳۵
میثاق النبیین (ق) ۳۶
پیغمبروں سے عہد ۳۷
آپؐ سب پر شاہد رہیں گے (ق) ۳۸
تعلق اپنا اپنا ہے ۳۸
آپؐ ہی کے رب کی عطا (ق) ۳۹
آداب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳۹
اپنی آوازیں پست رکھنا امتحان تقویٰ دل (ق) ۴۰
شعائر اللہ (ق) ۴۰
امام مالک اور خلیفہ منصور ۴۱
حضرت عمرؓ کا کنکری مار کر بلانا (ح) ۴۲
امام مالک اور مستملی ۴۲
راعنامت کہو (ق) ۴۳
مخاطبت میں ادب (ق) ۴۴
آپؐ کے بلانے پر حاضر ہونا (ق) ۴۵
آپؐ سے بیجا سوالات کی ممانعت (ق) ۴۵
آپؐ سب کچھ فرما دیں گے (ق) ۴۵
اگر فرمادیتے ہر سال حج فرض ہوتا (ح) ۴۶
آپؐ کا وسیلہ (ق) ۴۷
نابینا صحابی کا واقعہ (ح) ۴۸
آپؐ مرتضیٰ ہیں -- غیب کا علم (ق) ۴۹
آپؐ مجتبیٰ ہیں -- غیب کی خبر (ق) ۵۰
آیت غیب کی تفسیر ۵۰
پیغمبروں کا غیب میں حصہ ۵۱
اولیاء کا غیب میں حصہ ۵۱
انبیاء کے معلومات ۵۱
آپؐ غیب بتانے میں بخیل نہیں (ق) ۵۲
غیب کی تعریف ۵۲
آدم علیہ السلام اور علم غیب ۵۳
نوح علیہ السلام اور علم غیب ۵۳
ابراہیم علیہ السلام کا علم ۵۳
آپ کا خطبہ آغاز سے تمام حالات کی خبر دینا (ح) ۵۴
رب عزوجل کو اچھی صورت میں دیکھنا اور زمین و آسمان کا علم پانا (ح) ۵۴
مقرب فرشتوں کی باتیں جان لینا (ح) ۵۴
آپؐ کا خطبہ اس وقت سے قیامت تک کے واقعات بیان فرما دینا (ح) ۵۵
آپؐ پر امت کے اعمال پیش کئے جانا (ح) ۵۵
تجھ کو باغی جماعت قتل کرے گی (ح) ۵۵
آپؐ کا ایک خطبہ - زیادہ عالم وہ جو زیادہ یاد رکھا (ح) ۵۶
تمہارے خشوع و خضوع مجھ سے پوشیدہ نہیں (ح) ۵۶
میں نے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا ۵۶
غزوہ بدر - کونسا کافر کہاں گریگا (ح) ۵۶
زیدؓ جعفرؓ اور ابن رواحہؓ کے شہادت کی خبر دینا (ح) ۵۷
میت کے گھر کھانا - بکری کا بغیر مالک کی اجازت کے ذبح کئے جانا (ح) ۵۷
نفس "یوحیٰ" اور "متکلم" ۵۸
تواضع سکھانا ۵۸
ایک مسئلہ (عیب لگانے کے متعلق) ۵۹
تم میں مجھ جیسا کون ہے (ح) ۶۰
انبیاء ہماری طرح بشر ہیں، کافروں کا کہنا (ق) ۶۲
میں آپ کا بندہ تھا، غلام تھا - حضرت عمرؓ کا ارشاد (ح) ۶۲
ابلیس کا حضرت آدمؑ کی عظمت کا خیال نہ کرنا (ق) ۶۳
مومنوں پر حق تعالیٰ کا بڑا احسان (ق) ۶۴
ہر دو گانے میں سلام عرض کرنا ۶۴

Marfat.com

آپؐ ہر تحیت کا جواب دیتے ہیں ۶۵
عمل میں غفلت سے بچنے کے لئے دعا
۶۵
دعائے قنوت سے غفلت ۔ کئی بیماریوں کی
جڑ ۶۶
شرک کی جڑ کاٹنے والوں کا اذن ندا دینا (ح)
۶۷
اسلام علیک ۔ تشریح ۶۸
سانحے ولی سید احمد حسین کا ایک واقعہ ۶۹
آپؐ کا ارشاد نری وحی (ق) ۶۹
دیں لے لو، منع کریں چھوڑ دو (ق) ۶۹
آپؐ کا رب آپؐ کو اتنا دیگا کہ آپ اس سے راضی
ہو جائیں گے (ق) ۷۰
تمہاری امت کے بارے میں ہم تم کو راضی
کر دیں گے ۷۰
رضا اور خوشنودی اس میں کہ پوری امت جنت
میں جائے ۷۰
آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا ہے (ح) ۷۱
نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند (ق) ۷۱
آپؐ کا حق تعالیٰ کی کئی ایک صفت سے متصف
ہونا ۷۱ اسماء گرامی جو مسجد نبویؐ میں
لکھے ہوئے ہیں ۷۲
مسجد نبویؐ میں لکھی ہوئی حدیثیں ۸۰
شفاعت صرف یقین کرنے والوں کے لئے ۔ ۸۰
ریاض الجنۃ اور منبر نبیؐ ۸۰
ایمان مدینہ میں لوٹ جائے گا ۸۰
محراب شریف کے پاس لکھی ہوئی حدیث ۔
امامت کون کرے ۸۱
محراب شریف کے پاس لکھی ہوئی حدیث ۔
صفوں کو برابر رکھو ۸۲
صفوں کو ملانے پر دعا اور رخنہ ڈالنے
پر وعید ۸۳
قیام لیل سے پاؤں پر سوجن (ح) ۸۴
حضرت ربیعہؓ کا آپ سے جنت میں رفاقت مانگ
لینا (ح) ۸۴
سوال کو مطلق فرمانا ۸۵
غلامی کا تقاضہ عمل ۸۵
امت کے اعمال پیش ہونا (ح) ۸۶
ہوائے نفس کا دین کے تابع ہونا (ح) ۸۶
نفس کا ایک چکر ۸۶
فقہ سے بے توجہی ۔ نفس کی ایک چکر
۸۷
میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں
(ح) ۸۸
آپؐ امت کے رکوع وسجدوں کی کیفیت سے
واقف ہیں (ح) ۸۸
قربانی کے وقت امت کا روبرو رہنا (ح
۸۹
گذرے ہوئے لوگوں کے ساتھ ہماری یاد فرمائی
(ح) ۸۹
آثار وضو سے پہچان لینا (ح) ۹۰
خدمت اقدس میں حاضری اور استغفار (ق) ۹۰
مولوی سید علی حسینی کے نعتیہ اشعار ۹۱
یعبادی کے مخاطب (ق) ۹۲
درگذر کرنے اور مشورہ کرنے کا حکم (ق) ۹۲
میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دینے والا
۹۳
پیران پیر کے ارشاد ۹۳
آپؐ انعمت علیھم کے مصداق اول ۹۳
آپؐ کا تصور آئینہ فطرت ۹۴
صحابہ کا وضو سے بچا ہوا پانی بانٹ لینا (ح) ۹۴
سعدؓ کا گھر میں رہ کر بھی آہستہ جواب دینا (ح)
۹۴
آپ کے ہاتھوں میں ہے سرکار میری آبرو ۔ ۹۵
توسل ۔ حدیث ۔ ماثورہ دعا ۹۵
کامیابی ہے اگر سرکار کا ہو جائے تو ۹۶
تو اس کے ساتھ ہے جسے تو چاہے (ح) ۹۷
بڑی کامیابی (ق) ۹۸
نعت ۔ مولوی سید علی حسینی علی ۱۰۲
نعت ۔ حضرت محمد امداد اللہ مہاجر مکی ۹۹
نعت ۔ سید فرید الدین حسینی فرید ۱۰۰
دعا ۱۰۴

Marfat.com

تقریظ

از مولانا جیب محمد عمر حسینی صاحب قبلہ قادری مد ظلہ العالی۔

الحمد للہ آقائے نامدار حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سے متعلق ایک عمدہ کتاب برادر طریقتی مولوی سید علی حسینی صاحب مرحوم و مغفور کے فرزند مولوی سید غوث محی الدین نصر الحق سلمہ نے ترتیب دی ہے۔ حق تعالی انہیں اس کی اچھی جزاء دیں۔ اشعار میں قران اور احادیث کے ٹکڑوں کو صحت تلفظ اور صحت مضمون کے ساتھ نظم کر دینا ایک خاص نعمت ہے جو حق تعالی شانہ نے ان کے حصہ میں رکھی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے ان آیات و احادیث کو جن کا ذکر ان کے اشعار میں ہے نقل کر دیا ہے تاکہ سب اس سے استفادہ کر سکیں۔ جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں اور رفعتوں کا بیان ہے وہ تو حق تعالی کی نشانیوں میں سے ہے لکھنے والے قیامت تک لکھتے رہینگے اور ابھی بہت کچھ لکھنا باقی رہ جائیگا۔

اس کتاب کے پڑھنے والے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ جہاں حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں اور رفعتوں کا بیان ہے وہیں آپ کے نعلین اقدس سے اپنی وابستگی کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جس عظیم نسبت سے ہم کو حق تعالی شانہ نے سرفراز فرمایا ہے اس سے حسب استطاعت فائدہ اٹھانے کی کوششوں کو اپنے فضل سے کامیاب بنانا بھی اسی کے دست قدرت میں ہے۔ یہ کیا کہ اللہ کے محبوب کی امت میں تو ہوں مگر ان سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ نہ دیں۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں محراب کے پاس جو حدیثیں لکھی ہوئی ہیں وہ بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔ خیار امت اور علماء کو اپنا امام بنانے کا حکم صفوں کو ملانے والوں کیلئے خوش خبری، صفوں میں رخنہ ڈالنے والوں کیلئے سخت وعید اس میں شامل ہے۔ اس اہم ترین مقام پر لکھی ہوئی ان تین اہم باتوں پر اگر ہم غور کر لیں تو کیا عجب ہے کہ حق تعالی ہماری تمام مصیبتوں کو دور فرمادیں اور ملت اسلامیہ پھر سے پھلے اور پھولے۔

اس بات کا لحاظ بھی ضروری ہے کہ ہمارے اعمال آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ ہم آپ کی رحمت کے طلبگار ہیں۔ اگر اس حالت میں آپ کے سامنے پیش ہوں کہ ہم کو دیکھکر آپ کی طبیعت شاد ہو تو یہ ہماری کامیابی ہے۔ اور خوش نصیبی ہے۔ آپ کی خوشنودی دین کی اتباع میں ہے اور یہ بات تو حق تعالی شانہ ہم سب پر واضح کر چکے ہیں لہذا کوشش کرنا اور اس کے فضل پر نظر رکھنا ہمارا کام ہے۔

عمل سے غفلت اور عمل میں غفلت دو الگ الگ مصیبتیں ہیں۔ ان سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ بہر حال حق تعالی ہمارے عزیز نصر الحق سلمہ کو جزاء خیر دیں انہوں نے ایک اچھی کتاب لکھی ہے۔ اور اسے قادری چمن پبلکیشنس کی پہلی کتاب کے طور پر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اور مولوی محمد عبد الغفور سلمہ کامل جامعہ نظامیہ حیدرآباد دم ملکر قادری چمن پبلکیشنس کی طرف سے بہت سارے چھوٹے چھوٹے رسالے عام فائدے کیلئے شائع کرینگے۔ میں نے انہیں رہبر طریقیت کی فٹ نوٹس میں مشکل الفاظ کے معنوں کے اضافے کے ساتھ شائع کرنے کی اجازت دیدی ہے اور اسے دیکھ بھی لیا ہے۔

باری تعالی ان دونوں کو اس کی جزاء خیر دے اور ان کی کوششوں کو کامیاب فرمائے۔ آمین۔

جیب محمد عمر حسینی قادری
قادری چمن حیدرآباد
۲۷/ رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۳

Marfat.com

تقریظ

خطیب الاسلام حضرت مولانا مولوی حافظ محمد الطاف حسین صاحب قبلہ فاروقی مدظلہ العالی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عاشقان سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بڑی بشارت ہے کہ ان کے ذوق سلیم کی تکمیل اور قلب حزیں کی تسکین کے لئے مکرمی جناب سید غوث محی الدین حسینی نصرالحق صاحب نے شیخ الاسلام انواراللہ رحمتہ اللہ علیہ کی تالیف لطیف (انوار احمدی) کی طرز پر ایک پر نور تالیف فرمائی ہے۔ اس خادم کو از ابتداء تا انتہاء اس کو حرف بہ حرف پڑھنے کا شرف حاصل ہوا اور خادم کے ایمان میں تازگی کا سامان ثابت ہوا۔ انوار احمدی میں مولف علام نے شعر کے بعد طویل اور مدلل تشریحات کے ذریعہ عاشقان صاحب لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک بڑے علم کے خزانے سے وہ علم، جو رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کے ارشاد کے روشنی میں سید المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات عالیہ اور وجہ تخلیق کائنات اور آپ کا محبوب خالق و خلائق ہونا قوی دلائل سے ثابت کرتا ہو، اس بے نظیر خزانے سے مالامال فرمایا ہے۔ ہمارے کرم فرما نے اپنی نورانی تالیف (فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی جہاں اشعار میں لکھا ہے وہاں بجائے تشریحات کے صرف احادیث وآیات معہ ترجمہ دلیل کے طور پر لکھ کر ایک بڑی نعمت علم کو قاری کے لئے بڑی عرق ریزی کے ساتھ جمع کرکے پیش کیا ہے تاکہ تاریک دل، بے لگام زبان رکھنے والوں کے شرور وفتن سے محفوظ رہ کر اپنے دل و دماغ کو رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل جو رب العالمین نے آپ کو خصوصی طور پر عطا فرمائے۔ اس کے انوار سے منور رکھ کر اپنے متاع ایمان کی حفاظت کریں اللہ تعالی اس مولف جلیل کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم خاص بنائے اور اس تالیف نورانی کو قبولیت عام اور ذریعہ حصول حب تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم بنائے۔ آمین۔

محمد الطاف حسین فاروقی

۲۴/صفر ۱۴۱۴ء

مطابق ۱۴/اگسٹ ۹۳ء

مسجد مردھے منور۔ پتھر گٹی

حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۱

Marfat.com

۱۱/ مارچ سنہ ۱۹۹۴ء

پیش لفظ۔

الحمدللہ فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق چند آیات قرآنی اور احادیث جمع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اس یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالی اس کے طفیل میں میری مغفرت فرمادینگے اور اپنے فضل بے پایاں سے نوازیں گے۔جو باتیں میں نے بزرگوں سے سنی تھی وہ میری نعتوں میں نظم ہو گئیں ۔میں نے دلیل کے طور پر متعلقہ آیت اور حدیث کو ضروری حوالوں کے ساتھ نقل کر دیا ہے تاکہ عام استفادہ کی صورت پیدا ہو۔اس سلسلے میں میں حضرت بھائی ڈاکٹر سید قمرالدین صاحب یم ڈی کا مشکور ہوں جن کے پر خلوص اور مسلسل اصرار نے مجھ سے اتنابڑا کام لے لیا جس کا مجھے اندازہ نہیں تھا۔اس کتاب کی طباعت میں بھی ان کی دلچپی کو خاص دخل ہے ۔اس کتاب میں میری صرف تین نعتیں شامل ہیں جنمیں پہلی نعت شریف کے تحت میں نے آیات واحادیث نقل کر دے ہیں ۔اس نعت کے بھی بعض اشعار چھوٹ گئے ہیں ۔اس سلسلے میں مولانا حافظ سید بدیع الدین صابری لکچرار اور مولانا محمد عبدالغفور صاحب لکچرار جیسے دو جوانان صالح اور کاملین جامعہ نظامیہ کا تعاون میرے لئے غیبی مدد سے کم نہ تھا۔

میں خطیب الدسلام حضرت مولانا حافظ محمد الطاف حسینی صاحب قبلہ فاروقی مدظلہ العالی کا تہہ دل سے ممنون ومشکور ہوں ۔اگر مولانا محترم اگر اس کتاب کو ملاحظہ نہ فرمالیتے تو اس کی طباعت کے بارے میں مجھے غور کرنا پڑتا۔مولانا کا ملاحظہ فرمالینا اس کتاب کی صحت کی دلیل ہے ۔اللہ تعالی باصحت وعافیت انہیں تادیر سلامت رکھیں ۔آمین ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اسماء گرامی جو مسجد نبوی صلوٰۃ اللہ علی صاحبہ کے قبلہ رخ دیوار پر اور محراب شریف میں لکھے ہوئے ہیں اور جن کی صدیوں سے حفاظت بھی کی جارہی ہے اس کتاب میں جمع کرلئے ہیں ۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حق تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کن کن اوصاف حمیدہ سے متصف فرمایا ہے ۔حق تعالی حضرت بھائی مولانا سید عماد الدین قادری مدظلہ العالی کو ہمیشہ خوش رکھیں یہ اسماء گرامی اور احادیث وغیرہ میں انہیں کی مدد سے حاصل کر سکا ہوں ۔ حرمین شریفین میں ان کا ساتھ ۔ خدایا این کرم بار دگر کن ۔آمین ۔

حق تعالی پیر ومرشد حضرت مولانا جیب محمد عمر حسینی صاحب قبلہ قادری مدظلہ العالی کو باصحت وعافیت ہمارے سروں پر قائم رکھیں اس کتاب کی تکمیل آپ کی حسن توجہ سے ہے ۔یہ کتاب قادری پبلکیشنس کی پہلی پیش کش ہے جو آپ ہی کی سر پرستی میں قائم ہے ۔

میں ان تمام حضرات کا مشکور ہوں جن کا تعاون اس کتاب کے سلسلے میں مجھے حاصل ہوا۔

فقط

سید غوث محی الدین حسینی نصرالحق

نام کتاب: ۔فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ۔
مولف: ۔سید غوث محی الدین حسینی نصرالحق
ناشر: ۔قادری پبلکیشنس عیدی بازار ، حیدرآباد ۔
اشاعت بار اول: ۔سنہ ۱۴۱۴ ہجری / سنہ ۱۹۹۴ء ۔
قیمت: ۔

Marfat.com

انتساب

پیرو مرشد الحاج حضرت مولانا حبیب محمد عمر حسینی قادری مدظلہ العالی کی خدمت بابرکت میں جو مرے محسن و مربی ہیں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

سید غوث محی الدین حسینی نصر الحق

Marfat.com

حمد و مناجات

الٰہیٰ یاالٰہیٰ یاالٰہیٰ
تجھے زیبا ہے سب شاہوں کی شاہی

صفات و ذات کا تیرے تصدق
رہے تجھ سے قوی میرا تعلق

محمدؐ مصطفیٰ احمدؐ پیارا
ہمارا دو جہاں میں ہو سہارا

میسر ان کی سچی پیروی ہو
معیت ان کی حاصل دائمی ہو

ماخوذ از شجرہ العارفین از سید شاہ علی حسینی علی علیہ الرحمہ

Marfat.com

ولیس ھوای نازعا عن ثناءہ لعلی بہ فی جنت الخلد اخلد
مع المصطفی ارجو بذاک جوارہ و فی نیل ذاک الیوم اسعی و اجھد

(حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ)

میں جو آپ کی مدح وثناء کر رہا ہوں اس میں میرا نفس کسی طرح معارض نہیں۔
مجھے امید ہے کہ میں اپنی اس مدح وثناء کی وجہ سے جنت الخلد میں ہمیشہ ہمیشہ رہوں گا۔
میں اپنی اس مدح وثناء کی وجہ سے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں ان کے ساتھ رہنے کی توقع رکھتا ہوں۔
اور یہی موقع حاصل کرنے کے لئے میں ساری سعی وکوشش اور جدوجہد کرتا ہوں۔

اندر حضور عالی شاہا فرید خود را
دیدار خاص ہر دم معمول کن گدارا

Marfat.com

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادبو اولادکم علی ثلاث خصال حب نبیکم و حب آل بیتہ وتلاوہ القرآن فان حملتہ القرآن فی ظل اللہ یوم لاظل الا ظلہ مع انبیائہ و اصفیائہ

(رواہ الطبرانی)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" تم اپنی اولاد کو تین باتوں کی تربیت دو اپنے نبی کی محبت، آپ کے اہل بیت کی محبت، اور تلاوت قرآن کی۔ بیشک قرآن کے حاملین انبیاء اور برگزیدہ لوگوں کے ساتھ اللہ تعالی کے سایہ میں رہیں گے، جس دن سوائے اسکے سایہ کے کسی کا سایہ نہ ہوگا"۔

Marfat.com

شفاعت صرف یقین رکھنے والوں کے لیے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم - شفاعتی یوم القیامۃ حق فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا

قیامت کے دن میری شفاعت حق ہے۔ پس جو کوئی اس پر ایمان نہ لائے وہ میری شفاعت کا اہل نہیں۔

Marfat.com

شافعِ محشر ہیں رکھ لیں گے ہماری آبرو
آپ ہیں رحمت خدا کی حکم ہے لَا تَقْنَطُوْا

آپ سے سب کو ملا ہے کنزِ مخفی کا پتہ
آپ سے ظاہر ہوئے انوارِ حق سبحانہ

مرحبا وصفِ رؤفی و رحیمی آپ میں
میرے آقا پر ہوئی ہے ختم شانِ عبدہ

دیکھنا ہاں دیکھنا ہم میں رسول اللہ ہیں ﷺ
بے خبر تھے ہم ہوا ارشاد باری " وَاعْلَمُوْا "

ذکرِ خیر الانبیاء " ارفع " ہے سب کے ذکر سے
انبیاء کا ذکر بھی حکم خدا ہے " وَاذْكُرُوْا "

جا بجا قرآن میں ہے ذکرِ میلادِ رسل
ہے مجھے بھی ذکرِ میلادِ نبی کی آرزو

پیر کے دن آپ کیوں روزہ ہیں جب پوچھا گیا
ہے وضاحت میں وہیں " فِيْهِ وُلِدْتُّ " دیکھ تو

آپ سے بڑھ کر خدا کی کوئی بھی رحمت نہیں
جشنِ میلادنبی کی اصل ہے " فَلْيَفْرَحُوْا "

یومِ موسیٰ اور خوشیاں اور پھر " نَحْنُ اَحَقُّ "
پھر اضافہ پر اضافہ ہورہا ہے " صَامَهٗ "

بولہب جس باب میں حبطِ عمل سے بچ گیا
اس عمل سے روکتا ہے واعظِ بیمار تو

مومنوں کی ذات سے " اَوْلٰی " نبی ہیں دیکھنا
آپ ہی کا قرب ہے ایماں کی بود و نمو

ہے زباں و دل پہ یکساں وہ رسول اللہ ہیں
جانئے کب آپ مل جائیں گے رہنا باوضو

آپ ہیں اللہ اکبر " رحمتہ للعالمین "
آپ کے فیضان کا بہتا ہے دریا چار سو

Marfat.com

بارگاہِ قدس میں ہے مجلسِ پاکِ درود
داعیِ محفل ہیں خود اللہ جلّ شانہ

عمر بھر پڑھتا رہوں "سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا"
شانِ "تسلیماً" سے ہے ممتاز حکمِ "سَلِّمُوْا"

انبیاء سے عہد لے لیتے ہیں "اَقْرَرْنَا" کے ساتھ
"ساتھ میں بھی ہوں" سنا دیتے ہیں کہہ کر "فَاشْهَدُوْا"

ہر نبی شاہد رہیں گے اپنی امت پر مگر
آپ شاہد سب پہ ہیں "جِئْنَابِکَ" ہے روبرو

مَرْحَبَا "كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ" ہے یہاں
آپ کے رب کی عطاء ہی ہر جگہ ہر ایک سو

لے رہا ہوں درس آداب نبی اللہ سے
امتحان تقوی دل ہے یہاں "لَاتَرْفَعُوْا"

بارہا تاکید ہے اظہارِ عظمت کے لئے
"لَاتَقُوْلُوْا رَاعِنَا" ہے اور ہے "لَاتَجْعَلُوْا"

"اِسْتَجِيْبُوْا" بس ہے عظمت کے سمجھنے کے لئے
ساتھ ہی تنبیہ کو کافی ہے حکم "وَاتَّقُوْا"

کفر سے ایماں بدل جائے ذرا سی بھول پر
"اَمْ تُرِيْدُوْنَ" کی ہے تاکید سے "اَنْ تَسْئَلُوْا"

وہ تو فرمادیں گے سب کچھ گرچہ ہو تم پر گراں
ہے تمہاری ہی بھلائی کے لئے "لَاتَسْئَلُوْا"

چشم باطل میں کھٹکتا ہے وسیلہ آپ کا
ہر ہدایت یافتہ دل جانتا ہے "وَابْتَغُوْا"

کیوں کوئی محدود کرتا ہے خدا کی دین کو
کس لئے علم خدا داد نبی میں گفتگو

Marfat.com

انبیاء کو غیب کا بھی علم دیتا ہے خدا
مرتضی و مجتبی سرکار ہیں "اَنْ تُؤْمِنُوْا"

بوہریرہؓ کو ملی تھیں علم کی دو برتنیں
مانع تشہیر کل تھا خدشہ قطع گلو

نفس "یُوْحیٰ" کو نہ سمجھا "مِثْلُکُمْ" میں رہ گیا
اَیُّکُمْ مِثْلِیْ میں کھوجا صاحب ایماں ہے تو

وہ کہیں کفار کی مانند "بَشَرٌ مِّثْلُنَا"
ہم کہیں فاروق کے لفظوں میں "کُنْتُ عَبْدُہٗ"

آہ آدم کو فقط سمجھا بشر ابلیس نے
کم سے کم پیش نظر رکھتا فقط "سَوَّیْتُہٗ"

عمر سجدوں میں گزاری ایک سجدہ سے رکا
پھر رہا ہے آج تک مردود ہوکر کو بہ کو

ہے "لَقَدْ" کے ساتھ "مَنَّ اللہُ" لوگو دیکھنا
ہم میں ہیں وہ ہم پہ ہے احسانِ حق سبحانہ

کررہا ہے سارا عالم ہر دوگانہ میں سلام
بخت یاور جن کے ہیں پاتے ہیں اپنے روبرو

وہ تو دیتے ہیں یقینا ہر تحیّت کا جواب
اے خدا حسنِ سماعت کی ہے دل کو آرزو

جب عمل سے تو نے غفلت سے بچایا ہے مجھے
یوں نہ رکھ غافل عمل میں اے خدائے پاک تو

شرک کی جڑ کاٹنے والوں نے دی اذن ندا
رخ نہ کرنا اس طرف گنجائشِ انکار تو

"گفتہ او گفتہ اللہ" پر ایمان ہے
سامنے "مَا یَنْطِقُ" ہے سامنے ہے "فَانْتَھُوْا"

Marfat.com

ہے "فترضیٰ" بھی وہیں "یُعطِیکَ رَبُّکَ" ہے جہاں
ان کو کتنا چاہتا ہے اے خدائے پاک تو

آنکھ سوتی ہے مگر دل جاگتا ہے آپ کا
اس کے مظہر ہیں جسے زیبا ہے "لَانَوْمٌ لَہٗ"

متّصف اللہ کی کس کس صفت سے ہیں حضور
یہ وہ منزل ہے جہاں دل کہہ رہا ہے "وَحْدَہٗ"

پاؤں پر سوجن قیام لیل سے دیکھی ادھر
"مَاتَیَسَّرَ" سے ادھر ملحوظ حکمِ "فَاقْرَءُوْا"

اے تقاضائے غلامی تو ہی بتلا کیا کروں
سامنے آتا ہے جب ہر اک قدم پر "اِعْمَلُوْا"

اس طرف سلمان اہل بیت میں شامل ہوئے
اس طرف "نادی" کے ساتھ آتا ہے "نُوحٌ اِبْنَہٗ"

مانگنے والے نے جنت میں رفاقت مانگ لی
مثل "وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ" اے خواہشِ سجدہ ہے تو

قربِ حق کے واسطے سجدہ اگر اکسیر ہے
ہے اسی سے معتبر قربِ نبی کی آرزو

مظہرِ عونِ الٰہی احمد مختار ہیں صلی اللہ علیہ وسلم
قادر مطلق تو ہیں اللہ جل شانہ

پیش خدمت ہو رہے ہیں آہ مت کے عمل
اے خدا مجھ کو نہ رکھنا مبتلائے نفس تو

میرا جینا چیز کردے طاعتِ مطلوب سے
یا الٰہی جانتا ہوں منشاء "لَاتُبْطِلُوْا"

ہے یقینا آپ کی چشم عنایت ہر طرف
سن رہا ہوں آپ کا ارشاد عالی "اِسْتَوُوْا"

Marfat.com

کیفیت امت کے سجدوں کی انہیں معلوم ہے
ہے "فَوَاللّٰہِ" میں کتنا زور کچھ سمجھا ہے تو

دیکھ اس آیت کے ہیں مصداق اول بس وہی
کہہ کے "اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ" تو بھی ہوجا ایک سو

عینِ فطرت ہے تصور خود بخود سرکار کا
ذکر سے مذکور تک پہنچائیں حق سبحانہ

مل رہے جسم پر لے کے اصحاب نبی
بٹ گیا سب میں جو پانی بچ گیا بعد وضو

کیا عجب ہے ہم پہ بھی چشم کرم تھی آپ کی
وقت قربانی جہاں امت رہی ہے روبرو

گھر میں رہ کر سعد آہستہ سے دیتے ہیں جواب
آپ کے تینوں سلاموں کی ہے دل کو آرزو

یاد ہم آئے انہیں گزرے ہوئے لوگوں کے ساتھ
"قَدْ رَاَیْنَا" سے ہوا اظہارِ انس و آرزو

اژدحامِ حشر میں بھی ان کی نظروں میں رہیں
اپنی امت کی رکھی پہچان آثارِ وضو

تحتِ "جَآءُوْکَ" چلیں گے خدمت اقدس میں ہم
ہے ادب آموز ہم کو آیت "فَاسْتَغْفِرُوْا"

آپ استغفار فرمائیں گے میرے حق میں جب
خود بخود ہوجائے گا، ہر چاکِ دامن کا رفو

یوں خدا نے کردیا ہم کو حوالے آپ کے
"یٰعِبَادِیَ" کے مخاطب "الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا"

درگزر کرنا سکھاتا ہے نبی کو خود خدا
خاطر محبوب بھی ہر چند ہے خود نرم خو

Marfat.com

سیدِ اولادِ آدم مقتدائے انبیاء
مقتدائے طالبانِ حق تعالی شانہ

مظہرِ اخلاقِ باری ، پیکرِ خلقِ عظیم
داعیِ حق کاشفِ اسرارِ حق سبحانہ

نعمتیں تقسیم ہوتی ہیں جہاں اس در پہ ہوں
وہ کریم النفس آقا جانتا ہے آرزو

سیدِ کل سرورِ ذی شان و محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کے ہاتھوں میں ہے سرکار میری آبرو

اے خدا ان کی سفارش مرے حق میں ہو قبول
ان کے صدقے میں بچالے اے خدائے پاک تو

اے دل بے تاب نصرالحق نبی سے لو لگا
کامیابی ہے اگر سرکار کا ہوجائے تو

نعت (۲)

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی

عروجِ خاص ہے لحظہ بلحظہ آپ کا حصہ
مبارک ہے شب اسری سے روز حشر کا وقفہ

بشر ایسے کہ اوجِ منزلت ظاہر کرے "یُوْحیٰ"
نبی ایسے کہ جو ہیں مومنوں کی جان سے اولی

رفیع ایسے کہ ان کا ذکر فرمایا گیا اونچا
خلیق ایسے کہ قرآن میں "علی خلق عظیم" آیا
رسول ایسے ہزاروں غیب کی باتیں بتاڈالیں
حبیب ایسے چلیگا حشر میں بھی آپ کا سکہ

Marfat.com

بشیر ایسے کہ شافع بن گئے اہلِ کبائر کے
نذیر ایسے کہ اہلِ بیت کو دی دعوت تقوی
شفیع ایسے انہیں سے " ھَلْ رَضِیْتَ یا محمدؐ" ہے
پھر اس پر یہ کہ وہ اعزاز پائیں گے "فترضی" کا

نظر آتے رہے پھر بھی کرشمے شانِ رحمت کے
اگرچہ حشر کے دن تھا غضب کو عارضی غلبہ
غنی ایسے " فاغنٰی " کی سند اللہ نے بخشی
کرے گا استفادہ آپ سے ہر فرد عالم کا

ضیائے مہرتاباں پھیلتی ہے منعکس ہوکر
ہر اک جھولی میں ہے مانگو نہ مانگو آپ کا صدقہ

وہ عبد ایسے کہ بلوائے گئے ہیں عرشِ اعظم پر
ہوا ہے ان کی مرضی سے تعین سمت سجدہ کا

فدا ماں باپ اس شانِ رؤفی و رحیمی پر
انہیں ناموں سے خود اللہ نے بھی یاد فرمایا

ادھر تشریف لانا خاتمِ پیغمبران ہوکر
ادھر تخلیق آدم سے بہت پہلے نبی ہونا
ادھر سر ٹیکنا فرشِ زمین پر سجدہ ریزی کو
ادھر معراج کی شب عرشِ اعظم پر قدم رکھنا
ادھر اصحاب سے دریافت کرنا " اَیُّکُمْ مِثْلِیْ "
تواضع میں ادھر کفار سے ہے " مِثْلُکُمْ " لینا
ادھر تکلیف پانا ضرب سے اک نیشِ عقرب کی
ادھر شیطان کے شر سے مگر محفوظ ہوجانا

ادھر فاقہ سے پتھر باندھ لینا شکمِ اطہر پر
ادھر تقسیم نعمت آپ کے تفویض ہوجانا

ہے وصفِ نطق میں قرآن کا ارشاد " مَا یَنْطِقُ "
جو وصفِ خوش خرامی میں ہے " سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی

Marfat.com

کبھی وہ بیعت اسلام لینا شرک والوں سے
کبھی وہ سایہ رضوان میں لینا بیعت تقوی

اگرچہ دید حق موقوف رکھی آخرت پر ہی
کسی کے "من رانی" نے یہیں سے راستہ کھولا

منع فرمادیا سرگوشیوں سے ان کی محفل میں
وضاحت کرکے فرمایا گیا "نُهُوا عَنِ النَّجْوٰی" ۔

یہی کافی ہے اہلِ بیت کا رتبہ سمجھنے کو
نواسے پشت سے اتریں تو سجدہ سے اٹھیں آقا

بحمدللہ مرقد بھی مجھے "کنج فضیلت" ہے
مجھے تو باعثِ تسکین ہے دیدار کا وعدہ

کرم کیجئے کہ تحت حکمِ "جاءوک" ہے یہ جرأت
تصور میں درِ دولت پہ پہنچا آپ کا بندہ

تصرف نصّ کی نعمتوں پہ ہے دونوں کی روحوں کا
الٰہی اس کے والد کی چچا کی مغفرت فرما

نعت (۳)

رضی اللہ عنہم

کعب و حسان و صفیہ و زہرہ، علی شان ہیں سب کے سب ان کے دربار کی صلی اللہ علیہ وسلم
اقتداء نعت بھی ان صحابہ کی ہے "اِهْتَدَيْتُمْ" بشارت ہے سرکار کی

آسمانوں پہ ان کی حکومت چلی چاند ٹکڑے ہوا، شام واپس ہوئی
اس قدر کھل کے حق سامنے آگیا ہوگئی راہ مسدود انکار کی

قرض جتنا تھا سارا ادا ہوگیا مال جیسا تھا ویسا ہی باقی رہا
ان کھجوروں کی انبار کو دیکھنا بات کرتا ہوں تبریکِ مقدار کی

Marfat.com

کر کے مطلق سوال آپ نے سُل کہا پھر ربیعہ اٹھاتے نہ کیوں فائدہ
ساتھ جنت میں مانگا عطا ہوگیا بات ٹالی نہ مسواک بردار کی

رات اسریٰ کی ہو یا کہ دن حشر سا فکرِ امت رہی ہر گھڑی ہر جگہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیرخواہیِ امت میں لگ جائے گا سنتیں کھل گئیں جس پہ سرکار کی

جس کا جو حق تھا اس کو عطا کردیا کفر کو بھی دیا مہلت و موقع
یوں روا کردیا خون بھی بغض کا تشنگی مٹ گئی نوک تلوار کی

جلوہ افروز تختِ جلالی پہ تھے آج کس کی حکومت ہے کہتے ہوئے جل جلالہٗ
وہ تو حسن جزاء ان کے سجدوں کی تھی آندھیاں تھم گئیں شانِ قہار کی

کہہ کے "مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ" ساتھ ہی اذن کا ذکر فرمادیا صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھتے ہیں یہاں ہم تو قرآن میں ہر جگہ اک نئی شان سرکار کی

مرحلہ اپنی امت کی پہچان کا سہل محشر میں فیضِ وضو سے کیا صلی اللہ علیہ وسلم
دست و پا اور چہرے چمکنے لگے لو نظر پڑگئی ہم پہ سرکار کی

حشر کا روز وحشت میں خلقت ادھر فرقِ عالیؐ پہ تاج شفاعت ادھر
چشم رحمت سے سب کو سہارا دیا رہ گئی لاج مجھ سے گنہگار کی

وہ مدینہ کی آب و ہوا کا اثر اس پہ وہ صحبت پاک خیرالبشر صلی اللہ علیہ وسلم
تھی اخوت تو بس ان کے حصہ میں تھی جتنی تعریف ہو کم ہے انصار کی رضی اللہ عنہم

ساتھ دیتی ہے تائید غیبی مرا میرے حصہ میں آتی ہے حسن رضا
نعت لکھتا ہوں، پڑھتا ہوں اے نفرؔ میں نقل کرتا ہوں قرآن و آثار کی

Marfat.com

شافع محشر ہیں رکھ لیں گے ہماری آبرو　　آپ ہیں رحمت خدا کی حکم ہے " لَاتَقْنَطُوْا "

آپؐ کا شفاعت کو اختیار فرمالینا

(۱)۔ وعن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عندربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ و بین الشفاعۃ فاختبرت الشفاعۃ و ھی لمن مات لایشر ک باللہ شیئا۔
(رواہ ترمذی وابن ماجہ مشکوٰۃ المصابیح)

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا۔ اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ دو باتوں میں سے ایک پسند کرلیں یا تو آپ کی نصف امت جنت میں داخل کردی جائے گی یا آپ شفاعت اختیار کرلیں۔ میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ اس شخص کے لئے ہے جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرتا ہو۔
مشکوۃ شریف مترجم ۵۳۵۹ / ۳۰ بحوالہ ترمذی وابن ماجہ

پہلے شافع و مشفع

(ب)۔ وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اناقائدالمرسلین ولافخر وانا خاتم النبیین ولافخر وانا اول شافع و مشفع ولافخر
(رواہ دارمی۔ مشکوۃ المصابیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر فخر نہیں۔
(مشکوۃ مترجم ۵۵۱۵ / ۲۴ بحوالہ دارمی)

اہل کبائر کی شفاعت

(ج)۔ وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔
(رواہ ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ عن جابر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت کے بڑے گنہگاروں کے لئے ہے۔
اردو مشکوۃ مترجم ۵۳۵۸ / ۲۹ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد اور ابن ماجہ جنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

Marfat.com

ایک نبی کے لیے ایک مقبول دعا

عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبات دعوتی شفاعۃ لامتی الی یوم القیامۃ فھی نائلۃ ان شاء اللہ من مات من امتی لایشرک باللہ شیئا
(رواہ مسلم والبخاری اقصر منہ)
مشکوۃ (۱/۲۱۱۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک دعا ہے جو قبول کی جاتی ہے۔ ہر نبی نے اپنی دعا میں جلدی کی۔ میں نے اپنی دعا چھپا رکھی ہے۔ امت کی شفاعت کے لئے قیامت تک۔ یہ اس شخص کو جو میری امت سے مرا اور اس نے اللہ کے ساتھ شریک نہیں کیا ہو، پہنچنے والی ہے۔ (اس کو مسلم نے روایت کیا۔ بخاری کی روایت اس سے کم تر ہے۔)

آپؐ خدا کی رحمت ہیں

وَمَآ اَرسلنک الا رحمۃ للعالمین (۱۰۷) ۲۱۔ سورہ انبیاء۔ آیت ۱۰۷۔
ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر سارے جہاں کے لئے رحمت بنا کر۔

فقط رحمت ہی رحمت

(۱) ہم نے تم کو نہیں بھیجا مگر جہاں کے لئے رحمت بنا کر یعنی سب کے لئے آپ کو رحمت کیا ہے۔ تو جن لوگوں نے اس سراپا رحمت کو قبول نہ کیا وہ بد بخت جہنم کے مستحق ہوئے۔ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ مشرکوں پر بد دعا نہیں فرماتے تو آپ نے فرمایا میں لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا میں تو فقط رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم۔ از ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

اگر کہا جائے کہ کافروں کو آپ سے کیا رحمت پہنچی تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اس کے لیے دنیا اور آخرت میں رحمت پوری ہوئی اور جس نے آپ کی اتباع نہیں کی تو خسف (بستیوں کا دھنسا دیا جانا) و مسخ (چہروں کا بگاڑ دیا جانا) وقذف (پتھروں کا برسانا) جس میں دوسری امتیں مبتلا ہوتی تھیں یہ بچ گیا۔ (ابن جریر، ابی حاتم، ابن مردویہ، طبرانی و بیہقی دلائل میں)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انما انا رحمت مھداہ۔ یعنی میں رحمت ہدیہ بھیجا گیا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پانچ نام ہیں۔

میں محمد و احمد ہوں اور میرا نام ماحی ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو کر دے گا اور میرا نام حاشر ہے کہ میرے ہی قدموں پر لوگوں کا حشر ہو گا اور میرا نام عاقب ہے۔

Marfat.com

غرض کہ آپ کی ذات پاک جن وانس بلکہ تمام مخلوق کے لئے رحمت ہے۔ مومنوں کے لئے ہدایت، منافقوں کے لئے قتل سے امن، کافروں کے لئے تاخیر عذاب۔ چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا۔ وماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ یعنی اللہ ان کو عذاب نہیں کرے گا درحالیکہ تم (اے نبی) ان میں ہو۔

اس آیت میں کس قدر آپ کے مرتبہ کو ظاہر فرمایا کہ۔

دوست تو دوست بطفیل آپ کے دشمنوں سے بھی عذاب دور فرمایا۔ (ماخوذ از تفسیر قادری۔ تفسیر سورہ انبیاء صفحہ ۶۷۸ از مولانا حافظ سید شاہ محمد عمر حسینی قدس سرہ)۔

سارے جہاں کے لیے رحمت

یعنی آپ تو سارے جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اگر کوئی بد بخت اس رحمت عامہ سے خود متنفع نہ ہو تو یہ اس کا قصور ہے۔ آفتاب عالم تاب سے روشنی اور گرمی کا فیض ہر طرف پہنچتا ہے لیکن اگر کوئی اپنے اوپر تمام دروازے بند کر لے تو یہ اس کی دیوانگی ہوگی۔ آفتاب کے عموم فیض میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔

اور یہاں تو رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا حلقہ فیض اس قدر وسیع ہے کہ جو محروم القسمت مستفید ہونا نہ چاہے اس کو بھی کسی نہ کسی درجہ میں بے اختیار رحمت کا حصہ پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ علوم نبوت اور تہذیب وانسانیت کے اصول کی اشاعت عام سے ہر مسلم و کافر اپنے اپنے مذاق کے مطابق فائدہ اٹھاتا ہے۔

نیز حق تعالی نے وعدہ فرمالیا ہے کہ پہلی امتوں کے برخلاف اس امت کے کافروں کو عام اور مستاصل عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا۔ میں تو کہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عام اخلاق کے علاوہ جن کافروں پر آپ جہاد کرتے تھے وہ بھی مجموعہ عالم کے لئے سراسر رحمت تھا کیونکہ اس کے ذریعہ سے اس رحمت کبری کی حفاظت ہوئی تھی جس کے آپ حامل بن کر آئے تھے اور بہت سے اندھے جو آنکھیں بنوانے سے بھاگتے تھے اس سلسلے میں ان کی آنکھوں میں خواہ مخواہ ایمان کی روشنی پہنچ جاتی۔ (تفسیر مولانا شبیر عثمانی)

جب تک آپ ان میں ہیں

وَمَاكَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ
(۸۔ سورہ انفال آیت ۳۳)

اور اللہ کا کام نہیں ہے کہ عذاب کرے جب تک کہ (اے محبوب) تم ان میں ہو۔

اللہ کی مہربانی

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ
(۳۔ سورہ آل عمران۔ آیت (۱۵۹)

تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے (اے محبوب) تم ان کے لئے نرم دل ہوئے

Marfat.com

رحمت سے ناامید مت ہو

(۱)۔ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَتِ اللّٰهِ
(۳۹۔ سورہ زمر آیت ۵۳)

اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔

کنز مخفی

آپ سے سب کو ملا ہے کنز مخفی کا پتہ

۴۔ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرِفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ۔ (حدیث قدسی)

آپ سے ظاہر ہوئے انوار حق سبحانہ

میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں میں نے مخلوق کو پیدا کیا۔

(مقاصد الاسلام حصہ سوم صفحہ ۱۳ از فضیلت جنگ شیخ الاسلام مولانا انوار اللہ فاروقی قدس سرہ بانی جامعہ نظامیہ حیدرآباد)

وصف رؤفی ورحیمی

مرحبا وصف " رؤفی ورحیمی " آپ میں

میرے آقا پر ہوئی ہے ختم شان " عَبْدُہٗ "

لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ۔ (سورہ توبہ آیت ۱۲۸)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے۔ تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے لئے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔
(ترجمہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ)

اس آیت کریمہ میں لفظ "عبدہ۔ (اپنے بندے) کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت سید شاہ عمر حسینی قادری خلیق قدس سرہ العزیز تفسیر قادری میں تحریر فرماتے ہیں۔

پھر بندے بھی کیسے کہ کل صفات اور جمیع معانی سے اپنے آقا کی بندگی کرنے والے جب ہی تو سید العباد ہوئے۔ جو کچھ آپ کا تھا اللہ ہی کا تھا۔ اللہ نے بھی آپ کو سب کچھ دیا۔ جامع ترمذی میں ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی و لواء الحمد یومئذ بیدی (الخ)

یعنی عزت وکرامت اور تمام کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لوائے حمد بھی اس دن میرے ہاتھ ہوگا۔

اگر کوئی کہے کہ یہ کنجیاں تو آخرت میں ملیں گی یہاں تو نہیں ملیں تو اس کو چاہئے کہ مشکوٰۃ کی متفق علیہ حدیث سماعت کرے۔

اوتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی (مختصراً)

یعنی میرے پاس زمین کے خزانے کی کنجیاں لائیں گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ (الخ)۔

میرے مرشد (سید محمد صدیق محبوب اللہ قدس سرہ) نے خوب کہا ہے۔

اللہ اللہ تم نے پایا ہے بندگی میں مزہ خدائی کا

(تفسیر قادری۔ سورہ بنی اسرائیل ص ۷،۶)

Marfat.com

عبدہ ورسولہ

٦ - (ا) - اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

بندہ پیغمبر یا پیغمبر بادشاہ

(ب) عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو شئت لسارت معی جبال الذھب جاءنی مَلَکٌ و ان حجزتہ لتساوی الکعبہ فقال ان ربک یقرء علیک السلام ویقول ان شئت نبیا عبداو ان شئت نبیا مَلِکًا فنظرت الی جبرائیل فاشار الی ان ضع نفسک و فی روایتہ ابن عباس فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جبرئیل کالمستشیر لہ فاشار جبرائیل بیدہ ان تواضع فقلت نبیا عبدا قالت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذالک لا یاکل متکیا یقول اکل کما یاکل العبد و اجلس کما یجلس العبد۔

رواہ شرح السنۃ - مشکوۃ شریف جلد دوم - (۵۵۸۶ / ۳۵) - مشکوہ مترجم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس کی کمر کعبہ کے برابر تھی۔ پھر اس نے کہا آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو " بندہ پیغمبر" ہونا پسند کرلیں یا " پادشاہ پیغمبر"۔ میں نے جبرئیل کی طرف دیکھا۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کی غرض سے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا۔ انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کیجئے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا۔ میں بندہ نبی ہونا پسند کرتا ہوں۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر کھانا نہ کھاتے تھے۔ فرماتے میں اس طرح کھاتا ہوں جس طرح غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح غلام بیٹھتا ہے۔

مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک مصاحبت

٦ - (ج) - سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ۔

(۱۷ - سورہ بنی اسرائیل آیت - ۱)

وہ پاک ہے جو اپنے بندے (سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مصاحب ہوکر تھوڑی سے رات میں مسجد محترم (مکہ) سے مسجد اقصی (بیت المقدس) تک لے گیا ایسی مسجد کے ہم نے اس کے گرداگرد برکت دی ہے تاکہ ہم ان کو اپنی قدرت کے نمونے دکھائیں۔ البتہ وہ دیکھنے والا سننے والا ہے۔

Marfat.com

خوشنودی خدا کو منظور ہے

۶(د) بندے بھی ایسے کہ ان کی خوشنودی خدا کو مقصود۔ ولسوف یعطیک ربک فترضی قرآن میں موجود ہے۔ یعنی ہاں البتہ تمہارا پروردگار تم کو ایسا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ۔
(تفسیر قادری۔ سورہ بنی اسرائیل ص ۷)

سمت سجدہ کا تعین آپؐ کی مرضی سے

وہ "عبد" ایسے کہ بلوائے گئے ہیں عرشِ اعظم پر ہوا ہے ان کی مرضی سے تعین سمتِ سجدہ کا
(نصر الحق)

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ ط
سورہ بقرہ آیت۔ (۱۴۴)

ہم بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا دیکھ رہے ہیں تو ہم ضرور تم کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو۔

تم میں اللہ کے رسول ہیں

دیکھنا ہاں دیکھنا ہم میں رسول اللہ ہیں بے خبر تھے ہم ہوا ارشاد باری "وَاعْلَمُوْا"
۷۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
(۴۹۔ سورہ حجرات۔ آیت ۷)

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں۔

آپؐ کا ذکر سب سے ارفع

ذکر خیر الانبیاء "ارفع" ہے سب کے ذکر سے انبیاء کا ذکر بھی حکم خدا ہے "اُذْكُرُوْا"۔

ذکر بلند فرمایا

۱۔ ورفعنالک ذکرک۔ (۹۴۔ سورۃ الانشراح آیت۔ ۴)

اور ہم نے آپ کے لئے آپ کا ذکر بلند کیا۔

(۱) حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مراد یہ ہے کہ اذان میں، منبروں پر اور خطبوں میں۔ اگر کوئی حق تعالیٰ کی عبادت کرے، ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار ہے وہ کافر ہی رہے گا۔

قتادہ نے کہا۔ اللہ نے آپ کا ذکر دنیا اور آخرت میں بلند فرمایا، ہر خطیب ہر تشہد پڑھنے والا اشھد ان لا الہ الا اللہ کے ساتھ ہی اشھد ان محمداً رسول اللہ پکارتا ہے۔

Marfat.com

بعض مفسرین نے فرمایا آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالی نے انبیاء سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا۔ (تفسیر سید محمد نعیم الدین مراد آبادی)

اشارہ میثاق النبیین کی طرف ہے جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔ (نصر الحق)۔

افضل و اعلیٰ چیز، ذکر کے ساتھ ذکر

(ب) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اعلی وارفع صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جب آسمانوں اور زمین (کی سیر) سے (معراج میں) فارغ ہوا تو معروضہ کیا۔

اے میرے پروردگار! مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسے نہیں ہوئے جن کی کچھ نہ کچھ تکریم وتوقیر فرمائی گئی۔ چنانچہ ابراہیم کو خلیل اور موسی کو کلیم بنایا، اور پہاڑوں کو داؤد کا تابع فرمایا، اور ہوا اور شیاطین کو سلیمان کا تابع قرار دیا، اور عیسی کی خاطر مردوں کو زندہ کیا۔ پھر مرے مالک آپ نے میرے لئے کیا تجویز فرمائی۔

اس پر ارشاد الہی ہوا۔

کیا ہم نے آپ کو ان سب سے افضل و اعلی چیز نہیں دی؟ وہ یہ کہ جہاں ہمارا ذکر آیا ساتھ ہی آپ کا ذکر بھی آتا رہے گا۔ اور آپ کی امت کے سینوں کو کتاب اللہ کا گنجینہ اور خزینہ بنایا جو قرآن کو (بن دیکھے) زبانی پڑھتے رہیں اور یہ فضیلت ہم نے کسی امت کو نہیں بخشی۔ نیز ہم نے اپنے عرش کے خزانوں سے ایک زبردست خزانہ لاحول ولاقوہ الا باللہ یعنی " نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچانے کی قوت اللہ سبحانہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں " بخش دیا۔ (تفسیر قادری۔ ۴ ۹ سورہ انشراح۔ بحوالہ ابو نعیم)۔

درود شریف رفع ذکر

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفع ذکر کی ایک صورت درود شریف ہے۔ ارشاد باری ہے۔ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی۔ یاایھا الذین آمنو اصلو اعلیہ وسلمو اتسلیما۔ (تفسیر قادری۔ سورہ انشراح۔ ص ۱۲ ۳ ۳)۔

نوٹ۔ یہ آیت کریمہ سورہ احزاب کی (56) ویں آیت ہے۔ تفصیلات آگے آرہی ہیں۔

(د) درود شریف سے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند فرمایا گیا ہے وہیں اس کی برکت سے اس کو پڑھنے والے کے درجے بھی بلند فرمائے جاتے ہیں۔

(ہ) نیز آپ کا ذکر شریف اگلی تمام کتابوں اور صحیفوں میں فرمایا گیا اور انبیاء سابقین صلوت اللہ وسلا مہ اجمعین اور ان کی امتوں کو حکم ہوا کہ آپ ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کا عہد لیا۔ (تفسیر قادری)

(و) تفسیر قادری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند فرمانے کے تعلق سے مزید تفصیلات دیتے ہوئے شیخ الاسلام سید محمد پادشاہ حسینی لئیق قدس سرہ العزیز سورہ الم نشرح کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

Marfat.com

دس درجہ بلند فرمایا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوٰت و حطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجت۔ (رواہ نسائی)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک بار مجھ پر درود بھیجے گا تو اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کے دس گناہ بخشے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔ ۸۶۱ / ۴ (مشکوہ مترجم۔ درود اور اس کی فضیلت کا بیان)

حق تعالی کی طرف سے دس مرتبہ رحمتیں

وعن ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجھہ فقال انہ جاءنی جبرئیل فقال ان ربک یقول اما یرضیک یا محمد ان لایصلی علیک احد من امتک الاصلیت علیہ عشرا ولایسلم علیک احد من امتک الاسلمت علیہ عشرا

(رواہ نسائی ودارمی)

مشکوۃ شریف ۱۰/ ۸۶۷

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس حالت میں کہ خوشی آپ کے چہرہ (انور) پر تھی۔ فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ اس بات سے راضی نہیں کہ جو کوئی آپ کی امت میں سے ایک بار درود بھیجے میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور کوئی امتی آپ پر ایک سلام بھیجے میں اس پر دس سلام بھیجوں۔

اطاعت کے ساتھ اطاعت

" پھر اسی پر اکتفا نہیں بلکہ اللہ سبحانہ کی اطاعت کے ساتھ اطاعت رسول کا بھی حکم ہوا۔ " اطیعو اللہ واطیعو الرسول اللہ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول کی بھی اطاعت کیا کرو۔ بلکہ اس سے ترقی کر کے یہ بتا دیا گیا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

پھر اطاعت و اتباع رسول کو اللہ سبحانہ کی محبت کا ذریعہ قرار دیا۔ ارشاد ہے " قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ (اے نبی کریم) آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سبحانہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ سبحانہ تعالی تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔

یہ مضمون بہت وسیع ہے۔ یہاں اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ۔ " بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ (تفسیر قادری صفحہ ۳۱۳)

انبیاء علیھم السلام کی میلاد کا ذکر

۹۔ انبیاء کا ذکر بھی حکم خدا ہے " اذکروا "۔

(۱) اذکروا نعمتہ اللہ علیکم اذجعل فیکم انبیاء۔ (پ۵۔ سورہ مائدہ۔ آیت ۲۰)

اللہ کی نعمت کا ذکر کرو جبکہ اس نے تم میں انبیاء بھیجے۔

Marfat.com

پیر کے دن روزہ اور اس کا سبب

پیر کے دن آپ کیوں روزہ ہیں جب پوچھا گیا

۱۱۔ وعنہ (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت و فیہ انزل علی
رواہ مسلم مشکوۃ المصابیح ۱۰/۱۹۴۵

ہے وضاحت میں وہیں "فیہ ولدت" دیکھ تو
ان ہی سے (یعنی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن کے روزے کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا اس دن میں پیدا ہوا ہوں اور اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی۔ (مسلم)

(ج) عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم الاثنین والخمیس
رواہ ترمذی و نسائی
(۱۹۵۵/۲۰ مشکوہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے۔

یوم ولادت اور روزہ

(ب) یہاں اس امر کا احتمال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے سبب یا پیر کے دن روزہ رکھنے کے استحباب کے سبب کے بارے میں سوال کیا گیا۔ دونوں صورتوں میں اس دن روزہ رکھنے کا سبب و باعث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک اور دین و شریعت کی نعمت کے شکرانے کو قرار دیا گیا۔
اشعتہ اللمعات شرح مشکوہ از شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز

جشن میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ سے بڑھ کر خدا کی کوئی بھی رحمت نہیں — جشن میلاد نبی کی اصل ہے "فلیفرحوا"۔
بولہب جس باب میں حبط عمل سے بچ گیا — اس عمل سے روکتا ہے واعظ بیمار تو

قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا (۱۰ سورہ یونس آیت ۵۸)۔
تم کہو خدا کے فضل اور اس کی رحمت کی (اے مومنو!) خوشیاں مناؤ۔

(۱) ہم تو امر "اذکروا" اور "فلیفرحوا" پر عمل کرتے ہیں سارا قرآن بھرا پڑا ہے ذکر میلاد آدم علیہ السلام، موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام سے۔
(درس القرآن۔ بحر العلوم محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت قدس سرہ)

58737

Marfat.com

ابولہب کا حبط عمل سے بچنا

۱۵۔ کفار نے بھی ولادت باسعادت کی خوشیاں منائیں تو کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہی کر لیا۔ چنانچہ بخاری جلد دوم کتاب النکاح باب " وامھاتکم التی ارضعنکم ومایحرم من الرضاعتہ ۔ (اور تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور جو دودھ پلانے سے حرام ہوئیں) میں ہے۔

فلما مات ابو لھب اریہ بعض اھلہ بشر هیئتہ قال لہ ماذا لقیت قال ابو لھب لم الق بعدکم خیرا انی سقیت فی هذہ بعتاقتی ثویبہ

جب ابولہب مر گیا تو لوگوں نے اسے خواب میں برے حال میں دیکھا۔ پوچھا کیا گزری۔ ابولہب نے کہا کہ تم سے علحدہ ہو کر مجھے خیر نہیں نصیب ہوا۔ ہاں مجھے اس (کلمہ کی) انگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

بات یہ تھی کہ ابولہب حضرت عبداللہ کا بھائی تھا۔ اس کی لونڈی ثویبہ نے اس کو خبر دی کہ آج تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند پیدا ہوا۔ اس نے اس خوشی میں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں) اس لونڈی کو انگلی کے اشارے سے کہا کہ جا تو آزاد ہے۔

یہ (یعنی ابولہب) سخت کافر تھا جس کی برائی قرآن شریف میں آئی ہے مگر اس خوشی کی برکت سے اللہ نے اس پر یہ کرم کیا۔ (جاء الحق از مفتی احمد یار خاں رحمتہ اللہ علیہ)

۱۵۔ (ب)۔ اس واقعہ میں میلاد منانے والوں کی بڑی دلیل ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی شب میں خوشیاں مناتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں۔ یعنی۔

ابولہب جو کافر تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں باندی کو آزاد کرنے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو محبت اور خوشی بھرا ہوا ہو اور مال خرچ کرتا ہو۔ لیکن چاہئے کہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں یعنی گانوں اور حرام باجوں سے خالی ہو۔

(مدارج النبوہ (فارسی) جلد دوم وصل ۲۴۔ از حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز۔ یہاں ترجمہ درج کیا گیا ہے)۔

(د) یہاں جس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلانی ہے وہ یہ ہے کہ کافروں کے نیک عمل حبط کر لئے جاتے ہیں مگر میلاد شریف کی خوشی پر باندی کا آزاد کرنا نہ صرف پسند کیا گیا بلکہ ابولہب جیسے سخت کافر کو بھی اس کی جزاء دی گئی اور دی جا رہی ہے۔ (نصر الحق)

Marfat.com

ہم موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ مستحق ہیں

یوم موسی اور خوشیاں اور پھر " نحن احق "۔
نحن احق   ہم زیادہ مستحق ہیں

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیہود صیاما یوم عاشوراء فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماھذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسی وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسی شکرا فنحن نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسی منکم فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ۔

(متفق علیہ)   (اس کو مسلم اور بخاری نے روایت کیا)
(اردو) مشکوٰۃ مترجم ۱۹۶۶/ ۳۱)

پھر اضافہ پر اضافہ ہو رہا ہے " صامہ
صامہ   آپ نے روزہ رکھا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ تشریف لائے۔ یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو۔ یہودیوں نے کہا یہ بہت بڑا دن ہے۔ اللہ تعالی نے اس دن موسی اور ان کی قوم کو بچایا اور فرعون اور اس کی قوم کو ڈبویا۔ موسی علیہ السلام نے اس دن شکر کے طور پر روزہ رکھا۔ ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم موسی کے ساتھ تم سے زیادہ مستحق ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(۱) بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے سنا کہ روز عاشورہ روز نجات موسی ہے تو آپ نے فرمایا۔ نحن احق بموسی منکم ہم بہ نسبت تمہارے موسی علیہ السلام کے زیادہ مستحق ہیں۔ پھر آپ نے بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ کا حکم دیا۔ تو کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تولد سے ساری دنیا کے دوزخ سے نجات پانے کی خوشی منانے کے ہم مستحق نہیں؟

بے شک ہیں۔ ہر قوم اپنے بزرگ کے میلاد یا موت کی یادگار مناتی ہے اور اجتماع کرتی ہے تاکہ ان بزرگوں کے حالات سے واقف ہو کر ان کی پیروی کرے۔ اس سے عمل کی طرف راہ نکلتی ہے۔ دنیا دار اپنے اہم واقعات کی یاد مناتے ہیں اور اس کا مظاہرہ اسی اصول پر کرتے ہیں۔ اس سے دنیا یا دین کا فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا ہماری قوت تمیز ہے۔ درس القرآن صفحہ ۶۰ تفسیر سورہ فاتحہ بحر العلوم مولانا محمد عبد القدیر حسرت صدیقی قدس سرہ العزیز۔

ذخیرہ

Marfat.com

آپؐ مومنوں کی ذات سے اولیٰ ہیں

مومنوں کی ذات سے اولی نبی ہیں دیکھنا آپ ہی کا قرب ہے ایماں کی بود و نمو

النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھتھم

نبی بہ نسبت مومنوں کے ان کی ذات سے اولی ہیں اور نبی کی بی بیاں ان کی مائیں ہیں۔

(۳۳۔ سورہ احزاب آیت کریمہ۔ ۶)

(ا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مومنوں کے حق میں ان کی ذات سے مقدم واولی ہونا۔ اس لئے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم کریں وہ عین اصلاح و فلاح ہے اور نفس کا حکم باعث شقاوت ہے تو چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بندے کے پاس اس کے نفس کے بہ نسبت زیادہ دوست ہوں۔ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان سے زیادہ عزیز اور محبوب رکھنا ضروری ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی ایمان والا نہ ہوگا یہاں تک کہ میں اس کے والد واولاد و جان و مال سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔ (تفسیر قادری۔ صفحہ ۱۴۴۳)

جو قرض چھوڑے میرے پاس آئے

(ب) یہ بھی آپ نے فرمایا کوئی مومن نہیں مگر یہ کہ میں اس کے پاس دنیا اور آخرت میں سب سے اولی ہوجاؤں اور تمہارا جی چاہے تو آیت "النبی اولی بالمومنین" کو پڑھو۔ پس جو مومن انتقال کے وقت مال چھوڑے تو اس کے عصبات کے واسطے ہے یعنی اس کے وارث جو کوئی ہوں موافق حکم الہی لے لیں اور جو شخص اپنے پر قرض چھوڑے تو وہ میرے پاس آئے۔ میں ہی اس کا متولی ہوں۔ (تفسیر قادری صفحہ ۱۴۴۳)

اطاعت واجب

(ج) یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

دنیا اور دین کے تمام امور میں، اور نبی کا حکم ان پر نافذ اور نبی کی اطاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجب الترک۔

یا یہ معنی ہیں کہ نبی مومنین پر ان کی جان سے زیادہ رافت و رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور نافع تر ہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مومن کے لئے دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ اولی ہوں۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو النبی اولی بالمومنین۔ (تفسیر مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

نبی اللہ کے نائب

٭٭٭ نبی نائب ہے اللہ کا۔ اپنی جان اور مال میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا چلتاہے۔ اپنی جان دہکتی آگ میں ڈالنی جائز نہیں لیکن اگر نبی حکم کرے تو فرض ہے۔ (تفسیر حضرت شاہ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ)

ایمان آفتاب نبوت کی شعاع

(۵) مومن کا ایمان اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک شعاع ہے اس نور اعظم کی جو آفتاب نبوت سے پھیلتاہے۔ آفتاب نبوت پیغمبر علیہ الصلوہ والسلام۔ بنابریں مومن (مِنْ حیث ھو مُومِنٌ) اگر اپنی حقیقت سمجھنے کے لئے حرکت فکری شروع کرے تو اپنی ایمانی ہستی سے بیشتر اس کو پیغمبر علیہ السلام کی معرفت حاصل کرنی پڑے گی۔ اس اعتبار سے کہہ سکتے ہیں کہ نبی کا وجود مسعود خود ہماری ہستی سے زیادہ ہم سے نزدیک ہے اور اگر روحانی تعلق کی بنا پر کہہ دیا جائے کہ مومن کے حق میں نبی بمنزل باپ کے بلکہ اس سے بھی بمراتب بڑھکر ہیں تو بالکل بجا ہو گا۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے "اِنَّما انا لکم بمنزلتہ الوالد" (بے شک میں تمہارے لیے تمہارے باپ کی طرح ہوں)

اور ابی بن کعب کی قراءت میں آیت ہذا "النبی اولی بالمومنین" کے ساتھ " وھواب لھم"۔ (یعنی وہ ان کے باپ ہیں) کا جملہ اسی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔ باپ بیٹے کے تعلق میں غور کرو تو اس کا حاصل۔ یہی نکلے گا کہ بیٹے کا جسمانی وجود باپ کے جسم سے نکلا ہے اور باپ کی تربیت و شفقت طبعی اوروں سے بڑھ کر ہے۔

لیکن نبی اور امتی کا تعلق کیا اس سے کم ہے ؟

یقیناً امتی کا ایمانی اور روحانی وجود نبی کی روحانیت کبری کا ایک پرتو اور ظل ہوتا ہے اور جو شفقت و تربیت نبی کی طرف سے ظہور پذیر ہوتی ہے ماں باپ تو کیا تمام مخلوق میں اس کا نمونہ نہیں ملتا۔ باپ کے ذریعہ سے اللہ تعالی نے ہم کو عارضی حیات عطاء فرمائی تھی لیکن نبی کے طفیل ابدی و دائمی حیات ملتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم ہماری وہ ہمدردی اور خیر خواہانہ شفقت و تربیت فرماتے ہیں جو خود ہمارا نفس بھی اپنی نہیں کر سکتا۔ اس لئے پیغمبر کو ہماری جان و مال میں تصرف کرنے کا وہ حق پہنچتا ہے جو دنیا میں کسی کو حاصل نہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں۔

نبی نائب ہے اللہ کا۔ اپنی جان و مال میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا چلتا ہے۔ اپنی

Marfat.com

جان دہکتی آگ میں ڈالنا روا نہیں لیکن اگر نبی حکم دے دے تو فرض ہو جائے۔
انہیں حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے احادیث میں فرمایا۔
تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک باپ، بیٹے اور سب آدمیوں، بلکہ اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (تفسیر از مولانا شبیر احمد عثمانی)

ایمان والوں کی تخصیص کیوں

۱۶۔ (و)۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والوں کے لئے خود ان کی جان سے زیادہ عزیز اور قریب ہیں۔ غور کیجئے کہ "اولی بالمومنین من انفسھم" میں ایمان والوں کی تخصیص صرف اس لئے ہے کہ ایمان نور ہے۔ نور ہدایت ہے، اور نور ہی نور سے متصل ہوا کرتا ہے۔
اسی لئے ایمان والوں پر نبی کی تکریم مطلقا اور بدرجہ کمال واجب ہوئی۔
(قیام و سلام از سید عماد الدین قادری حسن مدظلہ العالی۔ کراچی۔ پاکستان)۔

خواہش نفس کا دین کے تابع ہونا

(ز)۔ وعن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ۔
شرح السنۃ میں اسے نووی نے روایت کیا۔
مشکوۃ (۱۵۹/۲۸)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لایا ہوں۔

جب تک کہ آپ سب سے زیادہ عزیز نہ ہو جائیں

(ح)۔ عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔
(متفق علیہ۔ مشکوۃ ۵/۵۰)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے باپ، اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں

ہاں اب اے عمرؓ

(ط)۔ عن عبداللہ بن ھشام قال کنا مع النبی صلی اللہ وعلیہ وسلم وھو آخذ بید عمر بن الخطاب فقال لہ عمر یارسول اللہ لانت احب الی من کل شئی الا من نفسی فقال لا والذی نفسی بیدہ

عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ عمرؓ کا ہاتھ ہاتھ میں لئے ہوئے تھے عمرؓ نے آپ سے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ مجھے اپنی جان کے سوا سب سے زیادہ عزیز ہیں۔

Marfat.com

حتی اکون احب الیک من نفسک فقال انک الان واللہ احب الی من نفسی فقال الان یاعمر۔
(رواہ البخاری)

آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک تم کو میں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر نے عرض کیا۔ اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے فرمایا ہاں۔ اب اے عمر

برادری اور سوداگری سے زیادہ عزیز رکھنا

قل ان کان آباء کم و ابناء کم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ ط۔ واللہ لایھدی القوم الفسقین ۝
(سورۃ التوبہ آیت کریمہ (۲۴)

آپ کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہاری برادری اور مال جو تم کماتے ہو اور سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جس کو تم پسند کرتے ہو تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے اور اللہ نافرمانوں کو راستہ نہیں دیتا۔

وہ رسول اللہ ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ہے زباں و دل پہ یکساں وہ رسول اللہ ہیں
جانئے کب آپ مل جائیں گے رہنا باوضو

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(یاد رکھئے ایمان کے لئے زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق ضروری ہے۔ اب اگر خدا نہ کرے کسی کو محمد رسول اللہ (محمد اللہ کے رسول ہیں) (صلی اللہ علیہ وسلم) کہنے میں تردد ہو تو وہ اپنا مقام سمجھ لے۔)

آپؐ اللہ کی رحمت ہیں تمام لوگوں کے لیے

آپ ہیں اللہ اکبر "رحمتہ للعالمین"
آپ کے فیضان کا بہتا ہے دریا چار سو

وما ارسلنک الا رحمتہ للعالمین۔
(۲۱۔ سورہ انبیاء۔ آیت ۱۰۷)

ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمتہ للعالمین بنا کر۔
(تفصیلات سلسلہ ۲ میں گزر چکی ہیں۔ ملاحظہ فرمالی جا سکتی ہیں)۔

Marfat.com

۱۹۔ آپ کے فیضان کا بہتا ہے دریا چارسو
وَمَا ارسلنک الا کافتہ للنّاس بشیر او نذیرا۔ (۳۴۔ سورہ سبا آیت نمبر ۲۸)۔

اور (اے نبی) ہم نے تمہیں نہیں بھیجا سوائے اس کے کہ تم تمام لوگوں کے لئے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہو۔ (۳۴۔ سورہ سبا۔ آیت نمبر ۲۸)

(۱) اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عموم رسالت کی تصریح ہے کہ آپ عرب و عجم سب کے رسول ہیں جس طرح ایک دوسری آیت میں فرمایا۔

قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ تفسیر قادری۔ ص ۱۵۷۔

آپ کہہ دیجئے اے لوگو۔ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (۷۔ سورہ اعراف۔ آیت ۱۵۸)۔

پانچ خاص چیزیں آپؐ کو عطا ہوئیں

یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عموم رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہاں آپ کی امت۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔

۱) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔
۲) میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے نہیں ہوئیں تھیں۔
۳) میرے لئے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابل تیمم) اور مسجد کی گئی جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے۔
۴) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی۔
۵) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی۔

مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ سلسلہ انبیاء ختم کیا گیا۔

(تفسیر نعیمی از مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ)۔

مذکورہ بالا حدیث شریف مشکوہ جلد دوم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے باب میں سلسلہ نمبر ۹/۵۵۰۰ اور ۱۰/۵۵۰۱ پر دیکھی جا سکتی ہے۔ (نصر الحق)

Marfat.com

بارگاہِ قدس میں مجلس درودِ شریف

بارگاہِ قدس میں ہے مجلسِ پاکِ درود
داعیِ محفل ہیں خود اللہ جلّ شانہ
عمر بھر پڑھتا رہوں " سَلِّمُوْ سَلَامًا تَامًّا "
شانِ " تَسْلِیْمًا " سے ہے ممتاز حکمِ " سَلِّمُوْا ۔

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی
بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود رحمت بھیجتے ہیں۔

یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ
اے ایمان والو تم بھی ان پر رحمت بھیجو

وسلموا
اور سلام بھیجو

تسلیما
خوب سلام

۳۳۔ سورہ احزاب آیت ۵۶

اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ساتھ شامل

(۱) قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے۔ نماز، روزہ، حج وغیرہ۔ بہت سے انبیاء علیھم السلام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں۔ ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی فرمائے۔

حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے لیکن کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سید الکونین، فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہ نے صلوہ کی نسبت اولا اپنی طرف اس کے بعد اپنے فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اے مومنو تم بھی درود بھیجو۔

اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنوں کی شرکت ہے۔ پھر عربی داں حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کو "اِنَّ" کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور صیغہ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔

یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر (صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم)

(فضائل درود شریف از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا)

Marfat.com

درود شریف۔ فضائل

اس آیت شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت سید شاہ محمد عمر حسینی خلیق قدس سرہ العزیز تفسیر قادری میں فرماتے ہیں۔

(i) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے مجھ پر درود بھیجا جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے بھی اس پر برابر درود بھیجتے ہیں۔ پس آدمی اس میں سے کم لے یا زیادہ۔(ابن کثیر امام احمد وابن ماجہ)۔

(جملہ آخیر کا مطلب یہ ہے کہ کم لینا بے وقوفی ہے کیونکہ جب اس کی یہ فضیلت معلوم ہوگئی تو آئندہ کسی کو ایسا وظیفہ نہیں ملے گا جس میں ملائکہ اس پر درود بھیجیں)۔

درود پڑھ کر جو کچھ چاہے دعا کرلے

(ii) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا کہ اس نے خدا کی تمجید نہیں کی اور آپ پر درود شریف بھی نہیں پڑھا۔آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے جلدی کی پھر اس شخص کو بلا کر اس سے فرمایا یا کسی دوسرے کو خطاب کیا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو چاہیئے کہ پہلے خدا کی تمجید و ثنا بیان کرے پھر نبی پر درود پڑھ کر جو کچھ چاہے دعا کرے۔(ابن کثیرؒ امام احمد وابوداؤد ونسائی وابن حبان وترمذی وقال حدیث صحیح)۔

ترمذی نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ دعا آسمانوں اور زمینوں کے درمیان میں رہتی ہے۔ چڑھتی نہیں۔ یہاں تک کہ تو اپنے نبی پر درود پڑھے۔ (ابن کثیر)۔ پھر ابن کثیر نے ایک حدیث اسی طرح مرفوع بھی ذکر کی ہے۔

درود بھیجنے والا زیادہ قریب

(iii) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر درود سب سے زیادہ بھیجتا ہے۔(ابن کثیر از ترمذی)

سارا وقت درود کے لیے

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ میں آپ پر کس قدر درود بھیجوں ربع یا نصف یا دو ثلث۔آپ نے فرمایا اور زیادہ کر یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ پھر میں نے کہا میں نے اپنا سارا وقت درود کے لئے کردیا۔آپ نے فرمایا۔اگر ایسا کیا تو تیرے غم دور کئے جائیں گے اور گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(ترمذی)۔

Marfat.com

طویل سجدۂ شکر فضیلتِ درود پر

(v) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل کر چلے۔ میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ نے نخلستان میں داخل ہو کر ایک سجدہ کیا۔ یہ سجدہ اس قدر دراز تھا مجھے خوف ہوا کہ شائد اللہ تعالی نے آپ کو وفات دے کر اٹھالیا۔ میں قریب آکر دیکھنے لگا آپ نے سر اٹھا کر فرمایا "اے عبدالرحمن تجھے کیا ہوا۔ میں نے یہ حال آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھ سے کہا کہ میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجتا ہے میں بھی اس پر درود بھیجتا ہوں اور جو شخص آپ پر سلام بھیجتا ہے میں بھی اس پر سلام بھیجتا ہوں۔ اس لئے میں نے اللہ تعالی کے لئے سجدہ شکر کیا۔ (ابن کثیر بحوالہ امام احمد)۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس بار رحمتیں

(vi) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کے چہرہ مبارک سے سرور ٹپکتا تھا۔ ہم نے عرض کی یارسول اللہ۔ ہم آپ کے چہرہ پر سرور دیکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں میرے پاس فرشتے نے آکر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پر راضی ہوئے کہ آپ کا رب عزوجل فرماتا ہے کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی ایک بار درود بھیجے گا میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا میں نے کہا ہاں میں راضی ہوں۔ (ابن کثیر بحوالہ نسائی)۔

امام احمد نے اس کو دوسرے طریقے سے روایت کیا ہے اور اس میں اس طرح آیا ہے کہ میرے رب عزوجل کی طرف سے ایک آنے والے نے آکر کہا کہ آپ کی امت میں سے جس نے آپ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالی اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس سے دس برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے اور دس بار درود اس پر بھیجتا ہے۔

(vii) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک لینے اور سننے کے وقت ہر بار درود پڑھنا بعض علماء کے پاس واجب ہے مگر اکثر کا یہ قول ہے کہ ایک بار واجب ہے اور بار بار سنت۔ اسی طرح آپ کا نام پاک لکھتے وقت بھی ہر وقت درود شریف لکھنا مستحب ہے۔ اگر لکھنا نہ ہو سکے تو منہ سے بول لیا کرے۔

سخت بخیل کون

حدیث شریف میں ہے البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علی

(رواہ امام احمد و ترمذی والنسائی و ابن حبان والحاکم)

ترجمہ۔ سخت بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پھر اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا (حضرت علی۔ مشکوۃ ۸۶۲/۱۵)

Marfat.com

درود شریف جمع کردہ علامہ نووی

اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی وعلی آل محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم وبارک علی محمد ن النبی الامی وعلی آل محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید و سلم تسلیما کثیرا اکثیرا۔

اے اللہ ترے بندے اور تیرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج جو امی نبی ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور ازواج پر اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجا ہے اور برکت نازل فرما۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو امی نبی ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل و ازواج اور اولاد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ہے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تمام جہاں میں، بے شک تو تعریف کے لائق ہے اور بزرگی والا ہے اور آپ پر خوب خوب سلام بھیج۔

یہ درود شریف تفسیر قادری سے صفحہ ۱۵۳۱ سے نقل کیا گیا ہے جس میں علامہ نووی رحمتہ اللہ علیہ نے کئی احادیث صحیحہ کے الفاظ جمع کر دیئے ہیں۔ تفصیلات تفسیر قادری میں حضرت سید شاہ محمد عمر حسینی خلیق قدس سرہ العزیز نے جمع فرما دیئے ہیں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

گرچہ صدر مرحلہ دورست زپیش نظرم وجھہ فی نظری کل غداہ و عشی

(تفسیر قادری صفحہ ۱۵۳۳)

آپؐ کا تصور

بعض عرفاء نے لکھا ہے کہ درود پڑھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور کرے تاکہ رابطہ قلبی روز بروز ترقی کرتا جائے۔

اس کے ساتھ ہی تفسیر قادری میں حضرت سید شاہ محمد عمر حسینی خلیق قدس سرہ العزیز نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ شریف تحریر فرمایا ہے۔ سورہ احزاب کی تفسیر میں صفحہ ۱۵۳۳ سے ۱۵۴۰ تک حلیہ شریف کی تفصیلات ملاحظہ کرنے کا شرف حاصل کیا جا سکتا ہے جس کو سیدی نے ان جملوں پر ختم فرمایا ہے۔ (نصر الحق)

آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ کے اول اور بعد جمال وکمال میں آپ کے مانند کسی کو نہیں دیکھا (شمائل ترمذی) صلی اللہ علیہ و آلہ بقدر حسنہ وجمالہ۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ کے حسن و جمال ظاہری و باطنی کی نسبت کیا اچھا کہا ہے۔

Marfat.com

واحسن منک لم ترقط عینی واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرا عن کل عیب کانک قد خلقت کما تشاء

میری آنکھ نے آپ سے خوبصورت کبھی نہیں دیکھا۔ عورتوں نے آپ سے زیادہ حسین نہیں جنا
آپ تمام عیبوں سے پاک پیدا ہوئے ۔۔ گویا کہ آپ اپنی مرضی کے موافق پیدا ہوئے ۔

تمہیں سے پیدا شناخت کرلے

قبر میں آپ کی شناخت پر سوال کا اختتام

وہ ذرہ ذرہ میں جلوہ گر ہیں تمہیں سے پیدا شناخت کرلے
لحد میں ان کی شناخت پر ہی سوال کا اختتام ہوگا

(سید علی حسینی علی)

وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذاوضع فی قبرہ و تولی عنه اصحابه انه یسمع قرع نعالهم اتاہ ملکان فیقعد انه فیقولان ماکنت تقول فی هذا الرجل لمحمد صلی الله علیه وسلم . فاما المومن فیقول اشهدانه عبد الله و رسوله فیقال له انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک الله به مقعدا من الجنه فیرا هما جمیعاً واما المنافق و الکافر فیقال له ماکنت تقول فی هذا الرجل فیقول لاادری کنت اقول مایقول الناس فیقال له لادریت ولا تلیف و یضرب بمطارق من حدید ضربة فیصیح صیحة یسمعها من یلیه غیر الثقلین

(متفق علیه و لفظه البخاری)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یقیناً جس وقت بندہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی قبر پر سے لوٹ

Marfat.com

جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تم اس شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا کہتے ہو۔ اگر وہ مومن ہے تو کہتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس شخص سے کہا جاتا ہے تو اپنے دوزخ کے ٹھکانے کو دیکھ لے جس کو اللہ تعالی نے جنت کے ٹھکانے سے بدل دیا۔ وہ دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے۔ اور جب منافق اور کافر سے یہی سوال کیا جاتا ہے کہ تو اس شخص (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق کیا کہتا ہے وہ کہیگا میں نہیں جانتا جو کچھ لوگ کہتے تھے میں بھی کہتا تھا پس کہا جائیگا نہ تو نے کچھ جانا نہ پڑھا۔ اسے لوہے کے گرزوں سے مارا جاتا ہے وہ چلاتا ہے جسے اس سے نزدیک جنوں اور انسانوں کے سوا سب سنتے ہیں۔

(امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے اس کی روایت کی۔ البتہ الفاظ امام بخاری کے ہیں)

آپ پر سلام ہو مکمل سلام

عمر بھر پڑھتا رہوں "سلم سلا ماتاما"۔ ۲۳

سلم سلا ماتاما۔ آپ پر سلام ہو مکمل سلام۔

یہ درود ناریہ کا ٹکڑا ہے۔ جس کے فضائل بے شمار ہیں۔ پیر ومرشد شیخ الاسلام سید محمد پادشاہ حسینی قادری لئیق رحمتہ اللہ علیہ ادعیہ ماثورہ میں تحریر فرماتے کہ اگر اس درود شریف کو جماعت کے ساتھ پڑھیں تو (۴۴۴۴) مرتبہ ایک جلسہ میں۔ تنہا ہو تو جس قدر ممکن ہو سکے پڑھیں۔ بہت ہی برکات و فیوض حاصل ہوں گے۔ اور صبح و شام گیارہ مرتبہ پڑھنے سے رزق میں کشائش ہوتی ہے۔

Marfat.com

درود ناریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَ
تُقْضٰی بِہِ الْحَوَآئِجُ وَ تُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ
الْخَوَاتِمُ وَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی
آلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

اے اللہ رحمت کاملہ اور مکمل سلام بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی وجہ سے مشکلیں دور ہوتی ہیں اور مصائب ٹل جاتے ہیں اور مرادیں پوری ہوتی ہیں اور مقاصد حاصل ہوتے ہیں اور انجام بخیر ہوتا ہے جن کے چہرہ انور کے واسطے سے پانی مانگا جاتا ہے اور آپ کی آل واصحاب پر ہر لمحہ وہر سانس میں تیرے مکمل معلومات کی تعداد کے موافق رحمتیں وسلام نازل فرما۔

میثاق النبین

انبیاء سے عہد لے لیے ہیں "اَقْرَرْنَا" کے ساتھ "ساتھ میں بھی ہوں" سنا دیے ہیں کہہ کر "فَاشْھَدُوْا"

واذ اخذ اللّٰہ میثاق النّبیّٖن لما اٰتیتکم من کتب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ

اور جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کردے تو تم

ط قال ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری	ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیا تم نے اس کا اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔
۲۶۔ قالوا اقررنا	سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔
۲۷۔ قال فاشھدوا	فرمایا۔ اب گواہ رہو
۲۸۔ وانا معکم من الشھدین۔	اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ (آل عمران۔ ۳ آیت ۸۱)

نوٹ۔ سلسلہ نمبر سے تک ایک پوری آیت کریمہ ہے۔ اس آیت شریفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کا تمام انبیاء سے عہد لینے کا ذکر ہے جسے "میثاق النبیین" کہتے ہیں۔

پیغمبروں سے عہد

(۱) عام لوگوں کا تو کیا ذکر ہے، حق تعالی نے خود پیغمبروں سے یہ پختہ عہد لے چھوڑا ہے کہ جب تم میں سے کسی نبی کے بعد دوسرا نبی آئے (جو یقینا پہلے انبیاء اور ان کے کتابوں کی اجمالا یا تفصیلا تصدیق کرتا ہوا آئے گا) تو ضروری ہے کہ پہلا نبی پچھلے کی تصدیق پر ایمان لانے اور اس کی مدد کرے۔ اگر اس کا زمانہ پائے تو بذات خود بھی اور اگر نہ پائے تو اپنی امت کو پوری طرح ہدایت و تاکید کر جائے کہ بعد میں آنے والے پیغمبر پر ایمان لاکر اس کی اعانت اور نصرت کرنا، کہ یہ وصیت کر جانا بھی اس کی مدد کرنے میں داخل ہے۔

اس عام قاعدے سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا عہد بلا استثناء تمام انبیاء سابقین سے لیا گیا ہوگا اور انہوں نے اپنی اپنی امت سے یہی قول و قرار لئے ہوں گے کیونکہ ایک آپ ہی کی مخزن الکمالات ہستی تھی جو عالم شہادت میں سب انبیاء کے بعد جلوہ افروز ہونے والی تھی اور جس کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں تھا۔ اور

آپ ہی کا وجود باوجود تمام انبیاء سابقین اور کتاب سماویہ کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت کرنے والا تھا۔

چنانچہ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اس قسم کا عہد انبیاء سے لیا گیا اور خود آپ نے ارشاد فرمایا اگر آج موسی زندہ ہوتے تو ان کو میری اتباع کے بدوں چارہ نہ ہوتا اور فرمایا کہ عیسی علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو کتاب اللہ (قرآن شریف) اور تمہارے نبی کی سنت پر فیصلہ کریں گے۔

Marfat.com

محشر میں شفاعت کبریٰ کے لئے پیش قدمی کرنا اور تمام بنی آدم کا آپ کے جھنڈے تلے جمع ہونا اور شب معراج میں بیت المقدس کے اندر انبیاء کی امامت کرانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی سیادت عامہ اور امامت عظمیٰ کے آثار میں سے ہے۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد و بارک وسلم۔

(تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی علیہ الرحمۃ)

آپ سب پر شاہد رہیں گے

ہر نبی شاہد رہیں گے اپنی امت پر مگر
آپ شاہد سب پہ ہیں وہ جِئنَابِکَ ہے روبرو

۲۹۔ ویوم نبعث فی کل امۃ شھیدا علیھم من انفسھم۔
۳۰۔ وجئنا بک شھیدا علی ھؤلاء ط ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئی وھدی ورحمۃ وبشری للمسلمین۔
(۱۶ سورۃ النحل۔ آیت ۸۹)۔

اور جس دن ہم ہر گروہ میں سے ایک گروہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور (اے نبی) تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔

(۱) یعنی وہ ہولناک دن یاد رکھنے کے قابل ہے جب ہر پیغمبر اپنی امت کے معاملات کے متعلق بارگاہ احدیت میں بیان دے گا اور آپ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اس امت کی حالت بتائیں گے بلکہ بعض مفسرین کے قول کے موافق آپ ان تمام شہداء (یعنی گواہی دینے والے ۔ مراد انبیاء علیھم السلام) کے لئے شہادت دیں گے کہ بے شک انہوں نے اپنا فرض منصبی بخوبی ادا کیا۔

حدیث میں آتا ہے کہ امت کے اعمال ہر روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ اعمال خیر کو دیکھ کر خدا کا شکر کرتے ہیں اور بداعمالیوں پر مطلع ہو کر نالائقوں کے واسطے استغفار فرماتے ہیں۔ (تفسیر از مولانا شبیر احمد عثمانی)

تعلق اپنا اپنا ہے

تعلق اپنا اپنا ہے محبت اپنی اپنی ہے۔

حق تعالیٰ ان کے مدارج بلند فرمائیں۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال فرماتے ہیں۔

تو غنی از ہر دو عالم ، من فقیر روز محشر عذرہائے من پذیر
یا اگر بینی حسابم ناگزیر از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

Marfat.com

تو دونوں عالم سے بے نیاز ہے اور میں ایک ادنی فقیر ہوں۔
میرے مولا حشر کے دن میرے گناہ سے درگزر فرما اور مجھے معاف فرما دے۔
میرے آقا اگر میرے گناہوں کا حساب لینا اتنا ہی ضروری ہے۔
تو اے اللہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم سے چھپائے رکھ کہ میری نالائقی کی وجہ سے آپ کو استغفار کرنا پڑے گا۔

آپ ہی کے رب کی عطاء

مرحبا " کُلًّا نُمِدُّ هٰؤُلَاءِ " ہے یہاں
آپ کے رب کی عطاء ہی ہر جگہ ہر ایک سو

مرحبا کلا نمد ھولاء ہے یہاں
کلا نمد ھو لاء و ھو لاء من عطاء ربک ط
وماکان عطاء ربک محظورا۔ ۲۰۔ ۱۷۔
سورہ بنی اسرائیل۔آیت (۲۰)

" آپ کے رب کی عطا ہی۔ ہر جگہ ہر ایک سو
ہر ایک کو ہم پہنچاتے جاتے ہیں ان کو بھی اور ان کو بھی آپ کے رب کی بخشش میں سے اور آپ کے رب کی بخشش کسی نے نہیں روک لی۔

ہر عطاء حق زدستت با مدم۔ ورنہ اضلال ہست آل ہم یا (رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

میں حق تعالی کی ہر عطاء آپ ہی کے دست مبارک سے چاہتا ہوں۔ ورنہ اس سے ہٹ کر سب گمراہ کرنے والی چیزیں ہیں۔ سید شاہ علی حسینی علی علیہ الرحمتہ

آداب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

لے رہا ہوں درس آداب نبی اللہ سے
امتحان تقوی دل ہے یہاں " لَا تَرْفَعُوْا "

بسم اللہ الرحمن الرحیم
۳۳۔ یاایھاالذین آمنوا لاتقدموا بین یدی اللہ و رسولہ واتقوا اللہ ط ان اللہ سمیع علیم۔(۱)

شروع اللہ کے نام سے جو رحمن ورحیم ہے۔
اے ایمان والو۔ اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔

۳۴۔ یاایھاالذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون۔(۲)

اے ایمان والو تم اپنی آوازوں کو نبی کی آواز پر بلند نہ کرو نہ اس سے اس طرح پکار کر بات کرو جس طرح تم باہم ایک دوسرے سے پکار کر گفتگو کرتے ہو (ورنہ) تمہارے اعمال اکارت ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہوگی۔

Marfat.com

۳۵۔ ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم لتقوی ط لھم مغفرہ واجر عظیم ۔(۳)

بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازیں رسول اللہ کے حضور میں پست رکھتے ہیں وہی ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوی کے لئے آزمالیا ہے اور ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

۴۹۔سورہ حجرات آیت ا تا ۳۔

دل کے تقوی کا امتحان

(۱) چونکہ آواز کا بلند کرنا اور کسی بات میں تقدیم کرنا خود کو بزرگ سمجھنے اور بزرگی چاہنے کی دلیل ہے۔ یہ آداب رسالت کے خلاف ہے اس لئے اللہ تعالی نے تقدیم سے منع فرمایا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے حضور میں بزرگی چاہنا کیا معنی۔ یہاں تو اکرام کو چھوڑنا عین اکرام ہے۔ اپنے احترام کو ترک کرنا حقیقی احترام ہے اور یہاں کی ذلت ہزار عزتوں کی عزت ہے اور یہی اصل تقوی ہے کیونکہ جب کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا ادب کرے گا تو وہ بدرجہ اولی اللہ تعالی کا ادب کرے گا اور اسی طرح اور جگہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔

(اور جو اللہ کے نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔(۲۲۔سوہ حج آیت ۳۲))۔

شعائر اللہ

اللہ تعالی کے آداب و تعظیم کی علامت تقوی ہے تو پھر اعظم شعائر اللہ (اللہ تعالی کی سب سے بڑی نشانی) یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی تعظیم کیوں تقوی کی دلیل نہ ہوگیا۔ اس لئے فرمایا کہ جو لوگ آپ کے سامنے اپنی آوازیں پست کرتے ہیں وہ لوگ وہی ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالی نے تقوی کے لئے خالص کر دیا ہے۔

اللہ ہدایت دے ان ناسمجھوں کو جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی کماحقہ عظمت میں خود بھی کوتاہی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی ویسی ہی ہدایت دیتے ہیں اور پھر عالم و متقی ہونے کے مدعی بھی ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ جس قدر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو گھٹانے کوشش کریں گے اسی قدر ان کے ایمان میں نقص ہو گا۔ یہ بات مسلم ہے کہ وحدہ لاشریک لہ کی تعظیم کے بعد ساری کائنات میں سزاوار عظمت حضور انور ہی کی ذات والا صفات ہے۔

صاحب بردہ نے کیا خوب کہا ہے۔

دع ماادعتہ النصاری فی نبیھم　　واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی تعظیم و تکریم آپ کی حیات طیبہ میں تھی آپ کے اس جہان فانی سے پردہ فرمانے کے بعد بھی ویسی ہی تعظیم و تکریم واجب ہے۔ بلکہ آپ کا ذکر اور آپ کی حدیث شریف اور آپ کا اسم مبارک سنتے وقت بھی ویسی ہی تعظیم و ادب لازمی ہے بلکہ آپ کے آل و عترت اور آپ کے اصحاب کرام کے سیر پاک سنتے وقت بھی وہی ادب و احترام ملحوظ رہے۔

(تفسیر قادری۔ تفسیر سورہ حجرات۔ آیات ۱ تا ۳ صفحہ ۹)۔
(از شیخ الاسلام سید محمد پادشاہ حسینی لئیق رحمتہ اللہ علیہ)۔

امام مالک اور خلیفہ منصور

(ب) حضرت شیخ الاسلام محمد انوار اللہ فاروقی المعروف بہ فضیلت جنگ قدس سرہ العزیز "انوار احمدی" میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

در منظم میں ابن حجر ہیتمی اور شفاء میں قاضی عیاض نے بسند متصل روایت کی ہے کہ امیر المومنین ابوجعفر منصور (خلفائے عباسیہ میں دوسرے خلیفہ ہیں) نے امام مالک رحمتہ اللہ علیہ سے مسجد نبوی (صلوۃ اللہ علی صاحبھا) میں کسی مسئلہ میں مباحثہ کیا جس میں ان کی آواز کچھ بلند ہوگئی۔ امام مالک نے کہا۔ "اے امیر المومنین اس مسجد میں آواز مت بلند کیجئے کیونکہ حق تعالی نے ایک بہتر قوم کی اس آیت میں تادیب کی ہے فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (اے ایمان والو اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند مت کرو) اور ان لوگوں کی مدح کی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی آواز کو پست رکھتے تھے۔ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ (بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازیں رسول اللہ کے حضور میں پست رکھتے ہیں وہی ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوی کے لئے آزمالیا ہے اور ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے)۔ اور ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو حجرہ کے باہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے تھے۔ چنانچہ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ اَکْثَرُھُمْ لَایَعْقِلُوْنَ (بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت انتقال کے بعد بھی وہی ہے جو انتقال سے پہلے تھی۔

امیر المومنین۔ یہ سنتے ہی متادب اور متذلل ہوگئے۔ پھر پوچھا۔

یا ابا عبداللہ! قبلہ کی طرف متوجہ ہوکر دعا کروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ رہوں۔

امام مالک نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ کیوں موڑتے ہو وہ تو وسیلہ ہیں آپ کے اور آپ کے دادا آدم علیہ السلام کے قیامت کے روز۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کی طرف متوجہ ہو کر شفاعت اور سفارش طلب کیجئے کہ حق تعالی آپ کی سفارش قبول کرے گا کیونکہ حق تعالی فرماتا ہے وَلو انهم اذ ظلموا جاءوک فاستغفروا اللّٰہ وَاستغفر لهم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما۔

(یہ آیت کریمہ سورہ نساء کی (64) ویں آیت ہے۔اس کے تحت مزید تفصیلات حسب ذیل شعر کے ساتھ ہیں۔)

(یعنی وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا اپنے نفسوں پر اگر آپ کے پاس آئیں اور مغفرت چاہیں اللہ سے اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت چاہیں تو وہ اللہ کو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے۔

حضرت عمرؓ کا کنکری مار کر بلانا

(ج) عن السائب بن یزید قال کنت نائما فی المسجد فحصبنی رجل فنظرت فاذا هو عمر بن الخطاب فقال اذهب فاتنی بهذین فجئته بهما فقال ممن انتما او من این انتما قالا من اهل الطائف قال لو کنتما من اهل المدینة لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی مسجد رسول الله صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

(رواہ بخاری۔مشکوۃ ٥/ ٦٨٨)

سائب بن یزید رضی اللہ عنهما سے روایت ہے میں مسجد میں سویا ہوا تھا۔مجھ کو ایک شخص نے کنکری ماری میں نے اچانک دیکھا وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) تھے۔انہوں نے فرمایا جا ان دو شخصوں کو میرے پاس لے کر آ۔ میں ان دونوں کو لایا۔ پس آپ نے پوچھا تم دونوں کن لوگوں میں سے ہو یا یہ پوچھا تم دونوں کہاں کے ہو۔ان دونوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔فرمایا اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے میں تم کو تکلیف دیتا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔

نوٹ: حضرت سائب بن یزید بن عامر رضی اللہ عنهما (۷) برس کی عمر میں اپنے والد محترم کے ساتھ حج الوداع میں مسلمان ہوئے۔آپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔ تفسیر قادری صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے کہ یہ اوپر گزرا ہوا واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کا ہے۔ (نصر الحق)

امام مالک اور مستملی

(د) امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے پاس طلباء کی جب کثرت ہو گئی تو ان سے کہا گیا کہ آپ مستملی (یعنی بلند آواز سے حدیث لکھوانے والا) مقرر فرمالیں تو سب لوگ سن سکتے ہیں۔آپ نے اس کے جواب میں یہ آیت پڑھی۔ یاایها الذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت

Marfat.com

النبی (اے ایمان والو اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند مت کرو) اور اس کے بعد فرمایا۔

حُرمتہ حیاو میتاسواء

(یعنی آپ کی جو حرمت حیات میں تھی بعد حیات دنیوی بھی ہے)

تفسیر قادری۔ سورہ حجرات،۔ صفحہ ۹ بحوالہ شفاء شریف،۔ جلد دوم۔

راعنامت کہو

بارہا تاکید ہے اظہار عظمت کے لئے "لاتقولوا راعنا۔ ہے اور ہے "لاتجعلوا۔

یٰایھا الذین آمنوا لاتقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا ط وللکفرین عذاب الیم۔o

اے ایمان والو "راعنا۔ نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی غور سے سنو۔ اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۱۔ سورہ بقرہ آیت ۱۰۴۔

شان نزول۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کرتے "راعنایارسول اللہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ اس کے معنی یہ تھے "یارسول اللہ، ہمارے حال کی رعایت فرمایئے۔ یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے۔ یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوء ادب کے معنی رکھتا ہے۔ انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا۔ اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا۔ یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں۔ اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہونے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں "راعنا۔ کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ "انظرنا۔ کہنے کا حکم ہوا۔

مسئلہ:۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع۔ (اور یہ بھی فرمایا کہ) ہمہ تن ہو جاؤ تاکہ یہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے کہ حضور توجہ فرمائیں کیونکہ دربار نبوت کا یہی ادب ہے۔

مسئلہ:۔ دربار انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے۔

مسئلہ۔ "للکفرین۔ میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیھم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے

(تفسیر از مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی حاشیہ)

Marfat.com

مخاطبت میں ادب

لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا ط

مت کرلو بلانا رسول کا اپنے اندر برابر اس کے جو بلاتا ہے تم میں ایک دوسرے کو۔

۲۴۔سورہ نور آیت ۶۳)

(ا) یعنی حضرت کے بلانے پر آنا فرض ہو جاتا ہے۔آپ کا بلانا اوروں کی طرح نہیں کہ چاہے اس پر لبیک کہے یا نہ کہے اگر حضور کے بلانے پر حاضر نہ ہو تو آپ کی بد دعا سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ آپ کی دعا معمولی انسانوں جیسی نہیں۔

نیز مخاطبات میں حضور کے ادب و عظمت کا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ عام لوگوں کی طرح "یا محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کر خطاب نہ کیا جائے بلکہ "یا نبی اللہ" اور "یا رسول اللہ" جیسے تعظیمی القاب سے پکارنا چاہیئے۔

حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت کے بلانے سے فرض ہوتا تھا حاضر ہونا جس کام کے لئے بلائیں۔ پھر یہ بھی تھا کہ وہاں سے بے اجازت اٹھ کر چلا نہ جائے۔

اب بھی سب مسلمانوں کو اپنے سرداروں سے یہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔

(مولانا شبیر احمد عثمانی)۔

(ب) یعنی جیسے ایک دوسرے کو نام لے کر یا بلند آواز سے یا حجرے کے باہر سے پکارتے ہیں نہ پکاریں بلکہ تعظیمی لقب "یا ایھا النبی۔" "یا ایھا الرسول" سے ندا کریں چنانچہ خداوندے عالم بھی اسی طرح ندا فرماتا ہے۔

یا آدم است با پدر انبیاء خطاب " یایھا النبی " خطاب محمد است

استاد و مرشد کا بھی اسی طرح ادب کریں۔ (تفسیر قادری۔سورہ نور صفحہ ۱۰۶۳۔

یعنی تمام انبیاء کے والد سے تو "یا آدم" کہہ کر خطاب کیا گیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "یا ایھا النبی" سے مخاطب کیا گیا۔ (نصر الحق)۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی ایسی تعظیم و تکریم منظور ہے تو ان کے حکم کی کس قدر بزرگی ہوگی۔ (تفسیر قادری صفحہ ۱۰۶۴)۔

Marfat.com

آپ کے بلانے پر حاضر ہونا۔

کیونکہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے۔ بخاری شریف میں سعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے پکارا میں نے جواب نہیں دیا پھر میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔

ایسا ہی دوسری حدیث میں ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے انہیں پکارا۔ انہوں نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا تمہیں جواب دینے سے کیا بات مانع ہوئی۔ عرض کیا حضور میں نماز میں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔ عرض کیا بے شک آئندہ ایسا نہ ہو گا۔

(سید شاہ محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز)

آپ سے بیجا سوالات کی ممانعت

کفر سے ایماں بدل جائے ذرا سی بھول پر
اَمْ تُرِیْدُوْنَ " کی ہے تاکید سے " اَنْ تَسْئَلُوْا "

۔ ام تریدون ان تسئلوا رسولکم کما سئل موسی من قبل ط ومن یتبدل الکفر بالایمان فقد ضل سواء السبیل

۲۔ سورہ بقرہ آیت۔ ۱۰۸

کیا تم (مسلمان) بھی چاہتے ہو سوال کرو اپنے رسول سے جیسا کہ اس سے پہلے موسیٰ سے سوال ہو چکے ہیں اور جو کفر لے اسلام کے بدلے وہ سیدھی راہ سے بہکا۔

آپ سب کچھ فرمادیں گے۔

وہ تو فرمادیں گے سب کچھ گرچہ ہو تم پر گراں
ہے تمہاری ہی بھلائی کے لئے " لَاتَسْئَلُوْا "۔

۔ یاایھا الذین آمنوا لاتسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم ج وان تسئلوا عنھا حین ینزل القرآن تبدلکم ط عفااللہ عنھا ط واللہ غفور حلیم۔

(۵۔ سورہ مائدہ آیت کریمہ (۱۰۱)۔

اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تم کو بری لگیں اور اگر اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ اللہ انہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا اور حلم والا ہے۔

Marfat.com

(۱) بعض لوگ سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے بے فائدہ سوال کیا کرتے ۔ یہ خاطر مبارک پر گراں ہوتا تھا۔ ایک روز فرمایا جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو۔

ایک شخص نے دریافت کیا۔ میرا انجام کیا ہے۔ فرمایا" جہنم "۔ دوسرے نے دریافت کیا۔ میرا باپ کون ہے ۔آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتادیا جس کے نطفہ سے وہ تھا " صداقہ" ہے باوجودیکہ اس کی ماں کا شوہر کوئی اور تھا جس کا یہ بیٹا کہلاتا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں مت پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔ (تفسیر احمدی)

بخاری و مسلم کی حدیث شریف ہے کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا" جس کو جو دریافت کرنا ہے دریافت کرے"۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر دریافت کیا۔ میرا باپ کون ہے ۔ فرمایا" حذافہ" پھر فرمایا اور پوچھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھکر اقرار ایمان و رسالت کے ساتھ معذرت پیش کی۔

ابن شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے شکایت کی اور کہا تو بہت نالائق بیٹا ہے۔ تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت کی عورتوں کا کیا حال تھا۔ خدانخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسے رسوا ہوتی۔ اس پر حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ" اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بتادیتے تو میں یقین کر لیتا۔

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطور استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے کوئی کہتا" میرا باپ کون ہے"، کوئی پوچھتا" میری اونٹنی گم ہو گئی کہاں ہے"، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اگر فرمادیتے ہر سال حج فرض ہوتا

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے خطبہ میں حج فرض ہونے کا بیان فرمایا۔ اس پر ایک شخص نے کہا"کیا ہر سال فرض ہے"۔ حضرت نے سکوت فرمایا۔

سائل نے سوال کی تکرار کی تو فرمایا۔

جو میں بیان نہ کروں اس کے درپے نہ ہو۔ اگر میں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم نہ کر سکتے۔

مسئلہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو مفوض ہیں جو فرض فرمادیں فرض ہو جائے نہ فرمائیں نہ ہو۔

(تفسیر از سید شاہ محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

"وَاسْتَجِیْبُوْا" بس ہے عظمت کے سمجھنے کے لئے
ساتھ ہی تنبیہ کو کافی ہے حکم "وَاتَّقُوْا"

۸۔ یاایھاالذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذادعاکم لما یحییکم ج واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ وانہ الیہ تحشرون ○ واتقوا فتنۃ لاتصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ ج واعلموا ان اللہ شدید العقاب○

۸۔ سورہ انفال آیت کریمہ ۲۴، ۲۵

اے ایمان والو۔ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تم کو اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں ہی کو نہیں پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

آپ کا وسیلہ

چشم باطل میں کھٹکتا ہے وسیلہ آپ کا
ہر ہدایت یافتہ دل جانتا ہے "وَابْتَغُوْا"۔

۲۴۔ یاایھاالذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون۔

اے ایمان والو۔ اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (سورہ المائدہ آیت۔ ۳۵)۔

(۱) طبرانی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی خلافت کے زمانے میں کسی ضرورت کے تحت آیا جایا کرتا تھا اور آپ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے نہ اس کی طرف دیکھتے تھے۔ اس شخص نے اس کی شکایت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس کی۔ آپ نے فرمایا۔ لوٹا لے، وضو کر اور مسجد میں آکر نماز پڑھ۔ پھر یہ کہہ۔

"اللھم انی اسالک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی لتقضی۔ اللھم فشفعہ فی۔

(اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے جو رحمت کے نبی ہیں۔)

یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنی حاجت میں تاکہ وہ پوری ہو جائے۔

اے اللہ! آپ کو میرے لئے شافع بنا اس حاجت میں۔

پھر (حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے) فرمایا "یہ کہنے کے بعد اپنی حاجت کا ذکر کر۔

Marfat.com

اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو دربان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر خلیفہ کے سامنے کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے سامنے بٹھالیا اور اس کی ضرورت دریافت کی اور اسے پوری کر دیا اور فرمایا جب کوئی ضرورت ہو مجھ سے بیان کرو۔

وہ شخص وہاں سے عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اللہ تعالی آپ کو جزاء خیر دے۔ آپ سے نہ ملتا تو میری ضرورت پوری نہ ہوتی۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ کلمات اپنی طرف سے نہیں کہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو اس کی شکایت پر اس کی تعلیم فرمائی۔ پھر آپ نے وہ واقعہ تفصیل سے سنایا۔ (ماخوذ از الوسیلتہ العظمی)۔

(ب) نابینا صحابی کا واقعہ

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ابن ماجہ نے، حاکم نے اپنی مستدرک میں صحیح اسناد کے ساتھ اس کی روایت کی ہے۔ جلال الدین سیوطی نے جامع کبیر و صغیر میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ترمذی، نسائی، بیہقی اور طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے کہ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اللہ سے دعا فرمایئے کہ میں بینا ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں تو صبر کر یہ بہتر ہے۔ انہوں نے کہا آپ دعا فرمائیے۔ آپ نے انہیں حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا مانگو۔ اللھم انی اسالک و اتوجہ الیک بینک محمد نبی الرحمتہ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی

حاجتی لتضی۔ اللھم فشفعہ فی۔ انہوں نے ایسا ہی دعا مانگی اور وہ بینا ہو کر واپس آئے اور ہم سے گفتگو کرتے رہے۔ (ماخوذ الوسیلتہ العظمی و نیز ۴۱/۸۱ ۲۳ مشکوہ شریف)

(غور کیجئے تو اس حدیث میں توسل ہی نہیں بلکہ ندا بھی ہے)

و نیز ۴۱/۸۱ ۲۳ مشکواہ شریف)

کیوں کوئی محدود کرتا ہے خدا کی دین کو
کس لئے علم خدا داد نبی میں گفتگو

(۱) و علمک مالم تکن تعلم اور سکھادیا تم کو جو کچھ تم نہیں جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

Marfat.com

(i) یعنی احکام اور علم غیب (جلالین)

(ii) اللہ نے آپ پر قرآن اتارا اور حکمت اتاری اور آپ کو ان کے بھیدوں پر مطلع فرمایا اور ان کی حقیقتوں پر واقف کیا۔ (تفسیر کبیر)۔

(iii) یعنی شریعت کے احکام اور دین کی باتیں سکھائیں اور کہا گیا ہے کہ آپ کو علم غیب میں سے، وہ باتیں سکھائیں جو آپ نہ جانتے تھے اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کو چھپی باتیں سکھائیں اور دلوں کے راز پر مطلع فرمایا اور منافقین کے مکر و فریب آپ کو بتلا دیئے۔ (تفسیر خازن)۔

(iv) دین اور شریعت کے امور سکھائے اور چھپی ہوئی باتیں، دلوں کے راز بتائے (مدارک)۔

(v) یہ "ما کان" اور "مایکون" کا علم ہے کہ حق تعالی نے شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔ چنانچہ معراج کی حدیث میں ہے کہ ہم عرش کے نیچے تھے کہ ایک قطرہ ہمارے حلق میں ڈالا گیا پس ہم نے سارے گذشتہ اور آئندہ کے واقعات معلوم کر لیے۔ (تفسیر حسینی بحر الحقائق)۔

(vi) یعنی آپ کو وہ باتیں بتا دیں جو قرآن کے نزول سے پہلے آپ نہ جانتے تھے۔ (جامعہ البیان

(ماخوذ از جاء الحق و زھق الباطل، فصل چوتھی پہلا باب مصنف مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمتہ)۔

آپ مرتضیٰ ہیں، غیب کا علم

انبیاء کو غیب کا بھی علم دیتا ہے خدا
مرتضیٰ و مجتبیٰ سرکار ہیں "اَنْ تُؤْمِنُوْا"۔

۴۶۔ ولولا فضل اللہ علیک و رحمتہ لھمت طائفتہ منھم ان یضلوک ط ومایضلون الا انفسھم ومایضرونک من شئی ط وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمتہ وعلمک مالم تکن تعلم ط وکان فضل اللہ علیک عظیما۔

۳۔ سورہ نساء۔ آیت ۱۱۳۔

اگر نہ ہوتا آپ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تو قصد کر ہی چکی ہوتی ان میں ایک جماعت کہ آپ کو بہکا دیں مگر (وہ) بہکا نہیں سکتے مگر اپنے آپ کو اور آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اللہ نے آپ پر کتاب اتاری اور حکمت اور آپ کو وہ باتیں سکھائیں جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

Marfat.com

آپ مجتبیٰ ہیں۔ غیب کی خبر

۴۶۔ وَمَاكَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ج وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ (۱۷۹)۔
۳۔سورہ آل عمران۔آیت ۷۹ ارکوع ۱۸۔

اور اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ (اے عام لوگو) تمہیں غیب کا علم دے دے۔ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔

۴۷۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا۔
(۷۲۔سورہ جن آیت ۲۶)۔ ۲۷

غیب کا جاننے والا پھر وہ اپنے غیب کی خبر نہیں دیتا کسی کو مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو تو وہ چلاتا ہے اس کے آگے اور پیچھے چوکیدار، تاکہ جانے کہ انہوں نے پہنچائے پیغام اپنے رب کے، اور قابو میں رکھا ہے جو ان کے پاس ہے اور گن لی ہے ہر ہر چیز کی گنتی۔

(۱) تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات سے اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطاء فرمائے اور غیوب کے علوم آپ کا معجزہ ہیں۔

(وَاِنْ تُؤْمِنُوْا ۔۔ اور اگر ایمان لاؤ) اور تصدیق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب پر مطلع کیا ہے۔(تفسیر از سید شاہ محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ)۔

(ب) خلاصہ یہ ہوا کہ عام لوگوں کو بلاواسطہ کسی غیب کی یقینی اطلاع نہیں دی جاتی انبیاء علیہم السلام کو دی جاتی ہے مگر جس قدر خدا چاہے۔(مولانا شبیر احمد عثمانی علیہ الرحمتہ)۔

آیہ غیب کی تفسیر

(۱) یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو قابو نہیں دیتا، خواہ وہ کوئی فرشتہ ہو یا انسان یا جن، کسی کی اس کے بھید تک رسائی نہیں مگر رسولوں میں سے کسی کو پسند فرمائے تو اس بھید کے رسول تک پہنچانے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے کہ ایک فرشتہ خاص پر اس کا القاء کیا جاتا ہے اور اس سربستہ راز کو رسول تک پہنچانے کے لئے اس کے آگے اور پیچھے سے (ہر جہت سے) چوکیدار مقرر کئے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ خاص ان چوکیداروں کے جلو میں سربستہ راز کو لے کر رسول تک پہنچا دیتا ہے۔اس اثناء میں جنات یا شیاطین آجاتے ہیں تو ان کو مار کر ہٹا دیا جاتا ہے اس طرح وہ سربستہ راز رسول تک بے کم و کاست، من و عن پہنچا دیا جاتا ہے۔(تفسیر قادری۔تفسیر سورہ جن از شیخ الاسلام سید محمد بادشاہ حسینی

Marfat.com

قدس سرہ)۔

(ب) پیغمبروں کا غیب میں حصہ

بہر حال اس آیت کریمہ میں ارشاد ہو رہا ہے کہ عالم الغیب مطلقا اللہ سبحانہ تعالی کی ذات قدسی صفات ہے جس کا علم اللہ سبحانہ تعالی کے سوا اور کسی کو نہیں۔ہاں ممتاز اور منتخب پیغمبروں کو اس کی اطلاع کرادی جاتی ہے خواہ فرشتہ بھیج کر یا بلاواسطہ بطریق وحی یا الہام یا القاء، خواہ بحالت خواب یا بیداری خواہ منصب رسالت سے اس کو تعلق ہو یا نہ ہو۔اس سے زیادت فضل و تشریف مقصود ہوتی ہے کیونکہ علم، صفت فضل وکمال ہے۔جتنا علم زیادہ ہوگا فضل وکمال بھی زیادہ ہوگا۔

حضور اکرم ارواحنا فدا کی شان مبارک میں ارشاد ہوا "وکان فضل اللہ علیک عظیما۔اللہ سبحانہ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے۔یہ بھی فرمایا" وعلمک مالم تکن تعلم آپ جو نہ جانتے تھے وہ سب کچھ آپ کے علم میں لایا۔۔ جس میں علم ما کان و مایکون سب کچھ داخل ہے۔چنانچہ آپ نے آفرینش عالم کے پیشتر سے لے کر، قیامت اور اس کے مابعد وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی صراحتہ، کنایتہ، اشارہ بموجب اقتضائے حال و مقام اطلاع فرمائی جن سے احادیث شریفہ مالا مال ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پیغمبروں کے بعثت، امور مغیبہ کی اطلاع دینے کے لئے ہی ہوتی ہے۔دوسرے پیغمبران علیھم الصلوہ والسلام کو اس جنس سے جو بہرہ ملا حضرت خاتم النبیین صلوت اللہ و سلامہ علیہ و علیھم اجمعین کو آپ کی منزلت عظمی کے مطابق اس کے مجموعہ سے کہیں زیادہ ہی بہرہ وافر حاصل ہوا مگر جو کچھ تھا اللہ سبحانہ تعالی کے اعلام واطلاع سے تھا اور علم الہی کے بحر ناپیدا کنار کے مقابلہ میں جرعہ۔

اولیاء اللہ کا غیب میں حصہ

پھر اس علم سے، پیغمبروں کے طفیل اور ذریعہ سے یا اللہ سبحانہ کے فضل سے اس کے مخلص بندوں، اولیاء کاملین، علمائے ربانیین کو بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ، حسب استعداد و عنایت ربانی حصہ ملتا ہے جو علوم انبیاء علیھم السلام کے جرعہ کے مقابلہ میں قطرہ ہوتا ہے۔یہ علم پیغمبروں کا معجزہ تھا تو اولیاء اللہ کی کرامت ہوتی ہے اور علم عقائد کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ ولی اللہ کی ہر کرامت ان کے مقتداء نبی اللہ ورسول اللہ کا معجزہ ہے۔اس طرح اولیاء اللہ کی کرامتوں کے ذریعہ ان کے نبی مقتداء کے معجزات، ان کے اس جہان سے پردہ فرمالینے کے بعد بھی ظہور میں آتے رہتے ہیں۔نیز دوسرا فرق علوم انبیاء واولیاء میں یہ ہے کہ انبیاء علیھم السلام کے علوم قطعی اور یقینی ہوتے ہیں اور اولیاء اللہ کے ظنی۔(تفسیر قادری۔تفسیر سورہ جن)۔

انبیاء کے معلومات میں شک وشبہ کی قطعا گنجائش نہیں ہوتی۔

Marfat.com

دوسرے کے معلومات میں کئی طرح کے احتمال ہیں۔اس لئے محققین صوفیہ نے فرمایا کہ ولی اپنے کشف کو قرآن وحدیث پر عرض کر کے دیکھے۔اگران کے مخالف نہ ہو غنیمت سمجھے ورنہ بے تکلف رد کردے۔

تنبیہ:۔ اس آیت کی نظیر آل عمران میں ہے۔ وَ ماکَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ (اور اللہ نہیں ہے کہ تم کو خبر دے غیب کی لیکن اللہ چھانٹ لیتا ہے اپنے رسولوں میں جسے چاہے)اور کئی سورتوں میں علم غیب کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے وہیں ہم فوائد میں اس پر مفصل کلام کر چکے ہیں۔(مولانا شبیر احمد عثمانی۔۲۷ سورہ جن ۲۶)

غیب بتانے میں بخیل نہیں

(د) وَ مَاھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۔(۸۱ سورہ تکویر آیت ۲۴)۔

اور یہ(نبی) غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

یعنی یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے۔ ماضی سے متعلق ہو کہ مستقبل سے یا اللہ کے اسماء و صفات سے یا احکام شرعیہ سے یا مذاہب کے حقیقت و بطلان سے یا جنت و دوزخ کے احوال سے یا واقعات بعد الموت سے اور ان چیزوں کے بتانے میں ذرا بخل نہیں کرتا۔(مولانا شبیر احمد عثمانی۔سورہ تکویر)۔

تعریف غیب

(ا) کسی چیز کو غیب و غائب جو کہتے ہیں وہ آدمیوں کے اعتبار سے ہے نہ کہ اللہ تعالی کے اعتبار سے اس لئے کہ کوئی شئے اس سے غائب و پوشیدہ نہیں۔

اور"یومنون بالغیب"سے وہ غیب مراد ہے جو زیر حواس نہ آئے اور بداہت عقل بھی اس پر نہ دلالت کرے بلکہ اس غیب کا معلوم ہونا امتیوں کو انبیاء علیھم السلام کے آگاہ کرنے سے ہوتا ہے۔(تفسیر لقمان صفحہ ۱۴۱۳۔ تفسیر قادری)

(ب) جن اشیاء کے علم وادراک کے لئے کوئی ذریعہ یا آلہ نہیں بنایا گیا وہ غیب حقیقی ہیں جس کی نہ بشر کو خبر ہے نہ ملک کو جیسے حضرت حق سبحانہ کے اسرار ذات و کمال صفات یا بعضے اسماء جس کے لئے حدیث میں "بما استاثرت بہ فی علم الغیب عندک"آیا ہے۔

اور جن کے دریافت کے لئے ذریعہ ہیں مگر عام طور پر نہیں بعض بعض مخلوق کو عطاء ہوئے ہیں جیسے عالم ملکوت۔ اور چھپی ہوئی باتیں جو بشر کے حواس و قیاس سے باہر اور فرشتوں پر ظاہر ہیں وہ غیب اضافی ہیں اور ہمارے اعتبار سے عالم غیب۔ حاشیہ تفسیر قادری۔ سورہ لقمان۔ صفحہ ۱۴۱۳۔

Marfat.com

آدم علیہ السلام اور علم غیب

(i) اللہ تعالی کا فرشتوں سے یہ فرمانا کہ " اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں کے اور زمین کے غیب کو جانتا ہوں۔(الخ)۔ دلالت کررہا ہے کہ جوآدم کو اسماء سکھائے گئے تھے وہ غیب ہی سے تھے۔

(ii) معالم التنزیل میں آیت " وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا۔کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا کہ آدم کو ہر شئے کا نام سکھادیا۔ یہاں تک کہ بڑے پیالے اور چھوٹے پیالے کا۔ بعضوں نے کہا کہ اسماء ما کان و مایکون قیامت تک کے سکھادے گئے۔ صفحہ ۱۴۱۴۔

نوح علیہ السلام اور علم غیب

حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم سے اپنے علم کا بیان اس طرح فرماتے ہیں " واعلم من اللہ مالا تعلمون۔ یعنی " اور اللہ سے میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے"۔

اللہ تعالی نوح علیہ السلام کا قصہ بیان فرما کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتا ہے "تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک"۔ (یعنی یہ غیب کی خبروں سے ہے جسے ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ تفسیر قادری۔ تفسیر سورہ لقمان۔ صفحہ ۱۴۱۴۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا علم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے علم کے متعلق حق تعالی جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ابراھیم علیہ السلام کا علم

وکذلک نری ابرھیم ملکوت السموت والارض ولیکون من الموقنین۔(۷۵)۔
(۶۔سورہ انعام آیت ۷۵)

اور اسی طرح ہم دکھانے لگے ابراہیم کو عجائبات آسمانوں اور زمینوں کے اور تاکہ اس کو یقین آجائے۔

(۱) یعنی جس طرح بت پرستی کی شناعت و قبح ہم نے ابراہیم پر ظاہر کر کے اس کی قوم کو قائل کیا اسی طرح علویات اور سفلیات کے نہایت محکم اور عجیب و غریب نظام ترکیبی کی گہرائیوں پر بھی اس کو مطلع کردیا تاکہ اسے دیکھ کر خدا تعالی کے وجود و وحدانیت وغیرہ پر اور تمام مخلوقات سماوی وارضی کے محکومانہ عجز و بیچارگی پر استدلال اور اپنی قوم کے عقیدہ کواکب پرستی و ہیاکل سازی کو علی وجہ بصیرت رد کرسکا اور خود بھی حق الیقین کے اعلی مرتبہ پر فائز ہو۔
(مولانا شبیر احمد عثمانی)

Marfat.com

آغاز سے تمام حالات کی خبر دینا۔ خطبہ

وعن عمر قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذالک من حفظ ونسيه من نسيه۔(رواه البخاری)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے ۔ ہم کو مخلوقات کے آغاز سے تمام حالات کی خبر دی یہاں تک کہ جنتی جنت میں داخل ہو گئے اور دوزخی دوزخ میں جو یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔

زمین و آسمان کا علم پانا

وعن عبدالرحمن بن عائش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رايت ربی عزوجل فی احسن صورة فقال فيم يختصم الملا الاعلى قلت انت اعلم قال فوضع كفه بين كتفی فوجدت بردها بين ثديی فعلمت مافی السموت والارض وتلا " وكذلك نری ابرهيم ملكوت السموت والارض وليكون من الموقنين - رواه الدارمی مرسلا - وللترمذی نحوه عنه۔

حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل کو بہترین صورت میں دیکھا۔ اس نے پوچھا، مقرب فرشتے کس چیز میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا تو زیادہ جاننے والا ہے ۔ آپ نے فرمایا اس نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک سینے میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب میں نے جان لیا۔ اور یہ آیت تلاوت کی: اسی طرح ہم ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھاتے ہیں تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔

دارمی نے اس کو مرسلا روایت کیا اور ترمذی نے اسی کی مثل ان سے روایت کی ہے۔

مقرب فرشتوں کی باتیں جاننا

وعن ابن عباس ومعاذ بن جبل وزاد فيه قال يا محمد هل تدری فيم يختصم الملا الاعلى قلت نعم فی الكفارات والكفارات المكث فی المساجد بعد الصلوت والمشی على الاقدام الى الجماعة وابلاغ الوضوء فی المكاره ومن فعل ذالک عاش بخير ومات بخير وكان من خطيئته كيوم ولدته امه

(مشکوۃ جلد اول کتاب الصلوہ باب المساجد و مواضع الصلوہ۔ ۱۷۶ / ۳۳)

حضرت ابن عباس و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور اس میں یہ زیادتی ہے ۔ رب نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس چیز میں بحث کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں کفارات میں اور کفارے نمازوں کے بعد مسجدوں میں ٹھہرنا اور جماعت کی طرف پیدل چلنا ہے اور ناگواری کی حالت میں پورا وضو کرنا ہے اور جو ایسا کرے گا بھلائی سے زندگی گذارے گا اور بھلائی سے مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا (پاک) ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔

Marfat.com

خطبہ میں قیامت تک کے واقعات بیان فرمادینا

عن حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ماترک شیئا یکون فی مقامہ ذالک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قدعلمہ اصحابی ھولاء وانہ لیکون منہ الشئی قدنسیتہ فاذکرہ کمایذکر الرجل وجہ الرجل اذاغاب عنہ ثم اذا راٰہ عرفہ (متفق علیہ)۔(رواہ مسلم وبخاری)۔
(۵۱۴۴/۱) کتاب الفتن۔ مشکوۃ المصابیح جلد دوم

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور اس وقت سے لے کر قیامت تک جو ہونا تھا اس کا ذکر کیا جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ میرے ساتھی اس بات کو جانتے ہیں۔ ان سے کوئی چیز ظہور پذیر ہوتی ہے جس کو میں بھول چکا ہوتا ہوں تو اس کو دیکھ کر مجھے یاد آجاتا ہے جیسے ایک آدمی کسی آدمی کا چہرہ یاد رکھتا ہے پھر وہ غائب ہوجاتا ہے پھر جب اس کو دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

(اس کو امام مسلم اور امام بخاری دونوں نے روایت کیا۔ یہ حدیث مشکوۃ شریف میں کتاب الفتن کی سب سے پہلی حدیث ہے)

آپؐ پر امت کے اعمال پیش کئے گئے

(ہ) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کئے گئے تو میں نے اس کے اچھے اعمال سے یہ بات دیکھی کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹادی جائے اور اس کا برا عمل مسجد میں تھوکنا پایا جسے دفن نہ کیا گیا ہو۔ (مشکوۃ جلد اول، کتاب الصلوہ باب المساجد و مواضع الصلوہ بحوالہ مسلم) (۶۵۷/۲۰)

تجھکو باغی جماعت قتل کرے گی

کون باغی ہے سبھوں پر اور بھی کچھ کھل گیا
بہہ گیا صفین میں ابن سمیہؓ کا لہو

(و) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہما) سے جب وہ خندق کھود رہے تھے آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے۔

"سمیہ کے محنتی بیٹے تجھ کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔"
(مشکوۃ جلد دوم باب المعجزات کتاب الفتن بحوالہ مسلم) (۵۶۲۷/۱۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی والدہ کا نام سمیہ (رضی اللہ عنہا) ہے۔ آپ جنگ صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کے ساتھ تھے۔ آپ کو شامی فوج نے شہید کیا۔

Marfat.com

ایک خطبہ۔ زیادہ عالم وہ جو زیادہ یاد رکھا

(ز) عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا۔ (آپ منبر سے) اترے نماز ادا فرمائی اور پھر منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا حتی کہ عصر کا وقت آگیا۔ (آپ منبر سے) اترے نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا حتی کہ سورج غروب ہوگیا۔

آپ نے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا اس کی خبر دی پس ہم میں زیادہ علم والا وہ آدمی ہے جس نے ان باتوں کو یاد رکھا۔

(رواہ المسلم ۵۶۸۲ / ۶۶ مشکوۃ جلد دوم)

خشوع و خضوع آپؐ سے پوشیدہ نہیں

صحیحین کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں

هل ترون قبلتی ههنا فو الله مايخفى على خشوعكم ولا ركوعكم (الخ)

تم سمجھتے ہو کہ قبلہ کی طرف میرا رخ ہے۔ اللہ کی قسم نہ تمہارا خشوع مجھ پر پوشیدہ ہے نہ تمہارا رکوع۔

یہاں خشوع کا بھی ذکر ہے جو قلبی حالت ہے۔

(تفسیر قادری سورہ نبی اسرائیل صفحہ ۳۲) (از شمس المفسرین سید محمد عمر حسینی قدس سرہ العزیز)

رویت لی الارض فرا یت مشارقها ومغاربها۔ (رواہ المسلم)

دکھائی گئی مجھ کو زمین پھر دیکھا میں نے اس کے مشرقوں کو اور مغربوں کو

(تفسیر قادری سورہ کہف صفحہ ۳۸۸)
(شمس المفسرین سید محمد عمر حسینی قادری قدس سرہ العزیز)

غزوہ بدر میں کافروں کی قتل گاہیں بتادینا

قال فندب رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقوا حتى نزلوا بدرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا مصرع فلان ويضع يده على الارض ههنا وههنا قال فما ماط احدهم عن موضع يده رسول الله صلى الله عليه وسلم (رواہ مسلم)

مشکوہ شریف جلد دوم کتاب الفتن باب المعجزات فصل اول۔

(انس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا۔ آپ چلے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اپنا دست مبارک زمین پر رکھتے (اور فرماتے اس جگہ اور اس جگہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس جگہ سے کسی نے تجاوز نہ کیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک رکھا تھا۔

Marfat.com

یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ یہاں حدیث شریف کا صرف آخری حصہ درج کیا گیا ہے۔(۵۶۲۰/ ۴)

زید، جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہادت کی خبر دینا

وعن انس قال نعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیدا وجعفرا وابن رواحۃ للناس قبل ان یاتیھم خبرھم فقال اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذ جعفر فاصیب ثم اخذابن رواحۃ فاصیب وعیناہ تذرفان حتی اخذ الرایۃ سیف من سیوف اللہ یعنی خالد بن الولید حتی فتح اللہ علیھم۔(رواہ البخاری)
(مشکوٰۃ شریف جلد دوم باب المعجزات فصل اول۔ ۵۶۳۵/ ۱۹)۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زید (ابن حارثہ) اور جعفر (ابن ابوطالب) اور (عبداللہ) ابن رواحہ کی شہادت کی خبر دی ان کے شہید ہونے سے پہلے آپ نے فرمایا زید نے جھنڈا لیا وہ شہید کر دیئے گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ پھر عبداللہ ابن رواحہ نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ آپ کے چشمان مبارک سے آنسو رواں تھے۔ (پھر فرمایا) حتی کہ اس جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا۔ یعنی خالد بن ولید نے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے ان کے ہاتھوں فتح دی۔

میت کے گھر کھانا

وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبلہ داعی امراتہ فاجاب ونحن معہ فجئی بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلو افنظرنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک لقمۃ فی فیہ ثم قال اجدلحم شاۃ اخذت بغیر اذن اھلھا فارسلت امراۃ تقول یارسول اللہ انی ارسلت الی النقیع وھو موضع یباع فیہ الغنم لیشتری شاۃ فلم توجد فارسلت الی جارلی قداشتری شاۃ ان یرسل بھا

عاصم بن کلیب سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے وہ ایک صاحب سے جو انصاری ہیں روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قبر پر بیٹھے اور قبر بنانے والے کو وصیت کرتے تھے فرماتے تھے کہ پاؤں کی طرف سے وسیع کر سر کی طرف سے وسیع کر۔ جب آپ سامنے سے ہٹے تو آپ کو ان کی بیوی نے (یعنی مرحوم صحابی کی بیوی نے) مدعو کیا۔ آپ نے قبول فرمایا اور ہم آپ کے ساتھ تھے۔ کھانا لایا گیا۔ آپ نے اپنا دست مبارک رکھا پھر قوم نے اپنے ہاتھ رکھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتے کہ آپ لقمہ کو چباتے تھے اپنے منہ میں پھر آپ نے فرمایا "میں اس گوشت کو ایسی بکری سے پاتا ہوں جو

Marfat.com

الی بثمنھا فلم یوجد فارسلت الی امراته فارسلت الیّ بھافقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمی ھذا الطعام الاسری۔
(رواہ ابو داؤدو البیھقی فی دلائل النبوۃ

(مشکوہ حصہ دوم۔ کتاب الفتن باب المعجزات۔ ۵۶۸۸/۷۲)

اپنے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ اس عورت نے ایک آدمی کو آپ کے پاس بھیجا اور کہلوایا کہ میں نے اپنے خادم کو نقیع کی طرف بھیجا جو کہ ایک موضع جہاں بکریوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے تاکہ میرے لئے ایک بکری خریدے مگر وہاں (بکری) نہیں پایا۔ میں نے کسی کو اپنے ہمسایہ کے پاس بھیجا وہ ایک بکری خرید کر لایا تھا کہ وہ اس بکری کو بیچ دے۔ ہمسایہ نہ ملا۔ میں نے اس کی بیوی کے پاس بھجوایا تو اس نے بکری مجھے دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کھانا قیدیوں کو کھلادے۔ (ابوداؤد)۔

ابوہریرہؓ اور علم کی دو برتنیں

ابوھریرہ کو ملیں تھیں علم کی دو برکتیں
مانع تشہیر کل تھا خدشہ قطع گلو

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو برتن یاد رکھے۔ ان میں سے ایک میں نے تم میں پھیلا دیا ہے اور دوسرا برتن اگر تمہارے سامنے پھیلادوں تو یہ میرا گلہ کاٹ دیا جائے (یعنی کھانے کی گزر گاہ)
(بخاری۔ مشکوہ ۲۵۲/۲۲۔ جلد اول)

نفس "یوحیٰ" اور "مثلکم"

نفس "یُوْحیٰ" کو نہ سمجھا "مِثْلُکُمْ" میں رہ گیا
اَیُّکُمْ مِثْلِیْ میں کھوجا صاحب ایماں ہے تو

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد
(سورہ الکہف۔ آیت ۱۱۰ (آخری)

آپ فرمادیجئے میں بھی ایک بشر ہوں تم جیسا میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود وہی ایک معبود ہے۔

تواضع سکھانا

(ب) تفسیر قادری میں سید الشیوخ سید محمد عمر حسینی قدس سرہ العزیز نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالی نے رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تواضع سکھایا تاکہ لوگوں سے فرمادیں کہ میں آدمیت میں تمہارے جیسے ہوں لیکن وحی سے میری بزرگی بڑھائی گئی ہے اور وحی میں اس طرح مجھ سے خطاب ہوتا ہے کہ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے۔

بعضے بد مذہب اس آیت سے نعوذ باللہ حضرت کی مساوات کا دم بھرنے لگے اور کبھی بڑے بھائی کی تمثیل دے کر خوش ہونے لگے۔ اللہ تعالی نے دوسری آیتوں میں اس بے ادبی سے منع فرمایا۔

تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً (نہ پکارو رسول کو جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو)

ر سورہ حجرات میں اعمال کے حبط ہونے سے رایا۔

لاتجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم بعض ان تحبط اعمالکم وانتم تشعرون۔ (اور نہ رسول کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک دوسرے سے زور زور سے باتیں کیا کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارا سب کیا کرایا اکارت ہوجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

ایک مسئلہ (عیب لگانے کے متعلق)

(ج) ایک مسئلہ ہمارے شیخ ابو محمد بن منصور سے پوچھا گیا تھا کہ ایک شخص نے کسی کو کچھ عیب لگایا تو اس نے جواب دیا کہ تو مجھ کو نقص لگاتا ہے حالانکہ میں بشر ہوں اور جتنے بشر ہیں ان کو نقصان لاحق ہے حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ آپ نے فتوی دیا کہ مدت دراز تک اس کو قید رکھنا چاہیئے اور دردناک تادیب بھی ہونی ضروری ہے چونکہ عمداً برا نہیں کہا ہے (اس لئے قتل نہیں کیا گیا) لیکن بعض علمائے اندلس نے اس کے قتل کا فتوی دیا۔ (الخ)

(تفسیر قادری۔ صفحہ ۴۲۶ سورہ کہف۔ بحوالہ قاضی عیاض شفاء شریف)

(د) مختصراً یہ سارا بیان اسی شخص کا تھا جو قصداً برا نہیں کیا اور جو جان بوجھ کر کوئی حضرت کی شان میں بے ادبی کرے خواہ صراحتاً ہو یا اشارتاً اس کی تکفیر اور قتل پر اجماع ہے اور اس کا خون مباح ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے پاس اس کی توبہ قبول نہیں اور جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک کو میلی کہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عیب لگانا مقصود ہو تو بھی قتل کیا جاوے۔ (تفسیر قادری صفحہ ۴۲۷)

Marfat.com

(تفسیر قادری کے صفحہ ۴۲۷ پر حضرت سید محمد عمر حسینی قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں)

" بہتر ہو گا کہ اس عبارت کو جو آخر شفاء شریف میں مذکور ہے حاشیہ میں نقل کر دیں کیونکہ ان دنوں سست عقیدگی بہت پھیل رہی ہے"۔

اس کے ساتھ ہی آپ نے اصل عبارت عربی میں نقل فرمادی جو تفسیر قادری۔ سورہ کہف صفحہ ۴۲۷ سے صفحہ ۴۲۹ تک دیکھی جا سکتی ہے۔

مجھ جیسا تم میں کون ہے

عن ابی ھریرہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال فی الصوم فقال لہ رجل انک تواصل یا رسول اللہ قال و ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگاتار بغیر سحری کئے روزے رہنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول آپ بغیر سحر کئے پے در پے روزہ رکھ لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھ جیسا تم میں کون ہے۔ میں ایسی حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

(۱۸۸۷/ ۵ مشکوۃ شریف بحوالہ بخاری و مسلم)

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔

صحیح البخاری کتاب الصوم باب صوم الوصال میں مذکور ہے۔ پہلی حدیث کے لفظ انی لست مثلکم (میں تمہارے جیسا نہیں ہوں)۔ دوسری حدیث " انی لست کاحد منکم" (میں تم میں کے کسی کے جیسا نہیں ہوں)۔ تیسری حدیث " انی لست کھیئتکم انی ابیت لی مطعم یطعمنی و ساق یسقینی (میں تمہاری ہیئت کی طرح نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں تو میرے لئے ایک کھلانے والا ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا ہے جو مجھے پلاتا ہے۔ چوتھی حدیث و ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی و یسقینی (اور تم میں کا کون ہے جو میری طرح ہے۔ میں رات گزارتا ہوں اس طرح کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔) اس واسطے صوفیہ کرام فرماتے ہیں۔

محمد بشر لا کالبشر بل یاقوتہ بین الحجر

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں لیکن بشر کی طرح نہیں بلکہ وہ ایسے ہیں جیسے یاقوت پتھروں میں ہے)

Marfat.com

ان کا فقیر عرض کرتا ہے۔

ہو جیسے سنگ میں یاقوت احمر بشر میں آپ بھی خیرالبشر ہو

حضرت شیخ حسن تستری فرماتے ہیں۔ایک شخص نے مجھ سے قصیدہ بردہ کے اس شعر میں مباحثہ کیا۔

فمبلغ العلم انہ بشر وانہ خیر خلق اللہ کلھم

(علم کی پہنچ یہ ہے کہ آپ بشر ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔)

اور کہنے لگا یہ قول بے دلیل ہے۔ میں نے کہا حضرت کی فضیلت پر اجماع منعقد ہو گیا لیکن وہ اپنے قول سے نہیں پلٹتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھا اور آپ کے ہمراہ حضرت ابو بکر و حضرت عمر بھی ہیں۔ مجھ کو دیکھ کر فرمایا۔ مرحبابحبیبنا یعنی ہمارے دوست کو مرحبا ہے۔ پھر صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تمہیں کچھ علم ہے کہ آج کیا ہوا۔ عرض کی کہ نہیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ و سلم) فرمایا کہ فلاں مردود کا یہ اعتقاد ہے کہ فرشتے مجھ سے افضل ہیں۔سب نے متفق ہو کر عرض کی کہ نہیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ و سلم) کوئی بھی آپ سے افضل نہیں۔ پھر فرمایا کہ وہ فلاں مطرور زندہ نہ رہے گا اگر زندہ رہا بھی تو ذلیل و خوار، خستہ و خراب دنیا و آخرت میں گمنام رہے گا۔ سمجھتا ہے کہ میری افضلیت پر اجماع نہیں ہوا۔کیا اتنا بھی وہ نہیں جانتا کہ معتزلہ نے جو اہل سنت سے مخالفت کی تو اس سے اجماع میں کچھ ضرر نہیں۔

پھر دوسری بار میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فمبلغ العلم فیہ انہ بشر کے یہ معنی ہیں کہ جس کو آپ کی حقیقت کا علم نہیں اس کے منتھی علم میں آپ بشر ہیں ورنہ آپ بلحاظ روح قدسی اور قالب نبوی سب سے پرے ہیں۔یہ سنکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا تو نے سچ کہا اور میں تیرا مطلب سمجھ گیا۔

محمد سر وحدت ہیں کوئی رمزان کا کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہیں حقیقت میں خدا جانے

i) امام شعرانی طبقات کبری میں۔
ii) یعنی سید الشیوخ سید محمد عمر حسینی خلیق قدس سرہ
iii) طبقات کبری جلد ثانی صفحہ ۵،

Marfat.com

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ آپ کی بی بیوں کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ینساء النبی لستن کاحد من النساء (الایہ)

یعنی اے پیغمبر کی بی بیو تم عورتوں میں کسی کے مانند نہیں ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

یرید لیس قدرکن عندی مثل قدر غیرکن من النساء الصالحات انتن اکرم علی وثوابکن اعظم لدی

اللہ تعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ تمہارے سوا اور جو نیک بخت عورتیں ہیں ان کے مرتبہ کے جیسا تمہارا مرتبہ مرے پاس نہیں (بلکہ) تم میرے پاس (ان سے) بزرگ و برتر ہو اور تمہارا ثواب بھی بہت بڑا ہے۔

انبیاء ہماری طرح بشر ہیں۔ کافروں کا کہنا

وہ کہیں کفار کی مانند "بشر مثلنا" میں کہوں فاروق کے لفظوں میں "کنت عبدہ"

انبیاء علیھم السلام کو اپنی طرح بشر کہنا کفار کی عادت ہے۔

قالت رسلهم افی الله شک فاطر السموات والارض ط یدعوکم لیغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمی ط قالو ان انتم الابشر مثلنا تریدون ان تصدونا عما کان یعبد آباءنا فاتونا بسلطن مبین۔ (۱۰)۔ (سورۃ ابراہیم)

ان کے رسولوں نے کہا کیا اللہ میں شبہ ہے جس نے زمین اور آسمان بنائے۔ وہ تم کو بلاتا ہے تاکہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور ڈھیل دے تم کو مقررہ وقت تک کہنے لگے تم تو ہماری طرح بشر ہو تم چاہتے ہو کہ ہم کو ان چیزوں سے روک دو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے رہے تو تم اس کے لئے کوئی کھلی سند لاؤ۔ (ترجمہ)

کافروں کی اس بری عادت کا ذکر قرآن شریف میں اور بھی کئی مقامات پر آیا ہے۔

کنت عبدہ۔ میں آپ کا بندہ تھا۔ میں آپ کا غلام تھا۔

میں آپ کا بندہ تھا۔ حضرت عمرؓ

عن سعید بن المسیب قال لما ولی عمر بن الخطاب خطب الناس علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ایھا الناس

ترجمہ۔ سعید ابن مسیب سے روایت ہے کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سے لوگوں کو مخاطب کیا۔ آپ نے اللہ کی تعریف کی اور اس کی

Marfat.com

انی قد علمت انکم تونسون منی شدة وغلظته وذالک انی کنت مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فکنت عبده و خادمہ وکان کماقال الله تعالی بالمؤمنین رحیما فکنت بین یدیہ کالسیف المسلول الا ان یغمدنی او ینہانی عن امر فاکف والا اقدمت علی الناس لمکان لینتہ (ھذا حدیث صحیح الاسناد)

(انوار احمدی از فضیلت جنگ قدس سرہ العزیز۔ بحوالہ حاکم)

ثنا بیان کی اور کہا کہ آپ لوگ جو مجھ میں شدت اور سختی دیکھتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور خادم تھا۔ چونکہ حضرت رحیم تھے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ آپ مومنین پر نہایت مہربان ہیں لوگ حضرت کی نرمی کی وجہ سے جرأت کرتے تھے۔ میں اس سبب سے آپ کے سامنے شمشیر برہنہ کی طرح رہتا اگر میان کرتے اور منع فرماتے تو باز رہتا ورنہ پیش قدمی کرتا۔ (حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے)

ابلیس کا حضرت آدمؑ کی عظمت کا لحاظ نہ رکھنا

وہ کہیں کفار کی مانند " بَشَرٌ مِّثْلُنَا "
ہم کہیں فاروق کے لفظوں میں " کُنْتُ عَبْدُہٗ "۔

تو آدم کو فقط سمجھا بشر ابلیس نے
کم ہے کم پیش نظر رکھتا فقط " سَوَّیْتُہٗ "

عمر سجدوں میں گزاری ایک سجدہ سے رکا
پھر رہا ہے آج تک مردود ہوکر کو بہ کو

واذقال ربک للملئکتہ انی خالق بشرا من صلصال من حما مسنون۔ فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ سجدین۔ فسجد الملئکتہ کلھم اجمعون۔ الا ابلیس۔ ابی ان یکون مع السجدین۔ قال یا ابلیس مالک الاتکون مع السجدین قال لم اکن لاسجد لبشر خلقتہ من صلصال من حما مسنون۔ قال فاخرج منھا فانک رجیم۔ وان علیک اللعنتہ الی یوم الدین۔

(۱۵۔ سورہ الحجر (۲۸ تا ۳۵))

جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں بناوں گا ایک بشر کھنکھناتے سنے ہوئے گارے سے۔ پھر جب ٹھیک کروں اس کو اور پھونک دوں اس میں اپنی جان سے تو گر پڑو اس کے آگے سجدہ کرتے ہوئے۔ تب سجدہ کیا ان سب فرشتوں نے مل کر۔ مگر ابلیس نے نہ مانا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو۔ (اللہ تعالی نے) فرمایا۔ اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا۔ (ابلیس نے) کہا میں وہ نہیں کہ سجدہ کروں ایک بشر کو جس کو تو نے کھنکھناتے سنے ہوئے گارے سے بنایا ہے۔ (اللہ تعالی نے) فرمایا تو (جنت سے) نکل جا کہ تو مردود ہے۔ اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔

Marfat.com

مومنوں پر حق تعالیٰ کا بڑا احسان

ہے "لَقَدْ" کے ساتھ "مَنَّ اللہُ" لوگو دیکھنا
ہم میں تھے وہ ہم پہ ہے احسانِ حق سبحانہ

لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین ۔ (سورۃ آل عمران)۔ (۱۶۴)

بے شک مومنوں پر اللہ کا بڑا احسان ہوا کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

ہر دوگانہ میں سلام عرض کرنا

کرر ہا ہے سارا عالم ہر دوگانہ میں سلام
بخت یاور جن کے تھے پاتے تھے اپنے روبرو

وہ تو دیتے تھے یقینا ہر تحیت کا جواب
اے خدا حسنِ سماعت کی ہے دل کو آرزو

جب عمل سے تو نے غفلت سے بچایا ہے مجھے
یوں نہ رکھ غافل عمل میں اے خدائے پاک تو

شرک کی جڑ کاٹنے والوں نے دی اذن ندا
رخ نہ کرنا اس طرف گنجائشِ انکار تو

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ

اے نبی ۔ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

تشہد ہر دو گانہ میں واجب ہے اور تشہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں سلام عرض کیا جاتا ہے۔

نماز معراج مُومنین ہے ، لقائے حق کا مجھے یقیں ہے
رسول اکرم کی دید ہوگی درود ہو گا سلام ہو گا

(مولوی سید علی حسینی علی الرحمہ)

Marfat.com

آپ ہر تحیت کا جواب دیتے ہیں

وہ تو دیتے ہیں یقیناً ہر تحیت کا جواب

اے خدا حسن سماعت لی ہے دل کو آرزو

وعن عمران بن حصین ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فرد علیہ ثم جلس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام علیکم و رحمۃ اللہ فرد علیہ فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ فرد علیہ فجلس فقال ثلثون۔ (رواہ الترمذی وابو داؤد)۔
مشکوہ ۷ / ۴۴۳ / ۷ کتاب الادب

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے کہا۔ السلام علیکم آپ نے اس کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دس نیکیاں ملیں۔ پھر ایک دوسرا آدمی آیا اس نے کہا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ آپ نے اس کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو بیس نیکیاں ملیں۔ پھر اور ایک شخص آیا۔ اس نے کہا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ نے اس کا جواب دیا۔ وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو تیس نیکیاں ملیں۔ (اس کی روایت ترمذی وابوداؤد نے کی)۔

وعن معاذ بن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ وزاد ثم اتی آخر فقال السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ فقال اربعون وقال ھکذا تکون الفضائل۔ (رواہ ابو داؤد) (مشکوہ شریف۔ ۸ / ۴۴۳ / ۱۸۔ کتاب الادب)۔

معاذ بن انس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیث کے معنوں کے موافق روایت کرتے ہیں اور اس پر یہ اضافہ کرتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا۔ السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ۔ آپ نے فرمایا۔ چالیس نیکیاں ہیں اور فرمایا اسی طرح ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ (اس کو ابوداؤد نے روایت کیا)۔
(اس طرح آپ نے ہر ایک کے سلام کا جواب عنایت فرمایا)۔

عمل میں غفلت سے بچانے کیلئے دعا

جب عمل سے تو نے غفلت سے بچایا ہے مجھے
یوں نہ رکھ غافل عمل میں اے میرے اللہ تو

عمل سے غافل ہونا یہ ہے کہ جیسے کوئی نماز ہی نہ پڑھے اور عمل میں غافل ہونا یہ ہے کہ نماز میں دل ادھر ادھر بھٹکتا ہے اور خشوع وخضوع حاصل نہ ہو۔
یہاں اسی تمنا کا اظہار ہے کہ اے اللہ تو نے اپنے فضل سے نماز پڑھنے اور اس میں

Marfat.com

بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے تو پھر خشوع وخضوع کی نعمت سے بھی سرفراز فرما اور اس حلاوت کا مزہ بھی چکھا جس کی وجہ سے آپ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ آمین۔ (نصر الحق)۔

دعائے قنوت سے غفلت۔ کئی بیماریوں کی جڑ

ہم ہر روز اپنی دن بھر کی نمازیں ختم کرنے سے پہلے وتر میں دعائے قنوت پڑھتے ہیں لیکن اس کے معنوں اور مطلب پر غور نہیں کرتے۔ یہ غفلت کئی کئی بیماریوں کی جڑ ہے۔ حق تعالیٰ ہم کو اس غفلت سے نکالیں۔ آمین

یہاں دعائے قنوت اور اس کے معنیٰ درج ہیں۔ معنی اور مطلب پر غور کرتے ہوئے ایک بار رک رک کر ترجمہ ضرور پڑھئے اور اس بات پر خاص طور توجہ دیجئے کہ جو اقرار ہم حق تعالیٰ سے روز کر رہے ہیں وہ صرف زبانی ہے یا پھر ہم اس کا برائے نام سہی لحاظ بھی رکھتے ہیں۔

اللھم انا نستعینک و نستغفرک و نؤمن بک ونتوکل علیک و نثنی علیک الخیر و نشکرک ولا نکفرک و نخلع و نترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد و لک نصلی و نسجد و الیک نسعیٰ و نحفد و نرجو رحمتک و نخشیٰ عذابک ان عذابک بالکفار ملحق

اللھم انا نستعینک — اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں

ونستغفرک — ہم تیری ہی بخشش چاہتے ہیں

ونؤمن بک — اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں

ونتوکل علیک — اور تجھی پر بھروسہ کرتے ہیں

Marfat.com

و نثنی علیک الخیر — اور بھلائی کے ساتھ تری خوبیاں بیان کرتے ہیں

و نشکرک — اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں

ولا نکفرک — اور تیری ناشکری نہیں کرتے

و نخلع — اور بیزار ہیں

و نترک من یفجرک — اور اس کو چھوڑتے ہیں جو تیری نافرمانی کرے

اللھم ایاک نعبد — اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں

و لک نصلی — اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں

و نسجد — اور تجھ ہی کو سجدہ کرتے ہیں

والیک نسعیٰ — اور تیری ہی طرف دوڑ کر آتے ہیں

و نحفد — اور خدمت میں حاضر ہیں

و نرجو رحمتک — اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں

و نخشیٰ عذابک — اور ترے عذاب سے ڈرتے ہیں

ان عذابک بالکفار ملحق — بے شک تیرا عذاب نافرمانوں کو پہنچنے والا ہے

شرک کی جڑ کاٹنے والوں کا اذن ندا دینا

شرک کی جڑ کاٹنے والوں نے دی اذن ندا
رخ نہ کرنا اس طرف گنجائش انکار تو

* شرک کی جڑ کاٹنے والوں۔ سے مراد حق تعالیٰ جل شانہ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشھد کما یعلمنا السورہ من القرآن۔

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھاتے جیسا کہ آپ قرآن کی [redacted] سورت سکھاتے تھے۔

(کتاب التشہد۔ مشکوٰۃ جلد اول۔ حدیث ۸۴۹ / ۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بروایت مسلم اور حدیث ۸۵۵ / ۱۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بروایت نسائی)۔

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اور اپنا ہاتھ پکڑا اور مجھے التحیات اس طرح سکھایا جس طرح آپ قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث متفق علیہ ہے۔ (اشعۃ

Marfat.com

اللمعات اردو صفحہ ۲۶۰ جلد دوم)۔
(اس کے ساتھ ہی ساتھ سلسلہ ۳ بھی دیکھئے)

السلام علیک۔ تشریح

(ج) اس حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے حضرت عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔

السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ

یعنی " دعائے خیر و سلامتی ہو آپ پر اے پیغمبر اور اس کی مہربانی اور زیادہ سے زیادہ خیر و برکت کا نزول آپ پر ہوتا رہے "۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کو یہاں مخاطب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کلام کو اپنی اصلی حالت میں رکھا گیا ہے کہ یہ کلام و گفتگو دراصل شب معراج کو پروردگار تعالی و تقدس کی طرف سے آپ کے ساتھ کی گئی اور سلام کے ساتھ آپ کو مخاطب کیا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے تعلیم کے وقت وہی اصل کلمات باقی اور قائم رکھے تاکہ امت کو وہ حال یاد آجائے و نیز وہ حالت ہمیشہ کے لئے تمام حالات و اوقات میں مومنوں کا نصب العین اور عابدوں کی آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ خصوصا حالت عبادت میں۔ خصوصا نماز کے آخر میں کہ نورانیت و انکشاف کا وجود اس مقام پر زیادہ اور قوی تر ہوتا ہے اور بعض عارفین نے کہا کہ یہ خطاب (السلام علیک ایھا النبی) اسی بنا پر ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ و سلم جملہ موجودات کے ذروں اور تمام افراد ممکنات میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نمازیوں کے ذوات (ذاتوں) کے درمیان حاضر و موجود ہوتے ہیں تو نمازی کو چاہیئے کہ اس معنی و حقیقت سے آگاہ رہے اور مشاہدہ سے غافل نہ ہو تاکہ انوار قریب اور اسرار معرفت سے متنور اور فیضیاب ہو۔

(د) دیکھو التحیات میں " السلام علیک ایھا النبی " سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ نیز اس بات پر بھی غور کرو کہ لفظ کے معنی کے ساتھ مصداق ذہن میں آجاتا ہے۔ پس " صراط الذین انعمت علیھم " کہتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے تصور کا ذہن میں آجانا جو اس کے فرد اعلی اور بہترین مصداق ہیں طبعی بات ہے۔

(درس القرآن بحر العلوم محمد عبدالقدیر صدیقی قدس سرہ العزیز)

Marfat.com

سانچے ولی سید احمد حسینؒ کا ایک واقعہ

ہر چند کہ اس بارے میں کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں مگر دل چاہتا ہے کہ حضرت والد محترم سید علی حسینی صاحب قبلہ مرحوم سے سنا ہوا ایک واقعہ نقل کر دوں۔ ایک مرتبہ مولانا قاضی سید علی حسین قادری مرحوم و مغفور کے مکان میں سانچے ولی مولانا سید احمد حسین صاحب قبلہ جو عام طور پر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کا کثرت سے ورد کرتے رہنے کی وجہ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی کے نام سے مشہور ہوگئے تھے عشاء کی نماز کی امامت کر رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو والد صاحب قبلہ نے ان سے سہو سجدہ کرنے کی وجہ پوچھی۔ فرمایا کہ قاعدہ اولی میں جب انہوں نے "السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ" پڑھا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم جلوہ افروز ہیں۔ یہ درود پڑھنے لگے۔ اس لئے سہو سجدہ کیا کیونکہ قاعدہ اولی میں درود شریف پڑھنا نہیں ہے۔ (نصر الحق۔ حق تعالی اس کے گناہ معاف فرمائیں)

آپ کا ارشاد نری وحی

"گفتہ او گفتہ اللہ" پر ایمان ہے

سامنے "مَا يَنطِقُ" ہے سامنے ہے "فَانْتَهُوْا"

مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ان کی کہی ہوئی بات اللہ کی کہی ہوئی ہے اگرچہ کہ یہ اللہ کے بندے کے منہ سے نکلی ہوئی بات ہے۔

وَمَاینطق عن الھوی
ان ھو الا وحی یوحی

اور نہ آپ اپنی نفسانی خواہش سے بات بتاتے ہو
آپ کا ارشاد نری وحی جو آپ پر بھیجی

دیں لے لو، منع کریں چھوڑ دو

وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا۔
(سورۃ الحشر آیت ۷)

اور رسول تم کو جو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں وہ چھوڑ دو

Marfat.com

آپ کا رب آپ کو اتنا دیگا کہ آپ اس سے راضی ہو جائیں گے

ہے "فترضیٰ" بھی وہیں "یعطیک ربک" ہے جہاں
ان کو کتنا چاہتا ہے اے خدائے پاک تو

ہے "فترضی" بھی وہیں "یعطیک ربک" ہے جہاں
ولسوف یعطیک ربک فترضی۔
(سورہ والضحی)

ان کو کتنا چاہتا ہے اے خدائے پاک تو
"اور عنقریب آپ کا پروردگار آپ کو دیتا جائے گا اتنا کہ آپ اس سے راضی اور خوشنود ہوجائیں گے۔

تمہاری امت کے بارے میں ہم تم کو راضی کر دیں گے

و عن عبداللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالی فی ابراھیم رب انھن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی " و قال عیسی "ان تعذبھم فانھم عبادک" فرفع یدیہ "فقال اللھم امتی امتی وبکی فقال اللہ تعالی "یاجبرئیل اذھب الی محمد وربک اعلم فسلہ مایبکیہ" فاتاہ جبرئیل فسألہ فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما قال فقال اللہ لجبرئیل اذھب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولانسوءک (رواہ مسلم ۔ مشکوہ شریف جلد دوم ۔ کتاب الفتن ۔ باب الحوض والشفاعۃ) ۱۰/۵۳۳۸

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا جو حضرت ابراہیم کی درخواست کے متعلق ہے "اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا جو شخص میری تابعداری کرے وہ مجھ سے ہے"، اور حضرت عیسی نے کہا "اگر تو ان کو عذاب کرے پس وہ تیرے بندے ہیں"، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا "اے اللہ میری امت میری امت"، اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل سے فرمایا" محمد کے پاس جاؤ اور تمہارا رب بہتر جانتا ہے لیکن ان سے پوچھو کیوں روتے ہو۔ حضرت جبرئیل آئے آپ سے سوال کیا آپ نے ان کو اس چیز کی خبر دی فرمایا۔ اللہ تعالی نے فرمایا" جبرئیل محمد کے پاس جاؤ اور کہو کہ تمہاری امت کے بارے میں ہم تم کو راضی کر دیں گے اور غمگین نہ کریں گے۔

رضا و خوشنودی اس میں کہ پوری امت جنت میں جائے

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
ذخیرہ

Marfat.com

آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا ہے

آنکھ سوتی ہے مگر دل جاگتا ہے آپ کا
اس کے مظہر تھا جسے زیبا ہے "لَا نَوْمٌ لَہٗ"

قالت عائشہ فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر فقال یا عائشہ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی

(بخاری جلد اول پارہ - ۵ - باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان وغیرہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وتر سے پہلے آرام فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ بے شک مری آنکھیں سوجاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

(یہ ایک طویل حدیث شریف کا آخری حصہ ہے جو حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نصر الحق)

نہ اسکو اونگھ آتی ہے نہ نیند

۵۵- مراد حق تعالیٰ جل شانہ

اللہ لاالہ الا ھو ج الحی القیوم۔ لاتاخذہ سنۃ ولانوم طلہ مافی السموات ومافی الارض۔

(سورہ البقرہ۔ آیت الکرسی۔ پارہ ۳)۔

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ زندہ ہے سب کا تھامنے والا نہ تو اس کو اونگھ آتی ہے اور نا ہی نیند۔ اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

آپؐ کا حق تعالیٰ کی کئی ایک صفت سے متصف ہیں

متصف اللہ کی کس کس صفت سے ہیں حضور
یہ وہ منزل ہے جہاں دل کہہ رہا ہے " وحدہ "

۵۶- (ا) محمد و محمود۔۔ بہت سراہا ہوا۔ بہت قابل تعریف

بہت تعریف کیا ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی۔ (فیروز اللغات)۔

محمد کہنے والے غور کر الحمد للہ پر سمجھ میں آئے گا پھر اس میں کتنی معنویت ہے

(شیخ الاسلام سید محمد پادشاہ حسینی لئیق قدس سرہ العزیز)

(ج) اور وحی متلو و غیر متلو (قرآن و حدیث) میں کتنے اسماء حسنی اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں کہ اپنے حبیب کو بھی ان سے موسوم فرمایا اور ان کے کمال و جمال کا زیور بنایا۔ اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسماء الٰہی سے متخلق و متصف ہیں پھر بھی بعض اسماء و صفات سے خاص طور پر نامزد و مشہور ہیں۔ جیسے نور، حق، علیم، حکیم، مومن، مہیمن

Marfat.com

اسماء نبوی صلی اللہ لیہ وسلم جو مسجد نبوی میں لکھے ہوئے ہیں

سجد نبوی صلوۃ اللہ علیہ صاحبہ میں قبلہ رخ دیوار پر اور محراب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اسماء گرامی لکھے ہوئے ہیں۔ان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ نشانہ نے آپ کو کن کن اوصاف عالیہ سے متصف فرمایا ہے۔ بندہ کو تو یہی حکم ہے کہ وہ اپنے آپ میں حق تعالیٰ شانہ کے اخلاق کریمانہ پیدا کرے۔ پھر آپؐ تو عبد کامل ہیں اور ساتھ ہی حق تعالیٰ کے اخلاق کریمانہ کے کامل مظہر بھی۔ آپؐ حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اس کے حکم سے اللہ تعالیٰ کے کئی اوصاف عالیہ سے متصف بھی ہیں۔ مسجد نبوی صلوہ اللہ علی صاحبہ میں قبلہ رخ دیوار پر لکھے ہوئے آپؐ کے اسماء گرامی اس بات پر شاہد ہیں کہ امت میں کسی نے بھی اس پر الحمد اللہ اختلاف نہیں کیا۔ترکیوں کے زوال کے بعد وجود میں آنے والی حکومت نے بھی جس نے بہت ساری اہم نشانیاں مٹادیں ان اسماء گرامی کو نہ صرف یہ کہ اسی طرح رہنے دیا بلکہ اس کی حفاظت بھی کی اور کر رہے ہیں۔الحمد للہ یہ اسماء گرامی مسجد کے سیدھے ہاتھ کے دروازہ سے یعنی باب السلام کے پاس سے شروع ہوتے ہیں۔اور محراب میں سے ہوتے ہوئے مواجہ شریف کے سامنے سے باب البقیع تک لکھے ہوئے ہیں کسی دائرہ میں ایک، کسی میں دو، کسی میں تین اور کسی دائرہ میں چار اسماء گرامی لکھے گئے ہیں اور اسماء گرامی لکھے ہوئے ہر دائرہ کے بعد والے دائرہ میں " صلی اللہ علیہ وسلم " لکھا ہوا ہے۔ذیل میں اسی لحاظ سے اسماء گرامی نقل کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔سب سے پہلے دائرہ میں **ھذہ اسماء النبی** " دوسرے میں " **صلی اللہ علیہ وسلم** "تیسرے میں " محمد احمد " (صلی اللہ علیہ وسلم) اور چوتھے دائرہ میں " صلی اللہ علیہ وسلم " لکھا ہوا ہے اور یہی سلسلہ آخر تک ہے۔یہاں سہولت کے لئے ہر اسم گرامی کا مطلب بھی لکھ دیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضہ آپ کی پیروی ہے۔لہذا جو آپ سے قریب ہونا چاہے وہ بھی اپنے آپ میں ان اخلاق کریمانہ کو پیدا کرنے کی کوشش کرے جو آپ کے پسندیدہ ہیں اور جس کی طرف آپ نے لوگوں کو متوجہ فرمایا ہے۔یہی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کا واحد طریقہ ہے۔

Marfat.com

بزرگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماءِ گرامی پڑھنے کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ اس طرح شروع کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنِ اسْمُہٗ سَیِّدُنَا ......

ھٰذِہٖ اَسْمَاءُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم اَحْمَدُ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ نبی کریم کے نام ہیں صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سراہے ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تعریف کئے ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے زیادہ تعریف کرنے والے

حَامِدٌ مَحْمُوْدٌ صلی اللہ علیہ وسلم اَحِیْدٌ وَحِیْدٌ صلی اللہ علیہ وسلم

تعریف کرنے والے سراہے ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم روکنے والے گوہر یکتا صلی اللہ علیہ وسلم

مَاحٍ حَاشِرٌ عَاقِبٌ صلی اللہ علیہ وسلم طٰہٰ یٰسٓ طَاھِرٌ صلی اللہ علیہ وسلم

ختم کرنے والے اٹھانے والے پیچھے آنے والے صلی اللہ علیہ وسلم طٰہٰ یٰسٓ پاک و صاف صلی اللہ علیہ وسلم

مُطَھَّرٌ طَیِّبٌ سَیِّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم

پاک کئے گئے پاک پاکیزہ سردار (سب کے) صلی اللہ علیہ وسلم

نَبِیُّ رَسُوْلُ الرَّحْمَۃِ صلی اللہ علیہ وسلم

نبی رحمت والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

(نوٹ: یہاں کچھ اسماء گرامی پارٹیشن لگانے کی وجہ سے نظر نہیں آرہے تھے۔ دلائل الخیرات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سو ایک اسماءِ گرامی درج ہیں ان میں بھی یہی سلسلہ قائم ہے۔ اس لحاظ سے وہاں یہ نام ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

قَیِّمٌ جَامِعٌ صلی اللہ علیہ وسلم

نگہبان سب کمالات کے جامع صلی اللہ علیہ وسلم

مُقْتَفٍ مُقَفًّی رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے پیچھے آنے والے پیچھے آنے والے معرکے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

رَسُوْلُ الرَّاحَۃِ ﷺ کَامِلٌ اِکْلِیْلٌ ﷺ

راحت دلانے والے پیغمبر ﷺ سب کمالات میں پورے تاج ﷺ

مُدَّثِّرٌ مُزَّمِّلٌ ﷺ عَبْدُاللّٰہِ حَبِیْبُ اللّٰہِ ﷺ

لحاف اوڑھنے والے کمبلی والے ﷺ اللہ کے بندے اللہ کے حبیب ﷺ

صَفِیُّ اللّٰہِ نَجِیُّ اللّٰہِ ﷺ کَلِیْمُ اللّٰہِ ﷺ

اللہ کے چنے ہوئے اللہ سے سرگوشی کرنے والے ﷺ اللہ سے بات کرنے والے ﷺ

خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ ﷺ خَاتِمُ الرُّسُلِ ﷺ

انبیاء کے سلسلے کو ختم فرمانے والے آخری نبی ﷺ رسولوں میں سب سے آخری ﷺ

رَسُوْلُ الثَّقَلَیْنِ ﷺ مُذَکِّرٌ نَاصِرٌ ﷺ

جنوں اور انسانوں کے پیغمبر ﷺ نصیحت کرنے والے مددگار ﷺ

مَنْصُوْرٌ نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ ﷺ نَبِیُّ التَّوْبَۃِ ﷺ

جنکی مدد کی گئی رحمت والے نبی ﷺ توبہ والے نبی ﷺ

حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ ﷺ مَعْلُوْمٌ شَھِیْرٌ ﷺ

تمہارے لئے زیادہ چاہنے والے ﷺ جانے ہوئے مشہور ﷺ

شَاھِدٌ شَھِیْدٌ ﷺ

گواہی دینے والے دیکھنے والے ﷺ

مَشْھُوْدٌ بَشِیْرٌ مُبَشِّرٌ نَذِیْرٌ ﷺ

گواہی دیئے گئے خوشخبری دینے والے خوشخبری پہنچانے والے ڈرانے والے ﷺ

مُنْذِرٌ نُوْرٌ سِرَاجٌ ﷺ مِصْبَاحٌ ھُدًی ﷺ

متنبہ کرنے والے نور چراغ ﷺ روشن ہدایت ﷺ

مَھْدِیٌّ مُنِیْرٌ دَاعٍ ﷺ اِبْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ﷺ

ہدایت یافتہ روشن کرنے والے بلانے والے ﷺ عبدالمطلب کے صاحبزادے ﷺ

Marfat.com

حَفِیٌّ عَفُوٌّ وَلِیٌّ حَقٌّ ﷺ

مہربان — معاف فرمانے والے — حق ﷺ

قَوِیٌّ اَمِیْنٌ مَامُوْنٌ ﷺ کَرِیْمٌ مُکَرَّمٌ مَکِیْنٌ ﷺ

زورآور — امانت دار — امن والے ﷺ کرم کرنے والے — بزرگ — دبدبے والے ﷺ

مَتِیْنٌ مُبِیْنٌ مُؤَمِّلٌ ﷺ وَصُوْلٌ ذُوْقُوَّۃٍ ﷺ

مضبوط — ظاہر — جن سے اُمید رکھی جاتی ہے ﷺ وصل والے — قوت والے ﷺ

ذُوْحُرْمَۃٍ ذُوْمَکَانَۃٍ ﷺ ذُوْعِزٍّ ذُوْفَضْلٍ ﷺ

بزرگی والے — بلند مرتبے والے ﷺ عزت والے — فضل والے ﷺ

مُطَاعٌ ﷺ مُطِیْعٌ قَدَمُ صِدْقٍ ﷺ

وہ جنکی اطاعت کی جاتی ہے ﷺ اطاعت کرنیوالے — صداقت میں آگے رہنے والے ﷺ

رَحْمَۃٌ وَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ مِنَّۃُ اللّٰہِ نِعْمَۃُ اللّٰہِ ﷺ

سراپا رحمت اور خوشخبری مومنین کے لئے ﷺ احسان الٰہی — اللہ کی نعمت ﷺ

ھَدِیَّۃُ اللّٰہِ عُرْوَۃٌ وُثْقٰی ﷺ صِرَاطُ اللّٰہِ صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﷺ

اللہ کا تحفہ — وہ جنکو مضبوط تھام لیا جائے ﷺ اللہ تعالیٰ کا راستہ — سیدھا راستہ ﷺ

ذِکْرُاللّٰہِ سَیْفُ اللّٰہِ ﷺ حِزْبُ اللّٰہِ اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ

اللہ تعالیٰ کی یاد — اللہ تعالیٰ کی تلوار ﷺ اللہ تعالیٰ کے لشکر — چمکتے ہوئے ستارے ﷺ

مُصْطَفٰی مُجْتَبٰی مُنْتَقٰی اُمِّیٌّ ﷺ

چنے ہوئے — برگزیدہ — پاک و صاف — اُمّی ﷺ

مُخْتَارٌ اَجِیْرٌ جَبَّارٌ ﷺ اَبُوالْقَاسِمِ اَبُوالطَّاہِرِ ﷺ

مختار — جن کا اجر دیا گیا — شکستہ کو جوڑنے والے ﷺ قاسم کے والد بزرگوار — طاہر کے والد بزرگوار ﷺ

اَبُوالطَّیِّبِ اَبُوْاِبْرٰہِیْمَ ﷺ مُشَفَّعٌ شَفِیْعٌ صَالِحٌ ﷺ

طیب کے والد بزرگوار — ابراہیم کے والد محترم ﷺ جن کی شفاعت قبول کی گئی — شفاعت کرنے والے — نیکوکار ﷺ

Marfat.com

مُصلِحُ مُھَیمِنُ صلی اللہ علیہ وسلم صَادِقُ مُصَدَّقُ صِدقُ صلی اللہ علیہ وسلم

اصلاح فرمانے والے نگہبان صلی اللہ علیہ وسلم سچے تصدیق کیئے گئے سراپا راستی صلی اللہ علیہ وسلم

سَیِّدُ المُرسَلِینَ صلی اللہ علیہ وسلم اِمَامُ المُتَّقِینَ صلی اللہ علیہ وسلم

سب رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم تمام پرہیزگاروں کے پیشوا صلی اللہ علیہ وسلم

قَائِدُ الغُرِّ المُحَجَّلِینَ صلی اللہ علیہ وسلم

جن کے ہاتھ پاؤں اور پیشانی چمکتی ہیں اُن کے پیشوا صلی اللہ علیہ وسلم

خَلِیلُ الرَّحمٰنِ بَرٌّ مُبَرٌّ وَجِیہٌ صلی اللہ علیہ وسلم

رحمٰن کے دوست نیکوکار نیکی کرنیوالے وجاہت والے صلی اللہ علیہ وسلم

نَصِیحٌ نَاصِحٌ صلی اللہ علیہ وسلم وَکِیلٌ کَفِیلٌ صلی اللہ علیہ وسلم

نصیحت دینے والے نصیحت کرنے والے صلی اللہ علیہ وسلم کام بنانے والے کفالت کرنے والے صلی اللہ علیہ وسلم

شَفِیقٌ مُقِیمُ السُّنَّةِ مُقَدَّسٌ صلی اللہ علیہ وسلم

مہربان سنّت قائم کرنے والے پاک کئے گئے صلی اللہ علیہ وسلم

رُوحُ القُدُسِ صلی اللہ علیہ وسلم رُوحُ القِسطِ صلی اللہ علیہ وسلم

پاکیزہ روح صلی اللہ علیہ وسلم عدل اور انصاف کی روح صلی اللہ علیہ وسلم

[نوٹ :- اوپر لکھے ہوئے نو اسماءِ گرامی نصیح سے رُوحُ القسط (صلی اللہ علیہ وسلم) تک محراب میں ہیں جہاں کھڑے رہ کر امام صاحب نمازیں پڑھاتے ہیں۔ البتہ رمضان شریف کے آخری دنوں میں تہجد کیلئے امام اس محراب میں کھڑے رہتا ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔ ترکیوں نے محراب میں قبلہ رخ دیوار کو اتنا موٹا کر دیا ہے کہ اب وہاں نماز پڑھنے والوں کا سجدہ اس مقام پر ہوتا ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے رہا کرتے تھے۔ لوگ وہاں اب نفل پڑھا کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ ہمیں بھی اس اعزاز سے نوازے۔ آمین]

مُکتَفٍ بَالِغٌ مُبَلِّغٌ صلی اللہ علیہ وسلم

وہ جو کافی ہیں عالی مرتبہ تک پہنچنے والے بلند مرتبے تک پہنچانے والے صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

وَاصِلٌ صلی اللہ علیہ وسلم مَوْصُوْلٌ صلی اللہ علیہ وسلم سَابِقٌ صلی اللہ علیہ وسلم سَائِقٌ صلی اللہ علیہ وسلم هَادٍ صلی اللہ علیہ وسلم

ملنے والے — ملے ہوئے — سب سے پہلے — لے چلنے والے — رہنما

مُهْدٍ صلی اللہ علیہ وسلم مُقَدَّمٌ صلی اللہ علیہ وسلم عَزِيْزٌ صلی اللہ علیہ وسلم فَاضِلٌ صلی اللہ علیہ وسلم مُفَضَّلٌ صلی اللہ علیہ وسلم فَاتِحٌ صلی اللہ علیہ وسلم

راہ دکھانے والے — پیشوا — غالب — سب سے بڑھے ہوئے — وہ جن کو سب سے بڑھ کر فضیلت دی گئی — کھولنے والے

مِفْتَاحٌ صلی اللہ علیہ وسلم مِفْتَاحُ الرَّحْمَةِ صلی اللہ علیہ وسلم مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ صلی اللہ علیہ وسلم

خزانۂ اسرار کی کنجی — رحمت کی کنجی — جنت کی کنجی

عَلَمُ الْاِيْمَانِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَمُ الْيَقِيْنِ صلی اللہ علیہ وسلم دَلِيْلُ الْخَيْرَاتِ صلی اللہ علیہ وسلم

ایمان کا نشان — یقین کا نشان — نیکیوں کا راستہ بتانے والے

صَاحِبُ الْكَوْثَرِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ الْمُعْجِزَاتِ صلی اللہ علیہ وسلم

کوثر کے مالک — معجزے والے

صَفُوْحٌ عَنِ الزَّلَّاتِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ صلی اللہ علیہ وسلم

درگزر کرنے والے گناہوں سے — شفاعت فرمانے والے

صَاحِبُ الْمُقَامِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ الْقَدَمِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ.....؏۱ صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ مقام — پیشوائی کرنے والے

مَخْصُوْصٌ بِالْعِزِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَخْصُوْصٌ بِالْمَجْدِ صلی اللہ علیہ وسلم

جو عزت کے ساتھ مخصوص کر دیے گئے — جو بزرگی کے ساتھ مخصوص کیے گئے

مَخْصُوْصٌ بِالشَّرَفِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ الْوَسِيْلَةِ صلی اللہ علیہ وسلم

جو شرف کے ساتھ خاص کیے گئے — وسیلہ والے

صَاحِبُ السَّيْفِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ الْحُجَّةِ صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ تلوار — صاحبِ دلیل

صَاحِبُ السُّلْطَانِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ الرِّدَآءِ صلی اللہ علیہ وسلم

اقتدار والے — چادر والے

؏۱ یہاں "صاحب" کے بعد جو اسمِ گرامی ہے وہ مجھ سے پڑھا نہ جا سکا (نصر الحق)

Marfat.com

صَاحِبُ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ التَّاجِ صلی اللہ علیہ وسلم

بلند درجہ والے صلی اللہ علیہ وسلم تاج والے صلی اللہ علیہ وسلم

صَاحِبُ الْمِغْفَرِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ اللِّوَآءِ صلی اللہ علیہ وسلم

خود رکھنے والے صلی اللہ علیہ وسلم علم نشان والے صلی اللہ علیہ وسلم

صَاحِبُ الْمِعْرَاجِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ الْقَضِيْبِ صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ وسلم صاحب عصا صلی اللہ علیہ وسلم

[نوٹ :- اس کے بعد کچھ اسماءِ گرامی پارٹیشن لگانے کی وجہ سے نہیں پڑھے جاسکے۔ چونکہ دلائل الخیرات میں بھی یہ اسماءِ گرامی اسی سلسلے سے ہیں اسلیئے ہوسکتا ہے کہ یہاں بھی وہی اسماءِ گرامی ہوں گے جو درج ذیل ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

صَاحِبُ الْبُرَاقِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ الْخَاتَمِ صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ براق صلی اللہ علیہ وسلم مہرِ نبوت والے صلی اللہ علیہ وسلم

صَاحِبُ الْعَلَامَةِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبُ الْبُرْهَانِ صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ علامت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب برہان صلی اللہ علیہ وسلم

صَاحِبُ الْبَيَانِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصِيْحُ اللِّسَانِ صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ بیان صلی اللہ علیہ وسلم فصیح لسان والے صلی اللہ علیہ وسلم

مُطَهَّرُ الْجَنَانِ صلی اللہ علیہ وسلم رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ صلی اللہ علیہ وسلم

پاک دل والے صلی اللہ علیہ وسلم شفیق مہربان صلی اللہ علیہ وسلم

أُذُنُ خَيْرٍ صلی اللہ علیہ وسلم]

خیر کو سننے والے صلی اللہ علیہ وسلم

صَحِيْحُ الْاِسْلَامِ صلی اللہ علیہ وسلم سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ صلی اللہ علیہ وسلم

صحیح اسلام والے صلی اللہ علیہ وسلم کونین کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

عَيْنُ النَّعِيْمِ عَيْنُ الْغُرِّ ﷺ

چشمۂ نعمت شرفاء کے سردار ﷺ

سَعْدُ اللهِ سَعْدُ الْخَلْقِ ﷺ

اللہ تعالیٰ کی برکت اور مخلوق کی خوش نصیبی ﷺ

خَطِيْبُ الْاُمَمِ عَلَمُ الْهُدٰى ﷺ

سب امتوں کے خطیب ہدایت کے نشان ﷺ

صَاحِبُ الْخَصَائِصِ ﷺ

خصوصیات والے ﷺ

رَافِعُ الرُّتَبِ عِزُّ الْعَرَبِ ﷺ

مرتبوں کو بلند کرنے والے عرب کی عزت ﷺ

الحمد للہ مسجد نبوی صلوٰۃ اللہ علی صاحبہا میں قبلہ رخ دیوار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اسمائے گرامی لکھے ہوئے ہیں اس کی تفصیل یہاں ختم ہوئی۔

اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يُبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَاَمِتْنَا عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اے اللہ اپنے برگزیدہ نبی اور پسندیدہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے واسطے سے ہمارے دلوں کو ان بری خصلتوں سے پاک فرما دے جو تیرے مشاہدہ سے اور تیری محبت سے دور کرتی ہیں۔

اے بزرگی والے اور اے بخشش کرنے والے پروردگار ہم کو اہل سنتہ والجماعتہ کے طریقہ پر اپنے دیدار کے شوق کے ساتھ اٹھا۔ اے اللہ درود ہوں ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد مصطفی پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر اور بے شمار سلام بھی ہوں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے۔

Marfat.com

شفاعت صرف یقین رکھنے والوں کے لیے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ شفاعتی یوم القیامۃ حق فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا

قیامت کے دن میری شفاعت حق ہے۔ پس جو کوئی اس پر ایمان نہ لائے وہ میری شفاعت کا اہل نہیں۔

(ب) ریاض الجنۃ اور منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث شریف جو مدینہ طیبہ میں حجرہ مبارکہ کی دیوار پر لکھی ہوئی ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مابین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ و منبری علی ترعۃ من ترع الجنۃ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے مکان اور منبر کے درمیان جنت کے باغات میں ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے زینوں میں سے ایک زینہ پر ہے۔

(اس کے علاوہ ایک اور جگہ کمان پر صرف حدیث شریف کا پہلا حصہ نقل ہے جس میں ریاض الجنۃ کا ذکر ہے۔)

(ج) ایمان مدینہ طیبہ میں لوٹ جائیگا۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے محراب کے سامنے کمان پر یہ حدیث شریف ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً ایمان مدینہ طیبہ کی طرف ایسا ہی سمٹ کر آجائے گا جیسا کہ سانپ اپنی بل کی طرف سمٹ کر آجاتا ہے۔

Marfat.com

محراب شریف کے پاس لکھی ہوئی دوسری حدیثیں

امامت کون کرے۔

حصول سعادت کے لئے وہ حدیث پاک بھی نقل کردی جارہی ہے جو محراب شریفہ کے سیدھے جانب دیوار پر لکھی ہوئی ہے۔

قال النبی صلوات اللہ علیہ و سلامہ - ان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم علماءکم فانھم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم و فی روایۃ فلیؤمکم خیارکم۔
اللھم صل و سلم علی اشرف الخلق محمد و الہ و صحبہ اجمعین

آپ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اور اس کا سلام ہو۔ نبی اکرم نے فرمایا اگر تم اس بات پر خوش ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو تمہارے علماء تمہاری امامت کریں کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان تمہارے نمائندے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ تمہارے اچھے لوگ تمہاری امامت کریں۔

تمام مخلوقات میں اشرف حضرت سیدنا محمد پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اور آپ پر اللہ کا سلام بھی ہو اور آپ کی آل اور تمام اصحابؓ پر بھی۔

Marfat.com

صفوں کو برابر رکھنا۔ محراب شریف کے پاس لکھی ہوئی حدیث

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم - اقیموا صفوفکم فانما تصوفون بصفوف الملائکۃ و حاذوابین المناکب و لینوا بایدی اخوانکم وسدواالخلل ولاتجعلوا للشیطان فرجۃ فمن وصل صفا وصلہ اللّٰہ ومن قطع صفا قطعہ اللّٰہ عزوجل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنی صفوں کو درست رکھو۔ اس کے سوا نہیں (یعنی یقیناً) تم فرشتوں کی صفوں کی طرح صف بناتے ہو۔ اور کاندھوں کو برابر رکھو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی برتو اور خالی جگہوں کو پر کرو اور شیطان کے لئے جگہ مت بناؤ۔

پس جو کوئی صفوں کو ملائے رکھے گا اللہ تعالی اس کو ملائے رکھے گا۔ اور جو کوئی صف کو قطع کرے گا تو اللہ عزوجل اس کو قطع فرما دے گا۔

Marfat.com

(یہ حدیث شریف مسجد نبوی صلوۃ اللہ علی صاحبھا کے محراب مبارکہ کے بائیں جانب دیوار پر لکھی ہوئی ہے۔ حق تعالی شانہ اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور پھر بار بار ریاض الجنتہ میں ٹھہر کر اس حدیث کو پڑھنے اور ایماں تازہ کرلینے کی سعادت بخشیں)۔

نوٹ :۔ اس حدیث شریف میں صف سے مراد نماز با جماعت کی صف کے علاوہ مسلمانوں کے دیگر تمام اجتماعی احوال مراد ہوسکتے ہیں اور اگر مطلق نماز ہی کی صف مراد لی جائے تو بھی دیگر تمام امور جو مسلمانوں کی اجتماعی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں خود بخود اس کے تحت آجاتے ہیں۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ کسی بھی اہم معاملے میں زبان کھولتے وقت ان تمام باتوں کا لحاظ رکھا جائے جو مندرجہ بالا حدیث شریف میں ہیں اور اس بشارت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے جو صفوں کو ملانے والوں کے لئے ہیں اور اس سخت وعید سے ڈرتے رہنا چاہئیے جو صفوں میں رخنہ ڈالنے والوں کے لئے دی گئی ہے۔

Marfat.com

قیام لیل سے پاؤں پر سوجن آجانا

پاؤں پر سوجن قیام لیل سے دیکھی ادھر
"مَاتَیَسَّرَ" سے ادھر ملحوظ حکمِ "فَاقْرَءُوْا"۔

فاقرءو اماتیسر من القرآن۔
(سورہ مزمل دوسرا رکوع)

پس پڑھو قرآن سے جس قدر آسان ہو۔

وعن المغیرہ قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی تورمت قدماہ فقیل لہ لم تصنع ھذا وقد غفرلک ما تقدم من ذنبک وما تأخر قال افلا اکون عبدا شکورا۔
(مشکوہ شریف جلد اول بحوالہ مسلم و بخاری۔ کتاب الصلوہ باب التحریض علی قیام اللیل (قیام لیل کی ترغیب کا بیان)

مغیرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا یہاں تک کہ آپ کے مبارک پاؤں سوج گئے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

حضرت ربیعہؓ کا جنت میں رفاقت مانگ لینا

مانگنے والے نے جنت میں رفاقت مانگ لی
مثل "وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ" اے خواہشِ سجدہ ہے تو

قربِ حق کے واسطے سجدہ اگر اکسیر ہے
ہے اسی سے معتبر قرب نبی کی آرزو

وعن ربیعہ بن کعب قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لی سل فقلت اسألک مرافقتک فی الجنۃ قال اوغیر ذالک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرہ السجود۔
(رواہ مسلم۔ مشکوہ جلد اول۔ کتاب الصلوہ باب السجود۔ ۸۳۶/۲۹

ربیعہ بن کعب (اسلمی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا کرتا تھا میں آپ کے پاس وضو کا پانی اور ضرورت کی چیزیں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا جو چاہتا ہے مانگ۔ میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں (یعنی میں جنت میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی اور چیز مانگ۔ میں نے عرض کیا مجھے یہی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا تو خود بھی کثرت سجدہ سے میری مدد کر۔ (مسلم۔ مشکوہ کتاب الصلوہ باب السجود)

Marfat.com

سوال کو مطلق فرمایا

(ا) اس حدیث شریف کے ماتحت اشعتہ اللمعات میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

سوال کو مطلق فرمانے سے کہ فرمایا "سَل" کچھ مانگ لے۔ کسی خاص چیز کی قید نہیں لگائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سارا معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دست کریمانہ میں ہے کہ جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے رب کے حکم سے دے دیں۔

فَاِن جودک الدنیا وضرتھا	ومن علومک علم اللوح والقلم

(دنیا اور آخرت آپ ہی کی سخاوت سے ہیں اور لوح و قلم آپ کے علوم کا ایک حصہ ہیں)

اگر خیریت دنیا و عقبی آرزو داری
بدر گاہش بیا و ہرچہ می خواہی تمنا کن

(اگر تو دنیا اور عقبی کی خیریت چاہتا ہے تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو اور جو بھی چاہتا ہے عرض کر)

(ب)

ایک ذرہ آپ کی بخشش سے ہے دنیا و دین	علم کا ہے ایک شمہ لوح محفوظ و قلم

(مولوی سید علی حسینی علی۔ ترجمہ قصیدہ بردہ شریف)

وَاسجدو اقترب ه (سورہ علق)	سجدہ کر اور قریب ہوجا۔

مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی "فاعنی علی نفسک بکثرہ السجود"۔ یعنی تو خود بھی کثرت سجدہ سے میری مدد کر۔ (مکمل حدیث شریف سلسلہ نمبر ۵۹ میں نقل کردی گئی ہے۔ نصر الحق)۔

غلامی کا تقاضہ۔ عمل

اے تقاضائے غلامی تو ہی بتلا کیا کروں	سامنے آتا ہے جب ہر اک قدم پر "اعملوا"۔

قل یقوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل
(سورہ انعام۔ آیت ۱۳۵) (اور سورہ زمر آیت ۳۹)

آپ کہہ دیجئے "اے لوگوں تم عمل کرتے رہو اپنی جگہ پر، بے شک میں بھی عمل کرتا ہوں۔

وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم و رسولہ والمومنون ط (سورہ توبہ۔ آیت ۱۰۵

اور آپ کہہ دیجئے کہ عمل کئے جاؤ پھر آگے دیکھ لے گا اللہ تمہارے کام کو اور اس کا رسول اور ایمان والے

Marfat.com

یاایها الرسل کلوا منّ الطیبت واعملوا صالحا انی بماتعملون علیمٌ ط۔(۵۱) سورہ المومنون۔

اے رسول پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور اچھے کام کرو جو کچھ تم کرتے ہو میں جانتا ہوں۔

(د) اِعملوا ماشئتم انہ بماتعملون بصیر (۴۰)۔(سورہ فصلت حم السجدہ)

جو چاہے عمل کرو۔ جو تم کرتے ہو وہ دیکھتا ہے۔

امت کے اعمال کا پیش خدمت ہونا

پیش خدمت ہورہے تک کہ مت کے عمل
اے خدا مجھ کو نہ رکھنا مبتلائے نفس تو

تعرض علی اعمالکم فان اریت خیرا حمدت اللہ وان اریت شرا استغفرت لکم۔ (ابن سعد وغیرہ۔ بنی اسرائیل تفسیرِ قادری)

تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔ اگر بہتر دیکھتا ہوں (پاتا ہوں) تو اللہ کی حمد کرتا ہوں اور اگر برے دیکھتا ہوں (پاتا) تو تمہارے لئے بخشش چاہتا ہوں۔

ہواءِ نفس کا دین کے تابع ہونا

عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایومن احدکم حتی یکون ھوہ تبعالماجئت بہ (رواہ فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ھذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح)(مشکوۃ جلد اول کتاب الایمان ۱۵۹/ ۲۸)

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت تک کوئی مومن (کامل مومن) نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی خواہش اس چیز کے تابع ہوجائے جیسے میں لایا ہوں۔

نفس۔ ایک چکر

خواہش نفس کے اتباع کی ایک کھلی نشانی یہ ہے کہ کارہائے خیر جو درجہ نفل میں ہیں ان کی طرف تو سبقت کی جاتی ہے لیکن واجبات، خواہ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے ان کے پابند ہونے میں سستی سے کام لیا جاتا ہے اور اکثر لوگوں کا یہی حال ہے مگر وہ جن کو اللہ سبحانہ نے اس سے محفوظ رکھا۔ چنانچہ آپ بھی دیکھتے ہوں گے کہ ان میں کا ایک ایک شخص، نوافل میں (جو انسان پر واجب نہیں محض اس کا اختیاری امر ہے) بکثرت حصہ لیتا رہتا ہے اور اگر کسی فرض کی نوبت آئے (جس کی ادائیگی سے مفر نہیں) تو اس کو کماینبغی ادا کرنے پر مائل ہوتا نظر نہیں آتا۔

Marfat.com

ومغاربها۔(رواہ المسلم)　　　مشرقوں کو اور مغربوں کو

(تفسیر قادری سورہ کہف صفحہ ۳۸۸)

(شمس المفسرین سید محمد عمر حسینی قادری قدس سرہ العزیز)

غزوہ بدر میں کافروں کی قتل گاہیں بتا دینا۔

قال فیدب رسول اللہ صلی اللہ علیہ　　(انس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فقہ سے بے توجہی۔ نفس کی اور ایک چکر

فقیر کا مشاہدہ ہے کہ بعض مریدین اوراد و وظائف ذکر و شغل حتی کہ قیام لیل اور تہجد کے تو سختی سے پابند ہیں۔ اللہ سبحانہ ان کے اس ذوق و شوق میں اور اضافہ فرمائے اور اپنی گوناگوں رحمتوں اور برکات سے مالا مال کرے۔ لیکن اگر ان کو فقہ کا کوئی رسالہ جس میں طہارت و نماز کے ضروری مسائل درج ہوں۔ مثلاً کشف الخلاصہ کو دیکھ لینے کی جانب توجہ دلائی جائے تو ان کو اس طرف اتنی رغبت نہیں ہوتی۔ حالانکہ وظیفہ یا ذکر، قیام لیل اور تہجد اگر احیاناً ترک ہوجائے تو ان سے اس کا سوال نہ ہوگا کہ کیوں ترک کیا۔ بخلاف طہارت و نماز وغیرہ کے فرائض کی ادائی میں اگر خلل ہوگا تو اس کا سوال ہوگا اور طہارت کے نقص کا اثر تو صحت نماز پر بھی پڑے گا۔ مگر ان کو توجہ نہیں ہوتی۔ واللہ الموافق۔

(شیخ الاسلام مولانا سید محمد بادشاہ حسینی قدس سرۃ العزیز)

(سورہ الحدید صفحہ ۱۳۱۸ اور ۱۳۱۹ قال فما ۲۷)

(تفسیر قادری تفسیر کشف القلوب)

اعمال کو باطل ہونے سے بچالینا

میرا جینا کمیز کردے طاعتِ مطلوب سے

یا الٰہی جانتا ہوں منشاء " لَاتُبۡطِلُوۡا "

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَلَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ۔

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع مت کرو۔

Marfat.com

میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں

ہے یقیناً آپ کی چشم عنایت ہر طرف
سن رہا ہوں آپ کا ارشاد عالی "اِسْتَوُوْا"

ہے یقینا آپ کی چشم عنایت ہر طرف

عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول استووا، استووا، استووا فوالذی نفسی بیدہ انی لاریکم من خلفی کما اریکم من بین یدی

(رواہ ابوداؤد مشکوۃ جلد اول ۱۰۳۲/۱۶)

وعن انس قال اقیمت الصلوہ فاقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجھہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی لاریکم من وراء ظھری - رواہ البخاری و فی متفق علیہ سال اتموا الصفوف فانی اریکم من وراء ظھری - (مشکوۃ جلد اول ۱۰۱۸/۲)

سن رہا ہوں آپ کا ارشاد عالی "اِسْتَوُوْا"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے - برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ (صف بندی کرو) اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہیں اپنے پیچھے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ سامنے دیکھتا ہوں۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز قائم کی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف پلٹ کر متوجہ ہوئے اور فرمایا اپنی صفوں کو سیدھی کرو اور آپس میں نزدیک کھڑے رہو۔ تحقیق میں تم کو اپنی پیٹ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے اور بخاری و مسلم میں ہے کہ پورا کرو اپنی صفوں کو تحقیق میں تم کو اپنی پیٹ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

آپ امت کے رکوع و سجدوں کی کیفیت سے واقف ہیں

کیفیت امت کے سجدوں کی انہیں معلوم ہے
ہے "فَوَاللّٰہِ" میں کتنا زور کچھ سمجھا ہے تو

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم من بعدی - (متفق علیہ - مشکوۃ جلد اول ۸۰۸/۱)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رکوع اور سجدوں کو سیدھا کرو۔ پس اللہ کی قسم تحقیق میں تم کو دیکھتا ہوں اپنے پیچھے سے۔

Marfat.com

قربانی کے وقت امت کا روبرو رہنا

کیا عجب ہے ہم پہ بھی چشم کرم ہو آپؐ کی

وقت قربانی جہاں امت رہی ہے روبرو

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دو دنبے سینگ دار ابلق اور خصی ذبح کئے۔ جب ان کو قبلہ رخ لٹایا فرمایا "میں اپنا منہ اس ذات کے سامنے کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ابراہیمؑ کی ملت پر یکسو ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو رب ہے سب جہانوں کا۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور ساتھ اس کے میں حکم دیا گیا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ یہ قربانی تیری ہی عطا سے ہے اور تیرے لیے ہے محمدؐ اور اس کی امت کے طرف سے۔ بسم اللہ اللہ اکبر" پھر آپؐ نے (دنبوں کو) ذبح فرمایا۔ اس کو احمد، ابو داؤد ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا احمد، ابو داؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے دست مبارک سے اس کو ذبح کیا اور فرمایا "بسم اللہ اللہ اکبر" اے اللہ یہ میری طرف سے ہے اور اس شخص کی طرف سے ہے جس نے میری امت میں سے قربانی نہیں کی۔ (مشکوۃ جلد اول ۱۳۷۷/۹)

گزرے ہوئے لوگوں کے ساتھ ہماری یاد فرمائی

یاد ہم آئے انہیں گزرے ہوئے لوگوں کے ساتھ

" قد راینا " سے ہوا اظہار انس و آرزو

وددت انا قد راینا = میں آرزو کرتا ہوں کہ ہم دیکھیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) قبرستان کی طرف تشریف لائے پھر فرمایا۔ اے مؤمنوں کی جماعت تم پر سلام ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم تمھارے ساتھ ملنے والے ہیں" میں آرزو کرتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔

Marfat.com

صحابہؓ نے عرض کیا کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ نے فرمایا تم میرے صحابی ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔

صحابہؓ نے عرض کیا جو لوگ ابھی نہیں آئے انھیں آپؐ اپنی امت میں کس طرح پہچان لینگے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آپؐ نے فرمایا تم دیکھتے ہو ایک شخص کے سفید پیشانی اور سفید پاؤں والے گھوڑے نہایت ہی سیاہ گھوڑوں کے درمیان ہیں تو کیا وہ ان کو نہیں پہچان لیگا۔

صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں۔

آپؐ نے فرمایا وہ لوگ وضو کے اثر سے چمکتی پیشانی چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں کے ساتھ آئینگے اور حوض کوثر پر میں ان کا امیر رہونگا۔ (مسلم۔ المشکوۃ کتاب الصلوۃ)

آثار وضو سے پہچان لینا

اژدحامِ حشر میں بھی ان کی نظروں میں رہے
اپنی امت کی رکھی پہچان آثارِ وضو

خدمت اقدس میں حاضری اور استغفار کرنا

حمتِ "جَاءُوْكَ" چلیں گے خدمت اقدس میں ہم
ہے ادب آموز ہم کو آیت "فَاسْتَغْفَرُوْا"۔

آپ استغفار فرمائیں گے میرے حق میں جب
خود بخود ہوجائے گا، ہر چاکِ دامن کا رفو

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ (۶۴)
(سورہ النساء۔ آیت ۶۴)

اور وہ لوگ جس وقت انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا آپ کے پاس آتے اور اللہ تعالی سے استغفار کرتے (معافی مانگتے) اور رسول بھی ان کو بخشواتے تو البتہ اللہ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔

(۱) اس آیت کریمہ کا ذکر سلسلہ ۲۸،۲۷ (ج) میں ابو جعفر منصور اور امام مالک کے مباحثہ میں بھی آیا ہے۔

Marfat.com

بار عصیاں بہ سر آوردہ و جامی بہ درت یارسول عربی شافع عصیاں مدد دے

گناہوں کا بوجھ سر پر لے کر جامی آپ کے درِ دولت پر حاضر ہے۔ اے اللہ کے رسول اور گناہوں کی شفاعت فرمانے والے مدد فرمایئے۔

مولوی سید علی حسینی علیؒ کے نعتیہ اشعار

(ج) مولانا سید شاہ علی حسینی علیؔ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

کس چہ داند حال زارم یا رسول
داغ دل باکہ نمائم یا رسول

جز خدایت نیست کس حاجت روا
جملہ حاجات از تو خواہم یا رسول

ہر عطائے حق زدستت بائدم
ورنہ اضلال است آں ہم یا رسول

عاصیم من تا قدوم پاک تو
تحتِ " جاءُوکَ " آمدہ ام یا رسول

بر علی تو نگاہ لطف تو
درود عالم باد ہردم یا رسول

ترجمہ۔(۱)۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا حال کوئی کیسے جانے گا میں اپنے دل کا داغ آپکو کیسے دکھاؤں۔

(۲) آپ کے پروردگار کے سوا میرا کوئی بھی حاجت روا نہیں اسی لئے) میں اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(۳) میں حق تعالی کی ہر عطاء آپ ہی کے دست مبارک سے چاہتا ہوں ورنہ اس سے ہٹ کر سب گمراہ کرنے والی چیزیں ہیں۔

(۴) میں گناہ گار ہوں اور آپ کے قدوم پاک کے سایہ میں حق تعالی کا ارشاد عالی "جاءُوک" سن کر حاضر ہوا ہوں۔

(۵) آپ اپنے علی پر نگاہ لطف فرمانے اور ہر وقت دونوں عالموں میں اس سلسلے کو قائم رکھئے۔

اس نعت شریف کے نیچے حضرت والد صاحب قبلہ نے یہ دعا تحریر فرمائی ہے۔

Marfat.com

اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا فجئتک مستغفرا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک والک وسلم فاستغفر اللہ لی بفضل جاءوک۔

بیشک میں نے اپنے نفس پر خوب ظلم کیا ہے پس میں آپ کی بارگاہ میں مغفرت طلب کرنے کے لئے آیا ہوں یا رسول اللہ! آپ پر اللہ تعالی رحمت و سلام نازل فرمائے اللہ تعالی سے "جاءوک" کے فرمان کے واسطے سے میرے لئے مغفرت طلب فرمائیے۔

میں نے عرض کیا تھا کہ "جز خدایت نیست کس حاجت روا"۔ (آپ کے پروردگار کے سوا کوئی حاجت روا نہیں ہے) سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا۔

کُلًّا نُمِدُّ هٰؤُلَاءِ وَ هٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّکَ ط وَمَا کَانَ عَطَاءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًا ہ

ہم ہر ایک کو آپ کے پروردگار کی بخشش سے پہنچاتے ہیں ان کو بھی اور ان کو بھی اور آپ کے پروردگار کی بخشش (دنیا میں عام ہے) بند نہیں ہوتی۔

یٰعِبَادِیْ کے مخاطب

یوں خدا نے کردیا ہم کو حوالے آپ کے
"یٰعِبَادِیْ" کے مخاطب "الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا"

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔
(سورہ زمر۔ آیت ۵۳)

آپ فرما دیجئے۔ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔

درگزر کرنے اور مشورہ کرنے کا حکم

درگزر کرنا سکھاتا ہے نبی کو خود خدا
خاطر محبوب بھی ہر چند ہے خود نرم خو

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ج
(سورہ آل عمران۔ آیت ۱۵۹)

سو کچھ اللہ ہی کی رحمت ہے جو آپ نرم دل مل گئے ان کو اگر آپ تند خو سخت دل ہوتے یہ آپ کے پاس سے متفرق ہوجاتے۔ سو آپ ان کو معاف کردیجئے اور ان کے واسطے بخشش مانگئے اور ان سے کام میں مشورہ لیجئے۔

Marfat.com

میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دینے والا

نعمتیں تقسیم ہوتی ہیں جہاں اس در پہ ہوں
وہ کریم النفس آقا جانتا ہے آرزو

سیدِ کل سرورِ ذی شان و محبوبِ خدا ﷺ
آپ کے ہاتھوں میں ہے سرکار میری آبرو

عن معاویہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرید اللہ بہ خیر أیفقھہ فی الدین و انما انا قاسم و اللہ یعطی۔ (متفق علیہ)۔
۳/۱۸۹

حضرت معاویہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دینے والا ہے۔

پیران پیر کا ارشاد

(ب) حضرت پیران پیر غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں فرمایا۔ اس (اللہ عزوجل) کے حضور میں اس طرح حاضر ہو کہ تیرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہو۔ آپ کو اپنا پشت پناہ اور استاد بنانے اور آپ کے دست مبارک کو تیرا بناؤ سنگھار کرنے اور تجھے حق تعالی عزوجل کے سامنے پیش کرنے دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی لشکر ارواح کے حاکم ہیں۔ مریدین (طالبین) کے مربی اور سرپرست ہیں اور مطلوبین کے سردار ہیں۔ نیکو کاروں کے افسر ہیں اور ان میں حالات و مقامات تقسیم فرمانے والے ہیں۔ اس لئے کہ حق تعالی نے یہ خدمت آپ کے سپرد کر دی اور آپ کو سب کا سپہ سالار بنا دیا ہے۔ جب لشکر کے لئے بادشاہ کی طرف سے خلعت برآمد ہوا کرتے ہیں تو ان کی سپہ سالار ہی کے ہاتھ سے تقسیم کرائی جاتی ہے۔ (الفتح الربانی مجلس ۴۴)۔

انعمت علیھم کے مصداق اول

دیکھ اس آیت کے ہیں مصداق اول بس وہی
کہ کے "اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ" تو بھی ہو جا! ایک سو

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝

ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا (سورۃ الفاتحہ)

Marfat.com

آپ کا تصور عین فطرت

عینِ فطرت ہے تصور خود بخود سرکار کا
ذکر سے مذکور تک پہنچائیں حق سبحانہ

صحابہ کا وضو کا بچا ہوا پانی بانٹ لینا۔

مل رہے ہیں جسم پر لے کے اصحاب نبیؐ
بٹ گیا سب میں جو پانی بچ گیا بعد وضو

وعن ابی جحیفة قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم بمکة وهو بالابطح فی قبة حمراء من ادم ورایت بلالاً اخذ وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم ورایت الناس یبتدرون ذالک الوضوء فمن اصاب منه شیئا تمسح به ومن لم یصب منه اخذ من بلل ید صاحبه۔ (متفق علیه)

(اس کی روایت بخاری اور مسلم دونوں نے کی۔ یہ ایک طویل حدیث کا ابتدائی حصہ ہے۔ المشکوۃ جلد اول۔ باب السترۃ۔ کتاب الصلوۃ ۷۱/۲) ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ مکہ میں ابطح میں تھے چمڑے کے ایک سرخ خیمہ میں۔ میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کا بچا ہوا پانی لیا اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس پانی کو جلدی سے لے کر اپنے جسم پر ملتے ہیں اور جس کو یہ نہ ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری لے لیتا۔

حضرت سعدؓ کا آہستہ جواب دینا

گھر میں رہ کر سعد آہستہ سے دیتے تھے جواب
آپ کے تینوں سلاموں کی ہے دل کو آرزو

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے اور آپ نے اجازت چاہنے کے لئے السلام علیکم ورحمتہ

Marfat.com

اللہ فرمایا۔ حضرت سعد نے وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ کہا مگر اس طرح آہستہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم سماعت نہ فرماسکیں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ سلام کیا اور تینوں بار سعد رضی اللہ عنہ نے آہستہ ہی جواب دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہونے لگے تو سعد بن عبادہ آپ کے پیچھے پیچھے گئے اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے مانباپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے جو سلام کیا وہ میں نے سنا اور جواب بھی دیا لیکن آپ کو نہیں سنایا (یعنی آہستہ جواب دیا) اس سے میرے غرض یہ تھی کہ آپ کے بہت سے سلام مجھ پر ہوں اور بہت سی برکتیں پاؤں۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کو اپنے مکان میں لے گئے اور آپ کو خشک انگوریں پیش کیں۔

(ماخوذ از تفسیر سورہ النور۔ تفسیر قادری (کشف القلوب) بحوالہ امام احمد بن حنبل، ابو داؤد و النسائی)

آپؐ کے ہاتھوں میں ہے سرکارؐ میری آبرو

سید کل سرور ذی شان و محبوب خدا — آپ کے ہاتھوں میں ہے سرکار مری آبرو

اے خدا ان کی سفارش میرے حق میں کر قبول — ان کے صدقے میں بچالے اے خدانے پاک تو

اللھم شفعہ فی — اے اللہ آپ کو میرے لئے شافع بنا۔

یہ اس حدیث کا ٹکڑا ہے جو سلسلہ نمبر ۷۳ پر مشکوہ شریف جلد اول کتاب الدعوات کے حوالے سے لکھی گئی ہے۔ اسی طرح کی ایک اور دعا کا ذکر ضروری حوالوں کے ساتھ درس القرآن میں بحر العلوم محمد عبدالقدیر صدیقی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو درج ذیل ہے۔

توسل۔ حدیث شریف۔ ماثورہ دعا

اللھم انی اسئلک بحبیبک المصطفی	یااللہ۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ مانگتا ہوں
عندک یا حبیبنا یا محمد انا نتوسل بک	تیرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے واسطے سے
الی ربک فاشفع لنا عند المولی العظیم	جو تیرے پاس برگزیدہ ہیں۔ اے ہمارے

Marfat.com

یانعم الرسول الطائر۔ اللھم شفعہ فینا بجاھہ عندک

(درس القرآن۔ تفسیر سورہ فاتحہ بحوالہ ترمذی، نسائی، طبرانی، ابن خزیمہ، حاکم سے بیہقی نے یہ دعا روایت کی ہے)۔

حبیب یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ کا وسیلہ لے کر اللہ سے مانگتے ہیں۔ خدائے بزرگ و برتر کے پاس آپ ہماری سفارش کیجئے۔ اے خدا کے پاک رسول اے اللہ ہمارے حق میں ان کی سفارش قبول کر۔ اس آبرو اور عزت کی وجہ سے جو تیرے پاس ان کی ہے۔

کامیابی ہے اگر سرکارؐ کا ہو جائے تو

اے دل بے تاب نصر الحق نبی سے لو لگا
کامیابی ہے اگر سرکار کا ہو جائے تو

آدمی اس کے ساتھ ہے جسے وہ چاہتا ہے

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اس کے ساتھ ہے جسے وہ چاہتا ہے۔

(اربعین حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ العزیز)

تیری رنگ رنگ نعمتوں کا شکر ہو یارب عطاء
ساتھ ہر نعمت کے دی ہے شکر کی توفیق بھی

(علی حسینی)

اے اللہ ہم کو اپنی محبت عنایت فرما اور اس عمل سے محبت دے جو ہم کو تجھ سے قریب کرے اور اے اللہ ہم کو ان لوگوں کی محبت عطاء فرما جن کی محبت تیرے قرب کا وسیلہ ہے اور ہم کو ان لوگوں کے ساتھ محشور فرما جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔ آمین۔

Marfat.com

تو اس کے ساتھ جسے تو چاہے (بخاری)

حدثنا سليمن بن حرب ثنا حماد عن ثابت عن انس ان رجلا سال النبی صلی الله علیه وسلم عن الساعة فقال متی الساعة قال وماذا اعددت لها قال لا شیئی الا انی احب الله ورسوله صلی الله علیه وسلم فقال انت مع من احببت قال انس فما فرحنا بشئی فرحنا بقول النبی صلی الله علیه وسلم انت مع من احببت انس فانا احب النبی صلی الله علیه وسلم و ابابکر و عمر وارجوان اکون معهم بحبی ایاهم وان لم اعمل بثمل اعمالهم (بخاری شریف ج ۵۲۱ باب مناقب عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں۔ یارسول اللہ قیامت کب ہوگی آپ نے دریافت فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ اس نے عرض کیا میرے پاس اس کے سوا کوئی تیاری نہیں ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسی کے ساتھ ہوں گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں کسی چیز سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے کہ آپ نے فرمایا "تو اس کے ساتھ ہے جسے تو چاہتا ہے" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر کو چاہتا ہوں مجھے امید ہے کہ ان سے محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ رہوں گا اگرچہ کہ میرا عمل ان حضرات کے اعمال کے برابر نہیں۔ (یہ حدیث بخاری شریف جلد دوم میں باب مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔)

الحمدللہ۔

Marfat.com

وَاَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَلَاتَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○
(سورہ الانفال - ۸ - آیت ۴۶)

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو - بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے -

اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی تنازعہ ضعف و کمزوری اور بے وقاری کا سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی تنازعہ سے محفوظ رہنے کی تدبیر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور دین کی اتباع ہے -

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ○ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ○

سورہ احزاب - آیت - ۷۰ - ۷۱

اے ایمان والو - اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو کہ (اللہ) تمہارے لئے تمہارے کام درست کر دے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو بے شک اس نے بڑی کامیابی حاصل کی -

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم - والحمد للّٰہ ربّ العالمین -

Marfat.com

نعت شریف

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ / مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
پیاسا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم / کرم کا اپنا ایک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ
یقیں ہوجائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا / جو میداں میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ
ہوا ہوں نفس اور شیطاں کے ہاتھوں سے بہت رسوا / میرے اب حال پر رحم کھاؤ یا رسول اللہ
کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم / ہمارے جرم و عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ
شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ۔ بے کساں ہو تم / تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب ہو تم اس کے / ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ
مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا امتی عاصی / گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ
اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہوچکا ہوں میں / تم اب چاہو ہنساو یا رلاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں / بس اب چاہو ڈباؤ یاتراؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہوکر / میری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
شراب بے خودی کا جام اک مجھ کو پلاکر اب / دوئی کے حرف کو دل سے مٹاؤ یا رسول اللہ
حبیب کبریا ہو تم امام انبیاء ہو تم / ہمیں بہر خدا حق سے ملاؤ یا رسول اللہ
بہت بھٹکا پھرا میں وادی۔ فرقت میں جوں وحشی / کرم فرماؤ اب تو مت پھراؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

(حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

نعت شریف

دل می طپد چو بسمل تبدیل کن قضارا

گردید رازِ مخفی ظاہر زذاتِ انورؐ
اے رحمتِ دو عالم بنگر بحال مارا

حسنِ جمالِ رویت گردید فخرِ عالم
شد جلوہ گر بہ ہستی قدرِ تو آشکارا

آئینہ جمالت جام جہاں نما ہست
در کائنات ظاہر دیدند کبریارا

آسائشے ندارم جز روئے دل فروزت
یا صبر مرحمت کن یا دہ اثر دعارا

مسِّ وجودِ ہستی بگداختم بوصلت
اکسیر گشتہ جانم می یافت کیمیارا

اے نور حق ترّحم از بخشش و عنایت
مبذول لطف فرما از فضل خود عطارا

آنچہ بوصفِ عالی گفتم قبول فرما
اے رحمتِ دو عالم اشعار من خدارا

اندر حضور عالی شاہا فریدؔ خودرا
دیدار خاص ہردم معمول کن گدارا

سید فرید الدین حسینیؔ فرید رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

میرا دل بسمل کی طرح تڑپ رہا ہے
میری قسمت بدل دیجئیے

ترجمہ نعت شریف از سید فرید الدین حسینی فرید رحمتہ اللہ علیہ

۱۔آپ کی ذات انور سے چھپے ہوئے راز ظاہر ہوئے۔اے دونوں عالم کے لئے رحمت بنائے جانے والے میرے حال پر رحم فرمائے (صلی اللہ علیک وسلم)

۲۔آپ کے چہرہ انور کا حسن و جمال تمام عالم کے لئے فخر کا سبب بن گیا اور دنیا پر آپ کی قدر ظاہر ہوئی۔

۳۔آپکے جمال کے آئینہ میں سارا جہاں نظر آتا ہے اور ساری کائنات میں حق تعالیٰ کے جلوے نمایاں دیکھتے ہیں۔

۴۔آپ کے روئے دل فروز کو دیکھے بغیر مجھے چین نہیں ملتا۔مجھے یا تو صبر عطا فرمائیے یا میری دعا میں اثر دیجیئے۔

۵۔میں اپنی ہستی کو آپ کی محبت میں گھلا رہا ہوں میں نے کیمیاء کو پالیا ہے اور میری جان اکسیر ہو گئی ہے۔

۶۔اے حق تعالیٰ کے نور (صلی اللہ علیک وسلم) ہم پر رحم فرمائیے اپنی بخششوں اور عنایتوں سے ہم کو نوازئیے ہم پر لطف فرمائیے اپنے اس فضل و کمال سے جو آپ کو عطا فرمایا گیا ہے۔

۷۔میں نے آپ کی تعریف و توصیف میں جو اشعار کہے ہیں اے رحمت دو عالم خدا کے لئے اس کو قبول فرمائیے۔(آپ پر درود و سلام ہوں)

۸۔اے شہنشاہ اپنے گدا فرید الدین کے لئے اپنی بارگاہ عالی میں اپنے دیدار خاص سے سرفرازی اس کا معمول بنا دیجئے۔اور اسے ہر وقت اپنی نگاہ میں رکھیئے۔

(ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد)

Marfat.com

نعت شریف

یا رسول اللہ ہماں بینم چو بینم سوئے تو
آنچہ می بینند پاکاں در جمال روئے تو

ساکنانِ فرش خاک و حاملانِ عرش پاک
یا حبیب اللہ یکساں بستہء گیسوئے تو

مردن اندر عشق تو باشد حیات جاوداں
زندہء جاوید مقتول خم ابروئے تو

دارد از الطاف بے پایاں ساقی الست
ساغر لبریز ماعکس رخ دلجوئے تو

یا رسول اللہ رب کعبہ را مظہر توئی
رو بہ سمت کعبہ دارم روئے جانم سوئے تو

آرزوئے جنت الفردوس در دل جا گرفت
تا شنیدستم کہ ہست آں گوشہء ار کوئے تو

با ہزاراں اعتراف بے کسی و بے بسی
تکیہ می دارد علیؑ بر قوت بازوئے تو

سید علی حسینی علی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

ترجمہ

(۱) یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں وہ سب کچھ دیکھوں جو آپ کے جمال مبارک میں پاک لوگ دیکھتے ہیں۔

(۲) یاحبیب اللہ صلی اللہ علیک وسلم فرش زمین پر رہنے والے سب چھوٹے بڑے اور عرش اعظم کو اٹھانے والے فرشتے سب کے سب آپ کے زلفوں کے اسیر ہیں۔

(۳) آپ کی پاک محبت میں مرنا ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی پانا ہے اور جسے بھی یہ سعادت حاصل ہوئی وہ زندہ جاوید ہو گیا۔

(۴) اپنے پروردگار کے الطاف بے پایاں سے جس نے ہماری پیدائش سے بہت پہلے ہی یہ پوچھتے ہوئے کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں ہم کو اپنی طرف متوجہ فرمایا تھا ہم اپنے دل میں آپ کا عکس دیکھتے ہیں کیونکہ آپ ہی سے اس کے کمالات اور جمالات کے مظہر کامل ہیں۔

(۵) یارسول اللہ آپ پر درود و سلام ہوں آپ ہی رب کعبہ کے مظہر ہیں۔ میرا رخ کعبہ کی طرف ہے اور میرا دل آپ کی طرف ہے۔

(۶) جنت کی آرزو اس دن سے میرے دل میں بیٹھ گئی ہے جب سے میں نے یہ سنا ہے کہ وہ آپ ہی کے راستہ میں ملتی ہے۔

(۷) علی حسینی آپ کی جناب عالی میں اپنی بے کسی اور بے بسی کا صدق دل سے اعتراف کرتے ہوئے آپ ہی کے قوت بازو پر انحصار کئے ہوئے ہے اور آپ ہی کی رحمت کا امیدوار ہے۔

Marfat.com

ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سياتنا وتوفنا مع الابراره ربنا وآتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیمۃ ط انک لا تخلف المیعاده

اے ہمارے پروردگار تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیوں کو محو فرما دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر۔ اے ہمارے پروردگار اور ہمیں بھی دے وہ جس کا تو نے وعدہ کیا ہے رسولوں کی معرفت اور ہم کو قیامت کے دن رسوا نہ کر۔ بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

(حق تعالی اپنے کرم سے یہ دعا ہمارے حق میں قبول فرمائیں۔ آل عمران کے آخری رکوع میں۔ جہاں اس کا ذکر ہے وہاں "فاستجاب لھم ربھم۔" بھی ہے کہ ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ دعا ہے اور اپنے پروردگار سے قوی توقع ہے کہ یہ دعا ہمارے حق میں بھی قبول ہوگی۔ (نصر الحق)

اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَ رَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاھَدَتِکَ وَ مَحَبَّتِکَ وَ اَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ وَ الشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰہُ علی سیدنا ومولانا مُحَمَّدٍ وعلی اٰلہ و صَحْبہ وسلم تسلیماً۔ والحمد للہ رب العالمین۔

Marfat.com

رضا و خوشنودی اس میں کہ پوری امت جنت میں جائے

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول نعم یارب رضیت۔ (ابن المتدر، ابن مردویہ، ابو نعیم)

(میں اپنی امت کی شفاعت اس وقت تک کرتا رہوں گا کہ مجھے میرے پروردگار کے پاس سے ندا آئیگی کہ محمد کیا تم راضی ہوگئے میں کہوں گا ہاں میں رضامند ہوگیا۔)

نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت یہ بھی مروی ہے کہ)

رضاہ ان تدخل امتہ الجنہ (بیھقی)

آپؐ کی رضا و خوشنودی تو یہی ہوگی کہ آپ کی پوری امت مرحومہ جنت میں چلی جائے۔ ایک اور روایت بایں الفاظ آئی ہے۔ لا یرضی محمد و احد من امتہ فی النار (خطیب بغدادی)

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کبھی راضی نہیں ہونگے در حالیکہ آپؐ کی امت کا ایک شخص بھی دوزخ میں رہے) یعنی سب کے سب بخش دئے جائیں گے۔

(ماخوذ از تفسیر سورہ الضحی۔ تفسیر قادری از شیخ الاسلام سید محمد پاشاہ حسینی قادری لیمق رح)

Marfat.com

ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابراره ربنا وآتنا ما وعدتنا

اَستغفِرُ اللّٰہَ العظِیمَ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیْہِ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
تقریظ ۱	۱۶	بھنون ،	صفوں۔
۲"	۱۲	حسینی	حسین۔
۵	۱۰	واذکروا	اُذکروا
۶	۹	ھولاء	ھؤلاء
۷	۳	برتنیں	برتنیں
۹	۷	مل رہے	مل رہے ہیں
۱۱	۳	ھل رضیت	ھل رضیت
۱۲	۱۳	نعمتوں	نعتوں
۱۲	آخر سے پہلی	مرض	قرض
۱۶	"	فمارحمۃ	فبمارحمۃ
۱۷	پہلی	رحمت	رحمۃ
۱۹	۱۰	رسول اللہ	رسول اللہ
~~۳۶~~ ۳۸	~~آخری~~ ۱۰ سطر	علکیم	علیکم
	۱۱	ھولاء	ھؤلاء
	آخری سے پہلی	فقیہ	فقیر
۳۹	۹، ۱۰	ھولاء	ھؤلاء
۴۰	۳	تقوی	لتقوی۔
۴۲	۲	اذ ظلموا	اذ ظلموا انفسھم
۴۸	۱۹	لتضی	لتقضی
	۲۵	تکن	تکن
۵۰	۱۶	وان تومنوا	وان تؤمنوا

Marfat.com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
۵۳	۲	السموات	السمٰوٰت
۵۵	نیچے سے ۷	بن یا	بن یاسرؓ
۶۱	۵	انہ	فیہ انہ
۶۳	۴	المومنین	المؤمنین
۶۶	نیچے سے ۴ اور ۱۰	ان	انّا
۶۷	۱	سی	تثنی
۶۸	نیچے سے ۷	غافل ہو	غافل نہ ہو
۶۹	" ۳	عہ	عنہ
۷۱	" ۱۱	ہیں	ہونا
۷۲	۹	الحمد اللہ	الحمد للہ
۷۹	نیچے سے ۹	یاذالحلال	یاذالجلال
۸۶	۱۱	جیسے	جب
۸۸	۱۴، ۱۷	پیٹ	پیٹھ
۹۰	نیچے سے ۵	ھم الرسولَ	ھم الرسولُ

صفحہ ۸۷ پر غزوہ بدر میں کافروں کی قتل گاہیں بتا دینا اور اس کی بعد کی سطر نکال دیجئیے۔ تفصیلات صفحہ ۵۶ پر آچکی ہیں۔

صہ ۷۰ رضا و خوشنودی کے عنواں کے تحت مضمون پچھلے صفحہ پر نقل ہے۔

Marfat.com

قادری چمن پبلکیشنس

عیدی بازار حیدرآباد

زیر سرپرستی مولانا حبیب محمد عمر حسینی قادری مدظلہ العالی

اراکین ۔ سید غوث محی الدین حسینی نصر الحق ۔ مولوی محمد عبدالغفور رحمت آبادی

اللہ والی محفلوں میں بہت ہی فائدہ دینے والی محفل وہ ہوگی جس میں تیرے نفس کو ملامت ہو (رہبر طریقت)

"تاج العروس الحاوی لتہذیب النفوس"

حضرت سیدی تاج الدین عطاء اللہ اسکندری قدس سرہ العزیز المتوفی ۷۰۰ ہجری کی وہ معرکتہ الآراء کتاب ہے جس میں آپ نے نفس کی چکروں اور شیطان کے دھوکوں اور ان سے بچنے کی تدبیریں ۔ اور تزکیہ نفس کی منزلوں سے گزرنے کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے ۔ نفس اور شیطان چھوٹی نیکیوں میں لگا کر کیسے بڑی نیکیوں سے روکتے ہیں ۔ کیسے بڑے بڑے گناہوں سے روک کر چھوٹے چھوٹے گناہوں میں مبتلاء کر کے ہلاک کر دیتے ہیں اور علماء اور مشائخ کو اللہ تعالیٰ کے نام پر اللہ تعالیٰ ہی کے راستہ سے کیسے ہٹا دیتے ہیں اس کی تفصیل آپ کو اس کتاب میں ملے گی ۔ آج سے سو سال پہلے ۱۳۱۴ ہجری میں حضرت سید الشیوخ حافظ سید شاہ محمد عمر حسینی قادری خلیق رحمتہ اللہ علیہ مفسر تفسیر قادری (تفسیر کشف القلوب) نے اس کتاب کا ترجمہ رہبر طریقت کے نام سے پہلی مرتبہ شائع فرمایا تھا ۔ اب تک اس کے کئی ایک ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں یہ ترجمہ حضرت خواجہ محمد صدیق محبوب اللہ قدس سرہ العزیز کے فرمانے پر مسجع و مقفیٰ کیا گیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے ۔

یہ کتاب آپ کو کئی کتابوں کے مطالعہ سے بے نیاز کر دیگی ۔

انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کے ہاتھوں میں ہوگی ۔

18-8-589/1/29.A اکبر نگر عیدی بازار حیدرآباد

(۲) مولوی محمد عبدالغفور رحمت آبادی کامل جامعہ نظامیہ ۔ متصل طریقت منزل شادی خانہ شاہ گنج حیدرآباد

(۳) اشاعت العلوم جامعہ نظامیہ شبلی گنج ۔ حیدرآباد

(۴) تاج بک ڈپو ۔ مسجد چوک حیدرآباد

(۵) حکیم حیدر علی صاحب قادری ۔ قادری چمن حیدرآباد

(۶) اسٹوڈنٹس بک ڈپو ۔ چارمینار حیدرآباد ۔

Marfat.com

EDITION **1-DMA** SERIES **Y921**

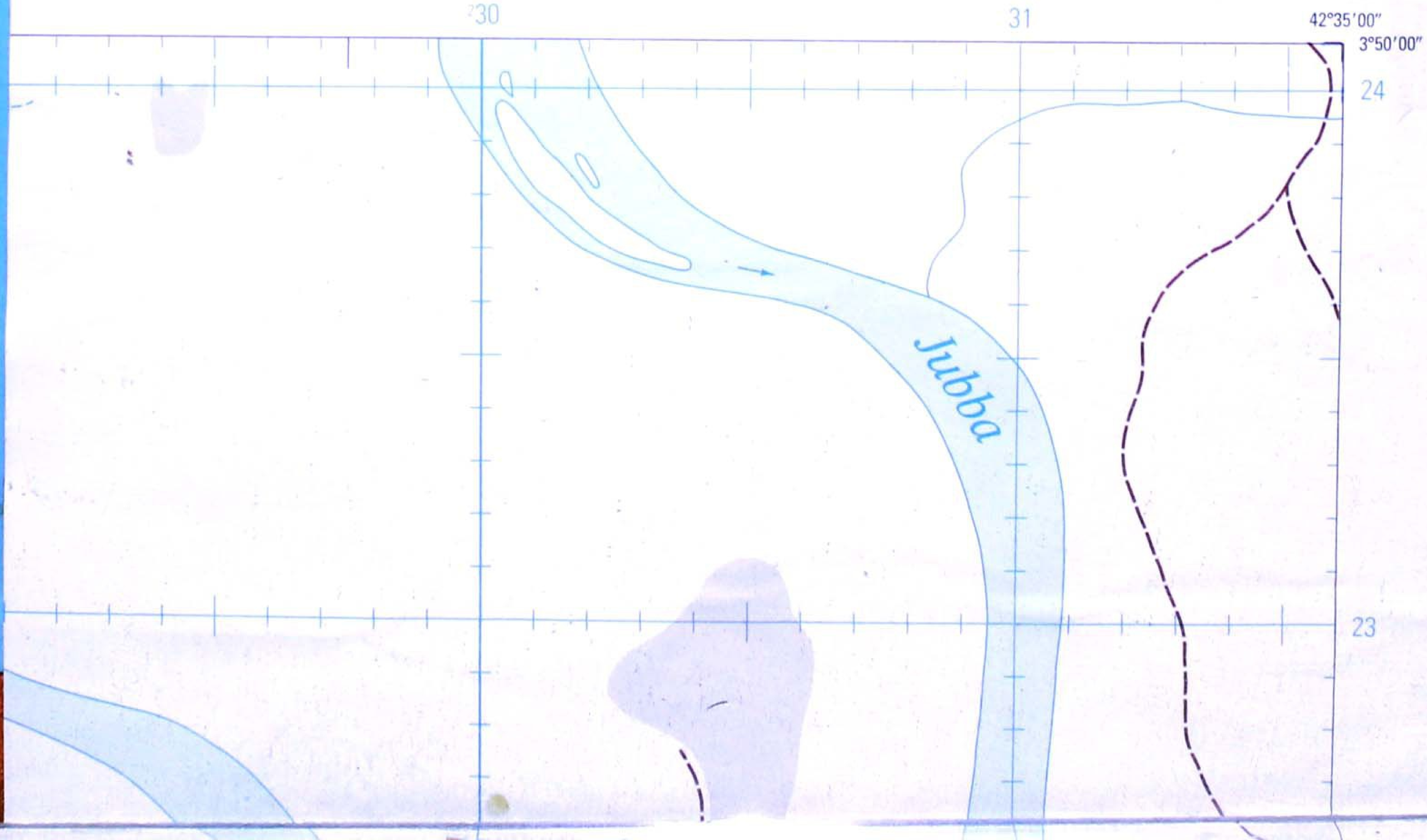

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com